بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (القرآن)

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (الحدیث)

دینی حمیت اور غیرتِ ایمانی رکھنے والے ہر صاحبِ بصیرت کو

دعوتِ انصاف و عمل

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

از قلم سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر

نور الہدیٰ فاؤنڈیشن رجسٹرڈ گلشن سعید شیخو پورہ روڈ ماناں والہ، فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امیر کاذباں
مرزائے قادیاں

پسند فرمودہ

صاحبزادہ پروفیسر پیر سید غلام دستگیر گیلانی (انگلینڈ)

مؤلف

مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی

مدرس و ناظم تعلیمات دار العلوم جامعہ فیضیہ

جامع مسجد سنی رضوی پرانی لکڑ منڈی تاندلیانوالہ (فیصل آباد پاکستان)

نام کتاب ...... امیر کاذباں مرزائے قادیاں

ازقلم ...... فاضل نوجوان حضرتِ علامہ ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب

حسب ارشاد ...... مجاہد دین وملت صاحبزادہ پیر سید رضا حسن شاہ قندھاری سجادہ نشین درگاہ پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی ...... علامہ وقاص حسین رضوی صاحب، علامہ عبد الرؤف صاحب، علامہ ناصر حسین فیضی صاحب اساتذہ جامعہ فیضیہ

پسند فرمودہ صاحبزادہ پروفیسر پیر سید غلام دستگیر گیلانی شاہ صاحب (انگلینڈ)

تاریخ اشاعت ...... بموقع سالانہ عرس پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

اوّل 11 اکتوبر 2016

صفحات 360

تعداد 1100

ناشر ...... مکتبہ شہید ختم نبوت

کمپوزنگ و ڈیزائننگ سبحان کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ پوائنٹ فیصل آباد 0301-7008928

ملنے کے پتے

- ...... دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالا فیصل آباد فون نمبر:0332-3409714
- ...... مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ) فون نمبر:0333-3333044
- ...... المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑ والا روڈ فیصل آباد فون نمبر:0321-7031640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اعتذار

راقم الحروف کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام خصوصاً علماء عظام سے اپیل ہے کہ راقم کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور ’’خُذْ مَا صَفٰی دَعْ مَا کَدَرْ‘‘ پر عمل کرتے ہوئے دعا خیر سے نوازیں، اور قابل اصلاح چیز کی صرف اصلاح فرمائیں۔

فیضی غفرلہ

منابع فیض وکرم

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

اور

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندھاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

اور

سیدی ومرشدی، امین وقاسم فیض قندھاری

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ

(کوٹلی میانی شریف ضلع شیخوپورہ)

انتساب

ان تمام مجاہدین ختمِ نبوت کے نام، جنہوں نے اپنی تعلیم وتدریس، تحریک وتنظیم، زبان وقلم اور جان ومال کے ساتھ ہر دور کے جھوٹے مدعیان نبوت کا تعاقب ورَدکر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔

اور ختمِ نبوت کے تحفظ کے حوالے سے قیامت تک کے لئے اپنی لازوال کاوشوں اوانتھک محنتوں کے زرشکل نقوشِ راہ چھوڑے۔

مثلاً

سپہ سالارِ مجاہدینِ ختمِ نبوت، امام الصحابہ، تاجدار صدق وصفا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

فاتح مرزائیت، سیف ختم نبوت، عالم ربانی

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

امام انقلاب، سفیر اسلام، قائد تحریک ختم نبوت، عالم حقانی

الشاہ امام احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

خصوصاً:

محافظ ختمِ رسالت، قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت، اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی ومولائی واستاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

جن کی ساری زندگی عشقِ رسول ﷺ، مسلک حق اہلسنت وجماعت کی خدمت، ختم نبوت کی پاسبانی اور ملک وملت کے درد سے استعارہ تھی۔ جنہوں نے پوری عرق ریزی اور جہدِ مسلسل سے پیغام ختم نبوت گلی گلی، قریہ قریہ، نگرنگر، شہرشہر بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں پہنچا کر بیشتر راہ راست سے بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم پر گامزن کردیا۔ جن کے دلکش اندازِ تبلیغ سے متاثر ہوکر لاتعداد مرزائی قادیانی مرزا غلام قادیانی پر لعنت بھیج کر، محمد عربی ﷺ کے سچے غلام بن گئے۔

جن کا عمر بھرایک ہی نعرہ مستانہ رہا کہ ''ختم نبوت کی حفاظت کیلئے میں خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا بھی سعادت سمجھتا ہوں۔''

جن کی ذات ستودہ صفات بیک وقت فیض غوث اعظم، غیرت فاضل بریلوی حمیت پیر گولڑوی، دانش نورانی، عزیمت نیازی اور فکرِ قائدواقبال کے حسین رنگوں کا مرقع تھی۔

جن کے فیض یافتہ علماء اور تیار کردہ کارکنان آپ کے دیئے گئے پلیٹ فارم ''تحریک فدایان ختم نبوت'' پر پورے اخلاص اور استقلال کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں عقیدۂ ختم نبوت کا پرچار کررہے ہیں۔ راقم بھی آپ کے خادمین میں سے ایک ناکارہ ساخادم اور تلامذہ میں سے ادنیٰ ساطالبعلم ہے جس کی یہ تصنیف آپ ہی کی نگاہ فیض کا نتیجہ ہے۔

بلکہ حقیقت تو ہے!!!!

شمع نظر، خیال کے انجم جگر کے داغ
جتنے چراغ ہیں سب تیری محفل سے آئے ہیں

فیضیؔ

تقریظ

محقق العصر، ادیب ملت، مصنف کتب کثیرہ، جامع المعقول والمنقول صاحب ''ضرب حیدری'' شیخ الحدیث پیر سائیں غلام رسول قاسمی صاحب زید شرفہ بشیر کالونی سرگودھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ... اَمَّا بَعْدُ

اللہ کریم جل شانہ نے اپنی خاص حکمت ومصلحت کے مطابق سلسلہ انبیاء علیہم السلام کو اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم کردیا۔ اس حقیقت پر قرآن کی کثیر التعداد آیات اور نبی کریم ﷺ کی متواتر احادیث وارد ہیں اوراس پرتمام صحابہ وجمیع امت کا اجماع چلا آرہا ہے۔

دین کے قطعیات ومحکمات کے خلاف ہر زمانے میں توجیہات، تاویلات اور ہیرا پھیری کے ذریعہ رخنہ ڈالنے کی کوششیں ہوتی رہیں۔ مگر امت کے ذمہ داران ہر زمانے میں ان فتنوں کے خلاف سربکفن ہوکر میدان میں اترتے رہے۔ مرزا قادیانی سے پہلے بھی متعدد لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور خود کو مسیح ومہدی قرار دیا۔ ان کے دلائل بھی وہی تھے جو مرزا قادیانی کے دلائل ہیں۔ جیسے بہاء اللہ اور محمد علی باب وغیرہ۔

قادیانی عوام کی بلا جانے کہ علمی طور پر مرزا صاحب نے کہاں کہاں سے مواد چوری کیا اور ان کے دعاوی کی بنیاد کتنے ہی دوسرے جھوٹوں کی جھوٹی نبوت کو پروان چڑھا رہی ہے۔ چلو اگر پہلے نہیں تو اب سہی۔ مرزا صاحب کے بعد مرزا صاحب ہی کے دلائل کی روشنی میں مرزا

صاحب کے کئی پیروکار مسیحیت و نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ حال ہی
میں ناصر احمد سلطانی نام کے ایک شخص نے اسلام آباد میں بالکل مرزا جی کی
طرح ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور تمام قادیانیوں کو اپنی نبوت
تسلیم کرنے کے لئے دعوت دی ہے۔ بصورت دیگر مرزا قادیانی کی طرح
بڑے اعتماد کے ساتھ تباہی و بربادی کی دھمکیاں لگائی ہیں۔

ان حالات میں ہماری طرف سے قادیانی لوگوں کو مخلصانہ دعوت فکر
کی پیش کش ہے۔ ذرا سوچئے! اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو پھر یہ شخص کیوں کر
جھوٹا ہے اور اگر یہ جھوٹا ہے تو پھر مرزا صاحب کیوں کر سچے ہیں جب کہ دلائل
اور دعاوی دونوں کے پاس ایک جیسے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مرزا کی تردید قرآن وسنت کی روشنی میں ہو یا اس کے اپنے بیانات،
لغویات اور تضاد بیانیوں کی روشنی میں ہو ہر جہت سے علماء نے اس کا توڑ کیا
ہے۔ زیر نظر کتاب بھی مرزا قادیانی کے اکاذیب، گالیوں اور تضادات وغیرہ کی
روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ جس میں حضرت علامہ سجاد علی صاحب فیضی دامت
برکاتہم العالیہ نے نہایت محنت سے عبرتناک مواد جمع فرمایا ہے۔ فقیر نے اس
کتاب کے متعدد مقامات کا مطالعہ کیا ہے اور کتاب کو نہایت کارآمد کاوش
کے طور پر پسند کیا ہے۔

اللہ کریم جل شانہ مصنف زید مجدہم کی اس عظیم سعی کو قبول فرمائے
اور دین متین کی اخلاص کے ساتھ مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ
واصحابہ اجمعین

فقط الفقیر
غلام رسول القاسمی

تقریظ جمیل

شاہین ختم نبوت، استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید محمد واجد گیلانی
شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ جانشین شہید ختم نبوت، امیر تحریک فدایان ختم نبوت
پاکستان، سابق ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، چیف آرگنائزر ماہنامہ لا نبی
بعدی، ناظم اعلیٰ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد شریف نزد کوٹلی میانی (گوجرانوالہ)

الحمد للہ منشی الخلق من عدم — ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم
مولای صل وسلم دائماً ابداً — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی
صاحب کی شاہکار تصنیف عظیم ضخیم کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' کا
مطالعہ کیا۔ الحمدللہ اس کی غیر معمولی افادیت اور جامعیت (علمی مواد اور
انداز اسلوب) موصوف کی غایت درجہ کی محنت اور لگن کا ثمرہ ہے۔ فی زمانہ
مسئلہ یہ ہے کہ عام تو عام بلکہ خاص (عوام اور علماء) بھی ''عقیدۂ ختم نبوت''
کے مطالعہ سے عاری نظر آتے ہیں۔ علماء کا مطالعہ مواد اس عظیم موضوع پر
بہت کم ہے تو علامہ موصوف نے اس کتاب کی صورت میں نسخۂ کیمیا مہیا فرما
دیا ہے۔ ابواب کی ترتیب اور پیش کردہ مواد میں جہاں موصوف کی علمی
جھلک نمایاں ہے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہا درجہ
کی گہری روحانی وابستگی پر بھی دال ہے۔ کیونکہ محترم بڑے بھائی جان علیہ
رحمۃ الرحمان (پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دین
کی خدمت متعدد نہج امور سے کی جا سکتی ہے تو ان سب میں سے خاص اور
اہم عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے تو گویا ادنیٰ کام کرنے والا بھی دین کا سپاہی
ہے اور سب سے اعلیٰ بھی، ارفع کام کرنے والے کا مقام و مرتبہ اسی قدر عظیم

ہو گا۔ زیر نظر تحریر بھی اسی اندازِ فکر کی آئینہ دار ہے۔ حقیقت بین نگاہوں سے مخفی نہ رہے گا کہ یہ کتاب نہ صرف بحر ذخار بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مجمع البحار بھی ہے۔ جس کا مطالعہ کتب متداولہ کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دے گا۔ کتاب ہذا عوام، خواص، مبلغین، سامعین سب کیلئے گراں قدر، عظیم اور مفید سرمایہ ہے۔ عشق ومحبت سے پُر قرآن و احادیث سے دلائل اور ان کا انطباق (علی القادیانی جہنم مکانی) موصوف کے دردِ دل اور جذبۂ احیاء عقیدہ ختم نبوت کے غماز ہیں۔ موصوف نے تصنیف ہذا کو باحسن وجہ سرانجام دے کر گویا ہماری ذمہ داری کو بڑا دیا ہے کہ ان کے اس کام، خدمت، پیغام کو عوام تک پہنچائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو صحت، تندرستی کے ساتھ عمر دراز فرمائے ان کی سعی بلیغہ ہذا اور دیگر تصانیف جمیلہ کو قبول فرمائے اور علامہ موصوف کی مخالفین، معاندین سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

سید محمد راحد گیلانی
خادم تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان

تقریظ جمیل

فاتح رافضیت و خارجیت، شیر اہلسنت، محسن ملت، مناظر اسلام، حضرت العلام والفہام عزت مآب محمد غلام مصطفیٰ نوری صاحب زیدہ مجدہٗ۔
خطیب مرکزی جامع مسجد شرقیہ غلہ منڈی ساہیوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ... اَمَّا بَعۡد

فاضل جلیل عالم نبیل محقق العصر، رئیس المدرسین شمس العلماء مناظر اسلام فاتح نجدیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، ترجمان اہلسنّت عالم اجل، فاضل اجل علامہ مولانا ابوسعید سجاد علی فیضی صاحب زید مجدہ الکریم کی تازہ ترین تصنیف لطیف، ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا کتاب اسم باسمیٰ ہے اس موضوع پر جو محققین علماء کرام نے کتب تصنیف فرمائی ہیں علامہ فیضی صاحب کی یہ تصنیف بھی بلاشبہ انہیں کتب میں شامل ہے۔ مرزا قادیانی ملعون کا اصلی چہرہ دکھانے کے لئے اور ہر اعتبار سے اسے کذاب و دجال ثابت کرنے کے لئے یہ کتاب بے مثال ہے۔ علامہ موصوف نے دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے کہ مرزا ملعون، اللہ تعالیٰ کا بھی گستاخ ہے سب انبیاء و مرسلین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کا بھی گستاخ ہے صحابہ کرام اہلبیت، امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین ان سب عظیم ہستیوں کا گستاخ ہے۔
یہ کتاب پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا ملعون صرف کذاب ہی

نہیں بلکہ کذابوں کا بھی امیر ہے بلکہ اسے منبع کذب اور مصدرِ کذب کہنا چاہئے، بہر حال یہ کتاب ختم نبوت ﷺ کے مقدس موضوع پر اور ختم نبوت کے منکرین کے رد کے لئے ایک عظیم شاہکار ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ اس بندہ ناچیز کی دعا ہے کہ اللہ رب العزت وحدہ لاشریک علامہ موصوف کی اس کاوش جلیلہ کو اپنی بارگاہ مقدس میں اور اپنے پیارے محبوب سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ عالی مرتب میں قبول فرمائے اور مؤلف کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ نبی الامین الروف الرحیم ﷺ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ و بارك وسلم

حررہ احقر العباد —
[illegible]
6 — —2016

تقریظِ جمیل

حضرت علامہ مولانا پروفیسر حافظ عبدالخالق نورانی صاحب مدظلہ العالی، گولڈ میڈلسٹ، فاضل بغداد یونیورسٹی، ڈائریکٹر الصفہ اسلامک سنٹر، ورلڈ اسلامک مشن ٹرسٹ ماریشئس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ اِلٰی يَوۡمِ الدِّيۡنِ اَمَّا بَعۡدُ:

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جس میں ایک مسلمان کا پورا اسلام اور پورا ایمان محفوظ ہے اسی اہمیت کے پیش نظر شمع رسالت ﷺ کے پروانوں، عشق مصطفیٰ ﷺ کے دیوانوں نے ہر دور میں بڑی سے بڑی قربانی دے کر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا عظیم فریضہ انجام دیا۔

زیر نظر کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' فاضل نوجواں حضرت علامہ مولانا سجاد علی فیضی صاحب زید مجدہ الکریم ناظم تعلیمات ومدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ کی تصنیف اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اللہ جل جلالہ فاضل صاحب مخدوم ومحترم کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور فاضل کا نام ان عاشقان رسول ﷺ کی فہرست میں شامل فرمائے جن کے بارے میں محدث گولڑوی حضرت قبلہ پیر سید مہر ملت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جو شخص ختم نبوت کا کام کرتا ہے اس کی پشت پر نبی اکرم ﷺ

کا ہاتھ ہوتا ہے۔'' ختم نبوت پر نقب لگانیوالوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دَجّال اور اکذّ اب کے القاب استعمال فرمائے ہیں۔ فاضل مکرم نے نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کی کذب بیانی اور دروغ گوئی کا پردہ چاک کیا ہے اور علم وحکمت کے سمندر میں غوطہ زن ہوکر استدلال کی قوت کے ساتھ عصر حاضر کے دجال کذاب اور اس کی ذریت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا ہے تاکہ اہلیانِ اسلام کو فتنہ قادیانیت سے بچایا جا سکے۔

وہ کذاب جس کی تحریریں جھوٹ کا پلندہ ہوں، جس کے قلم کی سیاہی خود اس کے مکروفریب کی آئینہ دار ہو، جس کا تحریر کردہ ایک ایک لفظ امت مسلمہ کے وقار کا سودا کر رہا ہو، جس کا ایک ایک بول اسفل سافلین کی گھاٹیوں کا مسافر بنا رہا ہو، درویش لاہوری حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:ـ

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہ ہو قوت و شوکت کا پیام

فاضل مصنف نے اسی ''برگ حشیش'' یعنی بدعقیدگی کا نشہ دلانے والی گھاس سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی ہے اور خاتمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت وشوکت کو سلام محبت اور سلام عقیدت پیش کیا ہے۔

حق اور باطل کی قوتیں روز ازل سے ہی آپس میں نبرد آزما ہیں علامہ اقبال نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اس حقیقت کو ایک شعر میں بیان کیا ہے:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرارِ بولہبی

ایک طرف چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے تو دوسری طرف ''شرار بولہبی'' ہے۔

چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں ہی ہم تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں اور ''شرار بولہبی'' سے اپنے ایمان اور عقیدہ کو بچا سکتے ہیں۔ فاضل مصنف کا ہمارے لئے یہی پیغام ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ حضرت کی اس سعی مبارکہ کو قبول فرمائے۔ اور اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

عبدالخالق نورانی
[illegible]
فاضل بغداد یونیورسٹی عراق
ڈائریکٹر الصفہ اسلامک سنٹر
ورلڈ اسلامک مشن ٹرسٹ ماریشس

ہدیۂ سپاس

مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللهَ (جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا) کے پیشِ نظر، میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام کرم فرما احباب کا شکریہ ادا کروں جنھوں نے اس کارِ خیر میں کسی بھی لحاظ سے تعاون فرمایا، خصوصاً میرے مسلک حق اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی کے مستند واجلہ علماء ذیشان جنھوں نے کتاب ہذا پر تقاریظ فرما کر اسے سندِ قبولیت عطا فرمائی اور مجھ راقم الحروف ''تحریک فدایانِ ختم نبوت'' کے ادنیٰ خادم کی حوصلہ افزائی کی۔

میں بار دیگر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا مناظر اسلام، مبلغ حق گو، استاذ الفضلاء جناب مفتی عابد عائذ حجازیؔ صاحب دام ظلہ کا کہ جنھوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات سے وقت نکال کر زبردست جامع و مانع، مرام رس اور موضوع شناس ''مقدمہ'' ترتیب دے کر کتاب کی افادیت و اہمیت کو چار چاند لگا دیئے۔

جزاہم اللہ خیرا

مقدمہ

ازقلم مناظر اہلسنّت، استاذ العلماء تاج المدرسین حضرت العلام والفہام مفتی عابد عائذ حجازی صاحب دام ظلہ، ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (شیخوپورہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ الۡکَرِیۡمِ

تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے ایک دن مکہ مکرمہ میں ایک ضعیفہ عورت کی ٹانگیں مخالف سمت میں دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر مکہ کا ایک درشت مزاج سردار ابوجہل نیزہ ہاتھ میں لے کر کہتا ہے۔ اے بڑھیا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر زندگی بچا سکتی ہو۔ ورنہ.................!

لیکن اس ضعیفہ عورت کا ایمان اتنا مضبوط تھا کہ زبان حال سے اعلان کیا

ع

کروں ''ان کے'' نام پہ جان فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اور یہ کہ

جے کوئی آقا دے ناں دا دیوے طعنہ جھولی پا لیے تھلے سٹیئے ناں
تے جے کوئی آقا دے ناں تے دیوے پھانسی جھولا لے لئے پیچھاں مڑھیئے ناں

کیونکہ اس ضعیفہ کے کانوں میں اس قدسی صفات عالی جناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اعلان گونج رہا تھا یا آل یاسر! مَوۡعِدُکُمُ الۡجَنَّۃَ اب یہ تصور کر کے

کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ جب اس خبیث نے اس ضعیفہ کی ٹانگوں کے درمیان نیزہ مار کر اونٹوں کو مخالف سمت میں دوڑایا تھا تو وہ ضعیفہ کس کرب ناک کیفیت کا شکار ہوئی تھی۔

لیکن تاریخ نے سیدنا محمد ﷺ کی غلامی میں جان نثار کرنے والی اس عظیم خاتون کو اسلام کی ’’شہید اول‘‘ کے طور پر یاد رکھا۔ سیدنا محمد کریم ﷺ کے غلاموں کے اس جذبۂ جانثاری کے پیش نظر ہی بقول اقبال ’’ابلیس‘‘ نے اپنے چیلوں کو تلقین کی تھی۔ؔ

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

ابلیس کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام نے اہل اسلام کے دلوں سے ’’محبت نبوی‘‘ نکالنے کے لئے جو سازش کیں۔ اس میں سب سے خطرناک اور مؤثر ترین سازش ایسے علماء تیار کرنا تھی جو دین کے ٹھیکیدار نظر آئیں لیکن دین کی اصل روح کو ختم کرنے کے ماہر ہوں ایسے ہی علماء کو دیکھ کر اقبال چیخ اٹھا تھا۔ؔ

بمصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر با او نرسیدی تمام بو لہبی ست

لیکن دشمنوں کی سازش کامیاب ہو چکی تھی اور ایسے علماء پیدا ہو چکے تھے جو کبھی توحید کی رکھوالی کا نعرہ لگا کر ناموس رسالت کو پامال کر رہے تھے تو کبھی قدرت الٰہی کی وسعت کے بہانے اس اصدق الصادقین احکم الحاکمین پر کذب کی تہمتیں لگا رہے تھے۔ یوں مسلمان دیکھنے میں اگرچہ کچھ نہ بدلے تھے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہو چکے تھے۔ یہی منظر پیش

نظر تھا کہ تاجدارِ بریلی نے یوں سمجھایا:ؔ

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

لیکن چونکہ دشمنوں کی یہ سازش، جبہ و دستار، تلاوت و نماز کی معیت میں پروان چڑھی اس لئے اہل ایمان مسلسل اس کا شکار ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ ان سے یہی کہا جا سکتا ہے:

تمہیں کالی گھٹاؤں کا نہیں پہچاننا آیا
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

اور کچھ آسان انداز میں یوں کہا جا سکتا ہے:

میں شہر گل میں زخم کا چہرہ کسے دکھاؤں
شبنم بدست ہاتھ کو کانٹے چبھو گئے

ان سازشوں میں سے ایک انتہائی خطرناک سازش ’’فتنہ قادیانیت‘‘ بھی ہے۔ جو دشمنانِ اسلام نے اہل اسلام کے دلوں سے ’’پیغمبر اسلام ﷺ کی عظمت ختم کرنے کے لئے برصغیر میں پروان چڑھائی۔ اس فتنہ کے بانی مرزا قادیانی کی کذب بیانی سے آگاہی کے لئے تو آپ کو کتاب مستطاب ’’امیرِ کاذباں، مرزائے قادیاں‘‘ کا بغور مطالعہ کرنا پڑے گا۔ یہاں صرف ایک بات کی طرف توجہ کرنا ہی اس فتنہ شر سے آگاہی کے لئے کافی ہے۔ مرزا قادیانی اپنے کتابچہ ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ کے ص ۲۱۶ پر یہ دعویٰ کرتا ہے:

’’مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔ اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر

بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں ہے۔ بلکہ محمد
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد
ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں
گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔'' علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس عبارت میں مذکور لفظ ''بروزی'' کی حقیقت خود مرزا قادیانی
نے اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۲ پر یوں بیان کی ہے:

''خدا نے آج سے ۲۰ برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا
ہے اور مجھے آنحضرت کا وجود قرار دیا ہے.........
یعنی میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور بروزی
رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے
آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔''

اے عاشقانِ خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کچھ سمجھ میں آیا کہ مرزا
قادیانی ملعون کتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہے۔ مذکورہ بالا حوالہ جات کو بغور پڑھو گے تو
اچھی طرح سمجھ جاؤ گے کہ مرزا قادیانی خود کو مکمل طور پر ''جمیع کمالات محمدیہ کا
حامل اور اپنے وجود کو مکمل طور پر ''سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود قرار دے کر
اپنے آپ کو خاتم الانبیاء کے منصب پر فائز نبی اور رسول سمجھتا ہے۔''

اور اس کا یہ دعویٰ مسیلمہ کذاب کے دعویٰ سے بھی بڑا ہے۔ کیونکہ
تاریخ اسلام کی تمام بڑی کتب میں یہ مرقوم ہے کہ اس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خط لکھ کر ''نبوت میں شرکت'' کا دعویٰ کیا تھا۔ جس پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کذاب قرار دیتے ہوئے ایسے تیس کذابوں کے ظہور کی
خبر بھی دی تھی۔

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے کافر سمجھتے ہوئے اس
کے خلاف ''جہاد بالسیف'' کا اعلان فرمایا۔ اور پھر حضرت خالد بن ولید سیف
اللہ کی قیادت میں تاریخ اسلام کی خطرناک ترین جنگ، جنگ یمامہ کا معرکہ
رو پذیر ہوا۔ جس میں تقریباً ۷۰۰ حافظ قرآن صحابہ نے جام شہادت نوش کیا۔

مقامِ غور ہے جب ''نبوت و رسالت محمدیہ'' میں صرف شراکت
کے دعویدار کے خلاف اتنا شدید ردعمل ظاہر ہوا تو مکمل طور پر ''محمدؐ'' ہونے کا
دعویٰ کرنے والے کے خلاف کس قسم کے ردعمل کی ضرورت ہے؟

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحاء کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مرزا قادیانی سے اتنا بڑا دعویٰ کیوں کروایا گیا؟ اس کے دو مقاصد
تو بالکل واضح ہیں۔

(۱) مسلمانوں کو شانِ رسالت کے معاملہ میں باہم اس حد تک الجھانا
کہ نوبت قتل و غارت تک جا پہنچے۔ کیونکہ مسلمان اس معاملہ میں
انتہائی حساس مزاج کے مالک ہیں اور اس بات کو ۱۹۵۳ء اور
۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوۃ کا مشاہدہ کرنے والے لوگ بخوبی سمجھ
سکتے ہیں گویا۔

مقید کر دیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیروں نے
یہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہے۔

(۲) وہ عالی جناب قدسی صفات خدا کے بعد سب سے بزرگ و برتر ہستی جن کے بارے ان کے چاہنے والوں کے نظریات کو اگر قرن اول میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نمائندہ شاعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کریں تو یوں بیان کریں:

واحسن منک لم تر قط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: ”(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ (دیکھتی بھی کیسے) آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے پیدا ہی نہیں کیا۔“
” آپ ہر عیب سے (یوں) پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ ویسے پیدا کئے گئے جیسے آپ نے چاہا۔“

اور دورِ آخر کے حسان الہند حضرت رضاؔ بریلوی کا قلم یوں گوہر فشاں ہے:

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نیز فرمایا

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

کیونکہ

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

اور مرزا قادیانی کے خلاف چلنے والی تمام تحاریک کے سپہ سالار اعظم تاجدار گولڑہ یوں ثناخواں ہیں:ے

مکھ چن بدر شعشانی اے
متھے چمک دی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
”سبحان اللہ ما اجملک
ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

اے عاشقانِ حبیب خدا! چند لمحوں کے لئے صرف چند لمحوں کے لئے سارے کام چھوڑ کر پچاس ہزار برس کی طوالت والے دن ''مقام محمود'' پر فائز سرکار عالی وقار کی شفاعت کے امیدوار بن کر غور کرو! قادیان کے اس بداطوار نے ''بروزیت'' کے نقاب میں چھپ کر عالی جناب ﷺ کی عظمت وعصمت پر کتنا بڑا وار کیا ہے؟

اوّلاً تو یہ سوچئے! خدانخواستہ اگر اس مردود کی مزعومہ بروزیت کو تسلیم کر لیا جاتا تو عظمت رسالت کے عالیشان محل کی نورانی دیواروں میں کتنی دراڑیں پڑتیں؟

یہ جاننے کے لئے بہت زیادہ علوم پر مہارت کی چنداں ضرورت نہیں صرف مرزا قادیانی کی فوٹو پر ایک نظر ڈال کر غور کریں کیا اس ''کانے مردود'' کو سیدنا محمد ﷺ کے تمام کمالات مع کمال نبوت کا حامل بروز ماننا اس بے مثل و بے مثال نبی کے حسن و جمال کا مذاق اڑانے کے مترادف نہیں ہے؟ (معاذ اللہ)

ثانیاً یہ بھی مقام غور ہے کہ ایک نبی کی ذات میں جن صفات کا ہونا از بس ضروری ہے ان میں اہم ترین صفت ''صداقت'' و دیانت ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ میں یہ صفت کتنی واضح تھی اس کو جاننے کے لئے قیصر روم کے دربار کا وہ منظر آنکھوں کے سامنے لائیں جب قیصر روم ہمارے آقا ﷺ کے دشمنوں کے اس وقت تک کے سردار ابوسفیان سے پوچھتا ہے۔ کیا محمد ﷺ نے کبھی جھوٹ بولا؟ تو ابوسفیان اپنی تمام تر دشمنی کے باوجود بھرے دربار میں اعلان کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے آج تک جھوٹ

نہیں بولا اور وہ یہ اعلان کیوں نہ کرتا جبکہ پورے عرب میں سیدنا محمد ﷺ صادق اور امین کے لقب سے معروف تھے۔

اب ایک بار پھر چند لمحے رکئے اور سوچئے! قادیان کا یہ گنوار جو ''عین محمد ﷺ'' ہونے کا مدعی ہے۔ کیا اس میں صداقت کی معمولی سی حلاوت بھی موجود تھی؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ تفصیل تو کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' از حضرت مولانا محمد سجاد علی فیضیؔ میں بیان کر دی گئی ہے۔ اس میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب ''تریاق القلوب ص۱۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵، ص ۱۵۵۔۱۵۶'' پر لکھتا ہے۔

> ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔''

مرزا قادیانی کی محولہ بالا تحریر چیخ چیخ کر دو حقیقتوں کو واضح کر رہی ہے:

(ا) مرزا قادیانی انگریزوں کا کاشتہ وہ کانٹے دار پودا تھا جس سے انہوں نے ملت اسلامیہ کے جسد ضعیف کو ادھیڑنے کا کام لینا تھا۔

(۲) مرزا قادیانی اپنے انگریز آقاؤں سے ''حق خدمت'' وصول کرنے کے لئے خوب دل کھول کر ''جھوٹ'' بولا کرتا تھا۔ کیونکہ مرزے کی کل چھوٹی بڑی کتب ''روحانی خزائن'' کے نام سے 6x9انچ کے سائز کی تقریباً ۲۳ جلدوں میں چھپ چکی ہیں۔ جو ایک الماری کے صرف ایک خانے میں رکھی جاسکتی ہیں۔ اب یہ عقدہ تو مرزا کے پیروکار ہی کھول سکتے ہیں کہ مرزا کی بقیہ کتب کہاں چھپا کر رکھی ہیں۔ پردے میں رکھنا چاہتے ہیں تو ضرور رکھیں صرف ان کے ناموں کی فہرست ہی تعداد صفحات سمیت جاری کر دیں تا کہ مرزا قادیانی کی امت کو بھی پتہ چلے کہ مرزا کی کتابیں بھی مرزا جی کی طرح حاملہ ہو کر بچے دیتی رہتی ہیں۔ اور اب کئی برسوں میں الماری کے ایک خانہ میں پوری آنے والی کتب مرزا کی فیملی'' اتنی پھیل چکی ہیں کہ سب کو اکٹھا کیا جائے تو ''پچاس الماریاں'' بھر جائیں۔ اور یہ کوئی مذاق نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی حالت پر ''قیاس'' ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''کشتی نوح'' کے صفحہ ۵۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۵۰ پر اپنی حالت یوں بیان کی ہے:

> ''اس نے میرا نام مریم رکھا'' ''اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں'' ''مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

صاحبو! کچھ سمجھے! کہ مرزا قادیانی ''بدصورت اور کذاب ہونے کے ساتھ ساتھ ایسا ''مخبوط الخواص'' بھی ہے جو'' حاملہ عورت'' بھی خود ہے

اور اس ''حمل'' سے پیدا ہونے والا ''ہونہار بچہ'' بھی خود ہی ہے۔ ایک ہی ذات میں ''زچہ و بچہ'' کا ایسا ''بدترین امتزاج'' آپ کو پوری تاریخ انسانی میں اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ملے گا۔''

اب ذرا غور فرمائیں۔ ایسے ''عجیب وغریب، بدصورت اور کذاب'' کو اُس عالی جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ''بروز'' (جمیع کمالات سمیت عین ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنا کر پیش کرنا عظمت وعصمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دشمنانِ اسلام کی کتنی بڑی سازش تھی۔ اس کا تصور ہی ایک صاحب ایمان کی روح کو تڑپانے کے لئے کافی ہے۔ صرف سمجھانے کے لئے ''نقل کفر کفر نباشد'' کا سہارا لے کر عرض کرتا ہوں:

> ''اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے کی جانے والی ہر تقریر و تحریر میں شانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا اجاگر ہونا جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اب سوچیں کہ جب کوئی مبلغ اسلام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ و مقام بیان کر رہا ہو اور سامعین میں سے کوئی کھڑا ہو جائے اور کہے ٹھہرو یار ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو دیکھا نہیں لیکن ان کے ''بروز'' (جمیع کمالات کا حامل عین محمد) مرزا قادیانی تو ہمارے خطے کا ہمارے ہی علاقے کا ہے۔ اسی کی صورت، صداقت اور دانشمندی کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس ''بروز محمد'' کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ...............؟ مجھ جیسے فقیر بارگاہِ مصطفیٰ، سگ درگاہِ سید الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلم میں اس جملہ کی تکمیل کی ہمت نہیں ہے۔ اے عاشقانِ خاتم الانبیاء!

یہ تو دشمنوں کی سازش تھی۔ جسے اس کی خطرناکیوں کو بھانپ کر علماء اسلام نے تحریر وتقریر کے ذریعہ انجام تک پہنچانے میں انتھک کوشس کیں سیدنا پیر مہر علی سرکار سے لے کر امام شاہ احمد نورانی تک صوفی آیاز نیازی سے لے کر شہید ختم نبوۃ سید محمد اجمل گیلانی تک علماء و مشائخ کی ایک طویل فہرست ہے۔ جنہوں نے اس سازش کو ناکام بنانے میں اپنی زندگیاں تج دیں۔ ناموسِ رسالت پر کٹ مرنے کا کتنا شاندار جذبہ تھا کہ مولانا عبدالستار خان نیازی اپنی زندگی صرف ان ایام کو شمار فرمایا کرتے جو عقیدۂ ختم نبوۃ کے تحفظ کی خاطر ''پس دیوارِ زندانِ'' گذرے تھے۔ انھی عشاق کے مشن پر گامزن ایک ''پولیس مین'' کے سامنے جب ''حاکم وقت'' قادیانیوں کے خلاف بنے ''قوانین'' اور تحفظ ناموس رسالت پر مشتمل ''حصہ'' آئین'' کو تحلیل کروانے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے تو وہ اس کے وجود میں درجنوں گولیاں اتار کر زبان حال سے اعلان کرتا ہے۔''

بتلا دو گستاخ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
ان پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور پھر اڈیالہ جیل کی فضاؤں کو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ کی صداؤں سے معمور کرتے ہوئے جھومتے ہوئے پھانسی کے پھندے پر جھول کر ہمیشہ کے لئے ممتاز ہوجاتا ہے۔

دوستو! امام شاہ احمد نورانی کے حکم سے قائم ہونے والی تحریک

''تحریک فدایانِ ختم نبوت'' کے کارکنان بھی حضرت پیر سید محمد واجد گیلانی کی زیر قیادت اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوشاں ہیں۔ اگرچہ یہ بہت بڑے بڑے ''شمس'' و''بدر'' قسم کے لوگ نہیں ہیں لیکن پھر بھی۔؎

امید کی مدہم سی اک لو ہو تو پیاری ہے
یہ ایک کرن تنہا ظلمات پہ بھاری ہے

لہٰذا تاجدار ختم نبوۃ بشیر ونذیر وسراج منیر ﷺ کے فیض سے دنیا بھر میں بکھری ہوئی عشق رسالت کے چراغ سے روشنی پانے والی ان کرنوں سے تعاون کریں اور اس معاملہ میں عشق نبوی کے نور سے منور اپنے دلوں سے فیصلہ حاصل کریں کہ کیا دشمنانِ اسلام کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ان نوجوانوں کا ساتھ دینا چاہئے یا نہیں؟؟؟

اگر مفادِ دنیا پر ثواب آخرت کو ترجیح دی کر سوچیں گے تو جواب ضرور ہاں میں ہوگا۔ اور اس تعاون کے حوالے سے میری گذارش یہ ہے کہ ''تحریک فدایان ختم نبوۃ سمیت ہر اس سنی تنظیم کا معاون بنیں جو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے سربکف ہے اور سنی تنظیم کی قید بھی اس لئے ہے کہ دستیاب تاریخی واقعات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ خاص ''تحفظ ناموس رسالت کی خاطر'' جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت رب کائنات سنی شیروں ہی کو عطا فرمانا پسند فرمارہا ہے۔ باقی رہا تعاون کا طریق کار تو اس حوالے سے متعدد اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ مثلاً

(۱) ختم نبوت کے موضوع پر لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام۔

(۲) ختم نبوۃ کے عنوان سے منعقد ہونے والے پروگرامز میں شرکت کرنا۔

(۳) لٹریچر کی طباعت اور پروگرامز کی تیاری کے لئے مالی معاونت کرنا۔

(۴) عقیدۂ ختم نبوۃ کے تحفظ کی خاطر کوشش کرنے کی بنا پر جیلوں میں بند شمع رسالت کے پروانوں کی خیر خواہی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں شہید ختم نبوۃ حضرت پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ''رشید شاگرد'' عزیزم مولانا محمد سجاد فیضی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے رد قادیانیت کے موضوع پر لکھی گئی کتب میں ایک منفرد کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیان'' لکھ کر خوبصورت اضافہ کرنے کی سعادت پائی اور پھر مجھ جیسے سست اور کاہل طالب علم کو با اصرار پیہم یہ سطور لکھنے پر مجبور کر دیا۔ اللہ پاک ان کی کاوش کو قبول اور مجھ سے سستی دور فرمائے اور قارئین سے بھی یہی گذارش ہے کہ۔

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

صابر علی عاجز حجازی
جامعہ اکبریہ امیر آباد شریف
2[illegible] اگست 2016ء بروز منگل

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
	باب نمبر ۱: **جھوٹ کی قباحت و مذمت قرآن مجید سے**	49

باب نمبر ۳ :

جھوٹ کی ممکنہ 15 اقسام

باب نمبرا

جھوٹ کی قباحت و مذمت قرآن مجید سے

(۱) جھوٹ بولنا بے ایمان لوگوں کا وطیرہ ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿۱۰۵﴾ (سورۃ نحل آیت ۱۰۵)

ترجمہ کنزالایمان: ''جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔''

رئیس المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ آیت مذکور کے تحت فرماتے ہیں:

فی هذه الآية دلالة قوية على أن الكذب من اكبر الكبائر وافحش الفواحش والدليل عليه أن كلمة ''انما'' للحصر والمعنى! أن الكذب والفرية لا يقدم عليهما الا من كان غير مومن بايات الله تعالیٰ والا من كان كافرا

''یعنی اس آیت میں اس بات پر قوی دلیل ہے کہ جھوٹ بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے اور سنگین فحش ترین جرائم میں سے ایک سنگین ترین جرم ہے۔''

اس پر دلیل ہے یہ کہ (آیت کریمہ میں) کلمہ ''انما'' حصر کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اور بہتان کی جرأت صرف وہی کرتا ہے جس کا آیات الٰہیہ پر ایمان نہ ہو اور جو کافر ہو۔ (تفسیر کبیر ج ۷، ص ۲۷۲، مکتبہ علوم اسلامیہ)

تفسیر کشاف میں ہے:

إنما يليق افتراء الكذب بمن لا يؤمن لأنه لا

يترقب عقابا عليه

''یعنی جھوٹ باندھنا تو صرف اسے زیبا ہے جو ایمان والا نہ ہو، کیونکہ وہ اس کے انجام سے بے خوف ہوتا ہے۔''

(ص ۷۰۴، مطبوعہ بیروت)

سچ اور جھوٹ کی تعریف:

الراجح عندالعلماء ان الصدق مطابقة الخبر للواقع والكذب عكسه

''(سچ اور جھوٹ کی تعریف میں) علماء کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ سچ خبر کا واقع یعنی خارج کے موافق ہونا، اور جھوٹ اس کا عکس یعنی خبر کا واقع کے موافق نہ ہونا۔'' (ریاض الصالحین ص ۳۸، مکتبہ رشید، دروس البلاغہ ص ۱۷، مختصر المعانی ۳۹ مکتبہ رحمانیہ)

افتراء کی تعریف:

کسی پر تہمت لگانا یا جھوٹ باندھنا، گھڑی ہوئی بات۔

(المنجد ص ۴۴۱)

جھوٹ اور شرک کا باہم تعلق ہے:

سورۂ حج میں ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ (سورۃ حج آیت ۳۰)

ترجمہ: ''تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔''

(کنزالایمان شریف)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مفسرین نے ''زُوْر'' کے بارے

میں کئی وجوہ بیان فرمائیں ہیں۔ اِن میں سے ایک یہ ہے کہ:

''یہ ان لوگوں کا قول ہے کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے اور اس طرح کے ان کے دیگر افتراء (یعنی وہ خود ہی کسی بھی چیز کو حلال یا حرام ٹھہرا لیتے)''

ثانيها: شهادة الزور

ان میں سے دوسری ہے! جھوٹی گواہی دینا۔

وثالثها: الكذب والبهتان

اور تیسری ہے: جھوٹ اور بہتان۔ (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۲۲۳)

پھر جھوٹ اور شرک کے باہمی تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ثم إنه سبحانه لما حث على تعظيم حرماته وحمد من يعظمها اتبعه بالامر باجتناب الاوثان وقول الزور، لان توحيد الله تعالىٰ وصدق القول اعظم الخيرات، وانما جمع الشرك وقول الزور في سلك واحد لان الشرك من باب الزور لان المشرك زاعم أن الوثن تحق له العبادة فكانه قال فاجتنبوا عبادة الاوثان التي هي رأس الزور، واجتنبوا قول الزور كله

ترجمہ: ''پھر جب اللہ سبحانہ نے اپنی حرمات کی تعظیم کی ترغیب دی اور ان کی تعظیم کرنے والے کی تعریف کی تو اس کے بعد بتوں کی پوجا اور جھوٹی بات سے بچنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اللہ کو ایک ماننا اور سچی بات کرنا یہ سب سے بڑی بھلائی (نیکی) ہے اور شرک اور جھوٹ کو ایک ہی لڑی میں اس لئے جمع فرمایا کیونکہ شرک جھوٹ

ہی کے باب سے ہے۔ اس لئے کہ مشرک اس بات کا گمان کرنے والا ہوتا ہے کہ بت اس کی عبادت کا مستحق ہے۔ گویا کہ یوں کہا گیا ہے تم بتوں کی پوجا سے بچو جو کہ جھوٹ کی بنیاد ہے۔ (علاوہ ازیں) ہر قسم کے جھوٹ سے بچو۔'' (مرجع مذکور)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واللفظ عام يعم جميع انواع الكذب فی الحكايات والمعاملات یعنی ''زور'' کا لفظ عام ہے جو جھوٹ کی سب اقسام حکایات میں ہوں یا معاملات کو شامل ہے۔ (تفسیر مظہری ج۵،ص۵۸)

امام المحدثین والمفسرین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهو الافتراء على الله بأن له ولدا ونحوه ذلك، وقيل المراد به شهادة الزور۔

''یعنی زور سے مراد اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنا کہ اس کی کوئی اولاد ہے اور اس طرح کے دیگر افتراء یہ بھی کہا گیا ہے اس سے مراد جھوٹی گواہی ہے۔'' (تفسیر ملا علی قاری ج۳،ص۳۷۸)

مفسر شہیر مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قولَ الزُّوْرِ کو الرِّجْسَ پر عطف نہ کیا گیا بلکہ علیحدہ فعل بافاعل جملہ بنایا تاکہ پتہ لگے کہ جھوٹ بولنا بھی بت پرستی اور گندگی پلیدی کی طرح سخت بری چیز ہے۔

(تفسیر نعیمی ج۱۷،ص۵۸۸)

پھر صفحہ ۵۹۵ پر فرمایا:

جھوٹ کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) کذب (۲) زور (۳) بہتان

(۴) اتہام (۵) افک

ان میں فرق یہ ہے جھوٹا کلام کذب ہے۔ جھوٹا کام زور ہے، جھوٹی حقیقت کذب ہے (حقیقت سمجھ لینا) جھوٹی عقیدت زور ہے۔ حقیقت اصلیہ کے خلاف ہونا کذب ہے۔ عقیدت اصلیہ کے خلاف ہونا زور ہونا۔ فسق کذب ہے۔ کفر زور ہے اور شرک بہتان ہے۔ (بمرجع سابق)

مزید فرماتے ہیں:

''بعض نے کہا اس سے مراد ہر قسم کا جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ قولی، عملی، عمدی، نسیانی، جہلی، عقیدۃً، یا عادۃً یا شہادۃً، یا بہتاناً، اتہامًا، افکاً، طوعاً، کرہاً مجبوراً یا مرضی سے ہر جگہ تا قیامت اجتناب اور پرہیز کا حکم ہے۔'' (ایضاً ص۵۹۶)

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

''اس آیت میں شرک کے ساتھ جھوٹ کو ملانا، جیسے آیت ''قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ الخ'' ''یعنی میرے رب نے گندے کاموں کو حرام کر دیا، خواہ وہ ظاہری ہوں خواہ پوشیدہ۔''

(ابن کثیر مترجم ج۳،ص۳۹۶)

۳۔ جھوٹ راہِ ہدایت کے لئے رکاوٹ ہے:

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳

(زمر: آیت ۳، ترجمہ کنز الایمان)

''بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔''

جلالین شریف میں ہے:

فی نسبۃ الولد الیہ

''یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے میں (یعنی ایسے جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (ص ۳۸۵)

تفسیر بغوی میں ہے:

ای لا یرشد لدینہ

''یعنی اللہ رب العزت جھوٹے شخص کو اپنے دین کی ہدایت نہیں دیتا۔'' (ج ۶،ص ۵۶)

تفسیر ابوسعود میں ہے:

ای لا یوفق للاهتداء الیٰ الحق الذی هو طریق النجاة عن المکروه والفوز بالمطلوب

''یعنی وہ اس کو حق کی طرف رہنمائی کی توفیق نہیں بخشتا جو مکروہ سے نجات اور مطلوب کے حصول کی کامیابی کا راستہ ہے۔''
(ج ۵،ص ۳۷۸)

تفسیر روح المعانی میں ہے:

لا یهدی الیٰ الجنة ای یوم القیامة من هو کاذب کفار فی الدنیا

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن ایسے شخص کو جنت کی راہ نہیں دے گا جو دنیا میں جھوٹا اور ناشکرا ہو۔'' (ج ۲۲،ص ۳۴۸)

تفسیر مظہری میں ہے:

یعنی ان اللہ لم یرد ولا یرید ان یهدیهم

''یعنی اللہ کا ایسے جھوٹوں کو ہدایت دینے کا نہ ارادہ تھا نہ ہے۔'' (ج ۶،ص ۱۵۵)

تفسیر ملا علی قاری میں ہے:

الی طریق الابرار

''یعنی اللہ تعالیٰ ایسے کو نیک لوگوں کے راستے کی ہدایت نہیں دیتا۔''

پھر فرمایا:

وافاد الاستاذ! إنه سبحانه لا یهدیهم الیوم لدینه ولا فی الآخرة الی ثوابه واشارة الی تهدید حتی یتعرض غیر مقامه و یدعی شیاء لیس بصادق فی مرامه فالله لا یهدی قط

''اور استاد مکرم نے یہ افادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹوں کو نا آج اپنے دین کی ہدایت دے گا اور نہ آخرت میں اس کے ثواب کی اور یہ اشارہ ہے ایسے کو جھڑکنے کا جو اپنے غیر کے مرتبے کے درپے ہو اور ایسی چیز کا دعویٰ کرے کہ جس کے حصول میں وہ سچا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی ہدایت نہیں دے گا۔''
(ج ۴،ص ۲۴۱)

تفسیر کبیر میں ہے:

والمراد ان من أصر علی الکذب والکفر بقی محروما عن الهدایة

''مطلب یہ ہے کہ جو شخص جھوٹ اور ناشکری پر اصرار کرے وہ ہدایت سے محروم رہے گا۔'' (ج ۹،ص ۴۲۲)

تنبیہ:

یاد رہے آیت مذکور میں کفر میں دو احتمال ہیں:

(۱) کفر معروف (۲) ناشکری

جیسا کہ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اما الکفر فیحتمل ان یکون المراد منه الکفر الراجع الی الاعتقاد......ویحتمل ان یکون المراد کفران النعمة

''بہر کیف کفر تو اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ اس سے وہ کفر مراد ہو جو اعتقاد کی طرف لوٹتا ہے (کفر معروف، ایمان کی ضد) اور یہ احتمال بھی ہے کہ اس سے کفران نعمت یعنی ناشکری مراد ہو۔

(بمرجع سابق)

چونکہ مترجم آیت صاحب کنزالایمان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ میں دوسرا احتمال ہی مراد لیا اس لئے راقم نے اسی کے مطابق تمام تفسیری اقوال میں یہ ملحوظ رکھ کر ترجمہ کیا۔

۴۔جھوٹ ایک ظلم اور لعنت کا سبب ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۙ؀ (ہود آیت:۱۸)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

حضرت امام محی السنہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای الناس الله تعدیا ممن اختلق علی الله کذبا فکذب علیه وزعم ان له شریکا او ولدا، و فی الآیة دلیل علی ان الکذب علی الله من اعظم انواع الظلم لان قوله تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا ورد فی معرض المبالغة۔

''یعنی لوگوں میں سے کون زیادہ حد سے بڑھنے والا ہے۔ اس کی نسبت کہ جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا، اور اس کے بارے جھوٹ بولا، اور یہ گمان کیا کہ اس کا کوئی شریک ہے یا اولاد، اور آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ کی ذات پر جھوٹ بولنا یہ ظلم کی اقسام میں سے سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان! ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔'' یہ مبالغہ کے طور پر وارد ہوا۔'' (تفسیر بغوی ج۳ص ۱۸۴)

۵۔مزید برآں:

اسی مضمون کو سورۃ العمران میں بایں کلمات طیبات بیان فرمایا گیا:

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؀

"اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی ظالم ہیں۔"

(ترجمہ کنز الایمان! العمران آیت نمبر ۹۴)

۶۔مزید برآں:

سورۃ نساء میں فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾

"کیا تم نے انہیں نا دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نا ہوگا دانہ خرما کے دوڑے دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ کافی ہے۔صریح گناہ۔" (ترجمہ کنز الایمان ا آیت ۴۹۔۵۰)

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے۔(خزائن العرفان)

۷۔مزید برآں:

سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۰۳ میں ارشاد فرمایا:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

"ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افتراء باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر نرے بے عقل ہیں۔" (ترجمہ کنز الایمان)

۸۔مزید برآں:

سورۃ یونس آیت ۶۰ میں ارشاد فرمایا:

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

"اور کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔" (ترجمہ کنز الایمان)

۹۔مزید برآں:

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾

"اور اللہ کے لئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہے تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔"

(ترجمہ کنز الایمان: سورۃ نحل آیت ۶۲)

۱۰۔مزید برآں:

سورۃ نحل میں پھر فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ

"بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔"

(کنز لایمان، نحل آیت ۱۱۶)

۱۱۔مزید برآں:

اور سورۃ الصّف میں ارشاد فرمایا:

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝۷

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔'' (ترجمہ کنزالایمان: آیت ۷)

۱۲۔مزید برآں:

پھر سورۃ زمر میں ارشاد فرمایا:

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَ کَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَہٗ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ۝۳۲

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں۔'' (ترجمہ کنزالایمان: آیت ۳۲)

۱۳۔مزید برآں:

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۲۱

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔''

(کنزالایمان: سورۃ انعام آیت ۲۱)

۱۴۔مزید برآں:

پھر ارشاد ہوا:

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوت باندھا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔'' (ترجمہ کنزالایمان: اعرا:۳۷)

۱۵۔مزید برآں:

پھر ارشاد فرمایا:

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنۡہَا ؕ سَنَجۡزِی الَّذِیۡنَ یَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰیٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا کَانُوۡا یَصۡدِفُوۡنَ ۝۱۵۷

''تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں برے عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا۔'' (ترجمہ کنزالایمان، انعام: ۱۵۷)

۱۶۔مزید برآں:

سورۃ یونس میں پھر ارشاد ہوا:

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۱۷

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوت باندھے۔ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا۔''

(ترجمہ کنزالایمان، آیت:۱۷)

۱۷۔مزید برآں:

پھر سورۃ عنکبوت میں ارشاد ہوا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں۔'' (ترجمہ کنزالایمان، آیت:۶۸)

۱۸۔جھوٹا مستحق لعنت ہوتا ہے:

قرآن مجید میں ہے:

فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۱﴾

''پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔'' (ترجمہ کنزالایمان، العمران:۶۱)

شانِ نزول:

نصاریٰ (عیسائی) نجران کا ایک وفد سید دو عالم ﷺ کی خدمت

میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں! اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذرا کی طرف القا کئے گئے۔ نصاریٰ یہ بات سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: (تفسیر خزائن العرفان، صاوی، کشاف، خازن، وغیرہا)

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رقمطراز ہیں کہ:

جب رسول کریم ﷺ نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت (مباہلہ) پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب الرائے شخص ''عاقب'' سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہے اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ عنہم)

ع

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہر ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول
(حدائق بخشش)

اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹانے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔"

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
(حدائق بخشش)

ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے طیار (تیار) نہ ہوئے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا۔ اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں کی اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔ (خزائن العرفان وعامہ تفاسیر)

ع
وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

فائدہ:

آیت مذکور کے مضمون سے معلوم ہوا کہ جھوٹا مستحق لعنت ہوتا ہے، اسی وجہ سے نصاریٰ جو زبان مصطفیٰ ﷺ کی تکذیب کرنے والے اور جھوٹ بکنے والے ہیں وہ لعنتی قرار پائے۔

۱۹۔ جھوٹے پہ اللہ کی لعنت ہوتی ہے:

رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷

"اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار (۴) بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو" (ترجمہ کنز الایمان: سورۃ نور: ۶۔۷)

پھر اگلی آیت میں ارشاد ہوا:

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹

''اورعورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ اگر مرد سچا ہو۔'' (ایضاً آیت ۸۔۹)

آیات مذکور میں جو مسئلہ بیان ہوا اسے ''لعان'' کہتے ہیں۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت صدر الافاضل امام اجل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد وعورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر (قرار کرنے والا) ہو۔ اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی۔ جس کا اوپر بیان گزر چکا ہے۔ (یعنی اَسی کوڑے) اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں، اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا

ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔ اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کی تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں......'' (تفسیر خزائن العرفان، تفاسیر عامہ)

فائدہ:

آیات بالا کے اسلوب سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اگر مرد جھوٹا ہو تو اس کے لئے اللہ کی لعنت اور عورت جھوٹی ہو تو اس پر اللہ کا غضب ہو؟ اس فرق کی حکمت کیا ہے؟

حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

وحكمة تخصيص الرجل باللعنة والمراة بالغضب، أن اللعن معناه الطرد والبعد عن رحمة الله، وفى لعانه ابعاد الزوجة والولد، وفى لعانها اغضاب الرب والزوج والاهل ان كانت كاذبة

''یعنی مرد کو لعنت اور عورت کو غضب سے خاص کرنے کی حکمت یہ ہے کہ لعنت کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری، تو مرد کے لعنت میں مراد ہے بیوی اور بچوں سے دور کر دینا اور عورت کے لعنت کرنے میں مراد یہ ہے کہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اس پر اللہ کا غضب ہوگا اس کے شوہر کا اور اہل خانہ کا۔ (ج۲،ص۱۳۸۷)

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد نعیمی فرماتے ہیں:

''محققین کے نزدیک اخروی و دنیوی دو قسم کے عذاب کا نام لعنت ہے۔ لعنت ظاہری کا نام دوری رحمت اور لعنت باطنی کا نام نفرت ذلت۔'' (تفسیر نعیمی ج۱۸،ص۴۷۶)

۲۰۔ جھوٹا اس لائق نہیں کہ اس کی ہم نشینی اختیار کی جائے:

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ

''اور وہ (رحمٰن کے بندے جھوٹی مجلسوں میں حاصر نہیں ہوتے۔'' (سورۃ فرقان، آیت: ۷۲)

علامہ زمخشری اس کی تفسیر میں کہتا ہے کہ:

یحمتل انھم ینفرون عن محاضر الکذابین و مجالس الخطائین فلا یحضرونھا ولا یقربونھا تنزھا عن مخالطۃ الشر و اھلہ وصیانۃ لدینھم بمایتلم لان مشاھدۃ الباطل شرکۃ فیہ

''یعنی وہ جھوٹوں کی نشستوں اور خطا کاروں کی مجلسوں سے نفرت کرتے ہوئے نہ تو ان میں شریک ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کے قریب بھٹکتے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل شر اور اہل شر سے اپنے دامن کو بچانے اور اپنے دین کو خلل پیدا کرنے والی چیز سے محفوظ کرنے کی خاطر ہے۔ کیونکہ باطل کا مشاہدہ کرنا اس میں شریک ہونا ہے۔'' (تفسیر کشاف ص ۹۲۳۔ ۹۲۴)

اسی احتمال کی تفسیر میں حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل فرمایا ہے کہ:

المراد مجالس الزور التی یقولون فیھا الزور علی اللہ تعالیٰ وعلی رسولہ

''یعنی اس سے ایسی باطل مجلسیں مراد ہیں جن میں اللہ اور اس

کے رسول پر جھوٹ کہا جائے۔'' (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۴۸۵)

نوٹ:

یاد رہے آیت مذکور میں ''شہادت'' کے احتمالات سے ایک احتمال جھوٹی و باطل مجلس میں حاضر ہونا ہے جیسا کہ وضاحت گزری اور دوسرا احتمال ہے جھوٹی گواہی دینا، جیسا کہ تقریباً ہر مفسر نے اس کی تفصیل فرمائی ہے اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ قرآن میں اسی احتمال کو لیا ہے۔ اب آیت کا ترجمہ یوں ہوگا:

والذین لا یشھدون الزور

''اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔'' (کنز الایمان شریف)

باب نمبر ۲

جھوٹ کی قباحت و مذمت احادیث مبارکہ سے

(۱) جھوٹ زمانۂ جاہلیت میں بھی معیوب تھا:

جھوٹ کی قباحت اور برائی اس بات سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت میں بھی معیوب جانا جاتا تھا۔ کوئی بھی معزز شخص اپنی طرف جھوٹ کی نسبت گوارہ نہ کرتا یہ حقیقت اس واقعہ سے بخوبی عیاں ہوتی ہے جو امام بخاری و امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جو انہیں حضرت ابوسفیان نے بیان کیا تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مبارک ملنے پر شاہ روم ہرقل نے ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو اپنے ہاں طلب کیا اور اپنے ترجمان کی وساطت سے ان سے پوچھا کہ ''اس نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص کے ساتھ سب سے قریبی رشتہ داری کس کی ہے؟''

ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا! میں رشتہ داری میں اس کا سب سے قریب ہوں۔

شاہ روم نے کہا:

ادنوہ منی و قربوا اصحابہ فاجعلوھم عند ظھرہ

''اس کو میرے قریب کرو اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کرو اور انہیں اس کے پیچھے کھڑا کر دو۔''

پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس (ابوسفیان) سے کہو!

انی سائل ھذا عن ھذا الرجل فان کذبنی فکذبوہ

میں اس شخص سے سوال کرنے لگا ہوں، اگر اس نے مجھ سے جھوٹ بولا تو تم اس کی تکذیب کر دینا (یعنی پیچھے سے اشارہ کر دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے)

ابوسفیان بیان کرتے ہیں:

فواللہ! لولا الحیاء من ان یأثرو اعلیّ کذبا لکذبت عنه

قسم بخدا! اگر مجھے اس بات کی حیا نہ ہوتی کہ مجھ سے جھوٹ نقل کیا جائے گا (یعنی لوگ کہیں گے کہ ابوسفیان نے جھوٹ بولا تھا) تو میں ان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے ضرور جھوٹ بول دیتا۔ (بخاری ج۱ص۴، مسلم ج۲ص۹۷)

اس حدیث کی شرح میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فی هذا بیان ان الکذب قبیح فی الجاهلیة کما هو فی الاسلام

''یعنی اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ جھوٹ زمانہ جاہلیت میں بھی قبیح تھا جیسا کہ اسلام میں قبیح ہے۔''
(ایضاً قدیمی کتب خانہ)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیه دلیل علی أنهم کانوا یستقبحون الکذب اما بالاخذ عن الشرع السابق او بالعرف

''اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ (زمانہ جاہلیت کے لوگ بھی) جھوٹ کو بڑا جانتے تھے اور ان کا یہ نقطہ نظر یا تو سابقہ شریعت کی بنا پر تھا یا پھر معاشرتی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے تھا۔''

آپ مزید لکھتے یں کہ ابوسفیان نے تب جھوٹ اس خدشہ کے پیش نظر نہیں بولا تھا کہ ان کے ساتھی بھری مجلس میں انہیں جھٹلا دیں گے، کیونکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں تو وہ سب متفق تھے۔

لکنه ترک ذلك استحیاء وانفة من ان یتحدثوا بذلك بعد ان یرجعوا فیصیر عند سامعی ذلك کذابا۔

''لیکن جھوٹ (بولنے میں ان کی نگاہ میں رکاوٹ یہ تھی کہ) وطن پلٹنے پر یہ بات لوگوں کے سامنے بیان ہوگی تو وہ ان کی نظروں میں جھوٹے قرار پائیں گے۔'' (فتح الباری شرح بخاری ج۱ص۴۷)

اس کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

معناه: لولا الحیاء من ان رفقتی یرون عنی ویحکون فی بلادی عنی کذبا فاعاب به لان الکذب قبیح، وان کان علی العدو لکذبت

''یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے اس بات کی حیاء نہ ہوتی کہ میرے ساتھی وطن واپس جانے پر میرے متعلق بتلائیں گے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا اور اس بنا پر مجھے نشانہ طعن بننا پڑے گا تو میں جھوٹ بول دیتا، کیونکہ جھوٹ تو برا ہی ہے خواہ دشمن ہی کے خلاف کیوں نہ بولا جائے۔'' (عمدۃ القاری شرح بخاری ج۱ص۱۴۶)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

ویعلم منه قبیح الکذب فی الجاهلیة ایضا

''اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ زمانہ جاہلیت میں بھی قبیح تھا۔''

پھر فرمایا:

ولم تنقل اباحته الکذب فی ملة من الملل

''یعنی کسی قوم وملت میں بھی اس کا جائز ہونا منقول نہیں ہوا۔'' (ایضاً)

۲۔ جھوٹ بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الأأنبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یارسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین وکان متکئًا فجلس فقال الا وقول الزور و شهادة الزور مرتین فما زال یقولها حتی قلت لایسکت

کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نا بتا دو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں نہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔''

راوی کہتے ہیں:

''سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دو بار فرمایا: پھر اسی طرح مسلسل فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے (خوف زدہ ہو کر) کہا کہ آپ خاموش نہیں ہوں گے۔ (مطلب یہ کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں)۔'' (بخاری ج ۲،ص ۸۸۴، مسلم ج ۱،ص ۶۴ جامع الاحادیث ج ۲،ص ۱۲۶، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۵،ص ۱۳۴)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی) کے الفاظ

اتنی مرتبہ دہرانے سے آپ کا مقصود یہ تھا کہ:

تاکید لینبه السامع علی احضار قلبه وفهمه للخبر الذی یذکر

پختہ طریقے سے جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کی سنگینی سامع کے دل میں جاگزیں ہوجائے۔ (فتح الباری ج ۱۰،ص ۵۰۰)

۳۔ مومن کی تخلیق جھوٹ پر نہیں ہوتی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یطبع المومن علی الخلال کلها الا الخیانة والکذب

''یعنی مومن کی تخلیق ہر خصلت پر ہوتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔'' (ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۷، مسند احمد)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یطبع المومن علی کل خلة غیر الخیانة والکذب

''یعنی مومن ہر خصلت پر پیدا ہوتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔''

(ترغیب وترہیب ایضاً ص ۳۶۸ مسند ابو یعلیٰ ص ۱۶۹، اسی طرح اسے بزار نے اور دار قطنی نے علل میں اور طبرانی نے کبیر میں اور امام بیہقی نے بھی روایت فرمایا)

۴۔ جھوٹ منافق کی خصلت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اربع من کن فیه کان منافقا خالصا ومن کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من نفاق

حتیٰ یدعھا اذا اؤتمن خان، واذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر

"چار خصلتیں ہیں جس میں وہ (سب) پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک پائی گئی اس میں منافقت کی خصلت پائی گئی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے مخالفت کرے اور جب لڑے گالیاں دے۔"

(ریاض الصالحین ص ۵۸۱، بخاری و مسلم، ترغیب وترہیب ج ۳، ص ۳۶۷، ابو دارمی، ترمذی، نسائی)

۵۔ جھوٹ منافق کی علامت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آیۃ المنافق ثلاث، اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاھد غدر

"منافق کی تین علامتیں ہیں وہ جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے گا وعدہ خلافی کرے گا، اور جب معاہدہ کرے، عہد شکنی کرے گا۔"

(ترغیب وترہیب ج ۳، ص ۳۶۶، ریاض الصالحین ۳۲۱، بخاری، مسلم)

امام مسلم نے اپنی روایت میں ان کلمات کا بھی اضافہ فرمایا:

وان صلی وصام وزعم انہ مسلم

"اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہو، اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔" (ترغیب ایضاً، احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۷۹)

۶۔ جھوٹ منافقت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الکذب باب من ابواب النفاق

"بے شک جھوٹ منافقت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔" (احیاء العلوم ایضاً ص ۱۸۰)

۷۔ جھوٹ رزق کو کم کر دیتا ہے:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الکذب ینقص الرزق

"جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے۔" (ایضاً ص ۱۸۱)

۸۔ جھوٹ کی بدبو سے فرشتے دور ہو جاتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان العبد لیکذب الکذبۃ لیتباعد الملک عنہ مسیرۃ میل من نتن ما جاء بہ

"بیشک بندہ جب ایک جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل کی مسافت دور ہو جاتا ہے، جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔"

(ایضاً ص ۱۸۲، ترمذی)

۹۔ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے بدتر کوئی بری عادت نہ تھی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما کان من خلق اشد علی اصحاب رسول اللہ ﷺ

من الکذب

''یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک جھوٹ سے بدتر کوئی عادت نہ تھی۔'' (ایضاً ص ۱۸۳، مسند احمد، طبقات، لابی شیخ)

۱۰۔جھوٹ ایمان کے منافی ہے (یعنی جھوٹا کامل مومن نہیں ہوتا):

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الکذب مجانب الایمان

''جھوٹ ایمان کے منافی ہے۔''

(ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۸،شعب الایمان،مسند احمد)

۱۱۔جھوٹ باعث پریشانی واضطراب ہے:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد کیا اس سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا:

فان الصدق طمانیة وان الکذب ریبة

''بے شک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ کھٹکا اور اضطراب۔''

(ریاض الصالحین ص ۳۹، ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۵، ترمذی کتاب الزہد، مسند ابویعلیٰ، مسند ابوداؤد طیاسی)

۱۲۔جھوٹ دوزخ میں لے جانے والا کام ہے:

متفق علیہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الصدق یهدی الی البر و ان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتیٰ یکون صدیقا

وان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتیٰ یکتب عند الله کذابا

''بے شک سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق بن جاتا ہے اور بے شک جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

(بخاری ومسلم، الادب المفرد ص ۲۰۱، صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۴۳۰)

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے:

علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وما یذال الرجل ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا

''یعنی تم پہ سچ بولنا لازم ہے کیونکہ سچ نیکی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی جانب لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ گوئی کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی کوشش کرتا

رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔" (مسلم کتاب البر والصلۃ، ابو داؤد، ترمذی، ترغیب و ترہیب ج ۳،ص ۳۶۵۔۳۶۶، مشکوٰۃ ص ۴۱۲)

۱۳۔ جھوٹ دل کو سیاہ کر دیتا ہے:

حضرت ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش اور کوشش میں لگا رہتا ہے۔

فتنکت فی قلبه نکتة حتیٰ یسود قلبه

"پس اس کے (ہر بار جھوٹ بولنے کی وجہ سے) دل میں سیاہ نشان لگ جاتا ہے، بالآخر اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔"
(موطا امام مالک، ترغیب وترہیب ۳،ص ۳۶۶)

۱۴۔ جھوٹ کسی حالت میں بھی اصلاح نہیں کرتا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا:

لا یصلح الکذب فی جد ولا هزل

"جھوٹ نہ سنجیدگی میں اصلاح کرتا ہے اور نہ ہی مذاق میں یعنی کارآمد نہیں ہوتا۔" (الادب المفرد ص ۲۰۱)

۱۵۔ جھوٹ دوزخی عمل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:

یا رسول اللہ! ما عمل الجنة قال: الصدق، اذا صدق العبد بر و اذا بر امن و اذا امن دخل الجنة،

قال یا رسول اللہ وما عمل النار؟ قال الکذب، اذا کذب العبد فجر و اذا فجر کفر و اذا کفر دخل النار۔

ترجمہ: "یا رسول اللہ! جنتی عمل کونسا ہے؟ فرمایا سچ بولنا، جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو (کامل) ایمان والا ہوتا ہے اور جب ایمان والا ہوتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

"عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! دوزخی عمل کونسا ہے؟ فرمایا جھوٹ بولنا بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو وہ کفر کرتا اور جب کفر کرتا ہے تو دوزخ میں جائے گا۔" (ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۶، مسند احمد)

تنبیہ:

حدیث کے آخر میں وہ جھوٹ مراد ہے جس سے ایمانیات میں سے کسی کا انکار لازم آئے، ورنہ ہر جھوٹ کفر نہیں۔ اگرچہ گناہ کبیرہ ہونا مسلمہ ہے۔

۱۶۔ جھوٹ پھیلانے شیطانی کام ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:

ان الشیطان لیتمثل فی صورة الرجل فیاتی القوم فیحدثهم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل سمعت رجلا اعرف وجهه ولا ادری ما اسمه یحدث۔

"بے شک شیطان آدمی کی شکل اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں کوئی جھوٹی بات بیان کرتا ہے، پھر لوگ متفرق

ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اس آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے جس کو میں شکل سے تو پہنچانتا مگر اس کا نام نہیں جانتا۔" (مشکوٰۃ ص ۴۱۴، مسلم)

اس حدیث کی شرح میں حکم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شیطان چھپ کر بھی دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے، اور ظاہر ہو کر شکل انسانی میں نمودار ہو کر بھی، لہٰذا ہر خبر بغیر تحقیق نہیں پھیلانا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کبھی شیطان عالم آدمی کی شکل میں آکر جھوٹی حدیثیں بیانکر جاتا ہے۔ لوگوں میں وہ جھوٹی حدیثیں پھیل جاتی ہیں۔ اس لئے حدیث کو کتاب میں دیکھ کر اسناد وغیرہ معلوم کر کے بیان کرنا چاہئے۔
(مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ ج۶ ص۳۲۹)

۱۷۔ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من یضمن لی ما بین لحیته وما بین رجلیه اضمن له الجنة

"جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو پاؤں کے درمیان چیزوں (زبان، شرمگاہ) کی ضمانت دے، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔" (مشکوٰۃ ص۴۱۱)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ قریباً اسی فیصد گناہ زبان سے ہوتے ہیں جو اپنی زبان کی پابندی کرے، وہ تو چوری، ڈکیتی، قتل بھی نہیں کرتا، انسان جرم تب ہی کرتا ہے جبکہ جھوٹ بولنے پر آمادہ ہو جائے کہ اگر پکڑا گیا تو میں انکار کر دونگا، جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص۳۱۰)

۱۸۔ مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا:

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی گئی:

ایکون المومن جبانا قال نعم، فقیل له ان یکون المومن بخیلا قال نعم، فقیل له ایکون المومن کذابا قال لا

ترجمہ: "کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟

فرمایا: ہاں

پھر عرض کی گئی:

کیا مومن کنجوس ہوسکتا ہے؟

فرمایا ہاں

پھر عرض کی گئی

کیا مومن جھوٹ بولنے والا ہوسکتا ہے؟

فرمایا:

نہیں

(مشکوٰۃ ص ۴۱۴، مظہری ج ۴، ص۱۹۹، کبیر ج ۷، ص ۷۲۳، ترغیب و ترہیب ج ۳، ص۳۶، موطا امام مالک مع شرح زرقانی ج ۴، ص ۵۵۳)

۱۹۔ جھوٹ میں بھلائی نہیں ہے:

حضرت صفوان ہی سے مروی ہے کہ:

ان رجلا قال رسول اللہ ﷺ اکذب امرأتی یار سول اللہ؟ فقال رسول اللہ ﷺ لا خیر فی الکذب

''اے رسول خدا! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟

فرمایا!

''جھوٹ میں ذرا بھر بھلائی نہیں ہے۔''

(زرقانی شریف شرح موطا ج ۴، ص ۵۵۱)

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

بل ھو شر کلہ

''بلکہ جھوٹ کلی طور پر برائی ہے۔'' (ایضاً)

۲۰۔ جھوٹ برباد و ہلاک کر دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا:

من یکذب یفجر ومن یفجر یھلك

''جو جھوٹ بولتا ہے (وہ جھوٹ کی وجہ سے) بڑے گناہ کرتا ہے اور جس نے گناہ کیئے وہ ہلاک ہوا۔'' (المصنف باب الکذب والصدق)

۲۱۔ جھوٹ بے برکتی ڈالتا ہے:

حضرت ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لھما فی بیعھما وان کتما و کذبا محقت برکة بیعھما

''یعنی دو خرید و فروخت کرنے والے اگر (سودا کرتے وقت) سچ بولیں اور (اپنے مال او رمبیع) کے بارے کھول کے بیان کر دیں تو ان کی اس بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ (اپنے مال و بیع کے عیب) چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔'' (ریاض الصالحین ص ۴۰، بخاری و مسلم)

۲۳۔ جھوٹ بولنا شیطانی وصف ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے صدقۂ فطر (کے غلہ) کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک شخص آیا اور غلہ سے چلو بھر بھر کر اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: ''میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو پیش کرونگا۔'' پھر آپ نے آخر تک حدیث بیان کی۔) اس (چور) نے کہا:

اذا اویت الی فرا شك فاقراء آیة الکرسی، لن یزال معك من اللہ حافظه۔ ولا یقربك الشیطان حتیٰ تصبح

''یعنی جب تو بستر پر جائے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر (اس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان آپ کے پاس نہیں آئے گا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

صدقك وهو كذوب ذاك شيطنا

''اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ خود جھوٹا تھا، وہ شیطان تھا۔''

(بخاری ا،ص ٦٣ ۴، کتاب بدء الخلق)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فوائد حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ان الشيطان من شانه ان يكذب

''بے شک جھوٹ بولنا شیطان کا شیوہ ہے۔''

(فتح الباری ج ۴، ص ۶۱۶)

۲۳۔ جھوٹ قبولیت عبادت میں رکاوٹ ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه

''جس نے جھوٹ اور اس کے مطابق عمل کو ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کے چھوڑنے کی چنداں ضرورت نہیں۔'' (بخاری ج ۱، ص ۲۵۵ ترغیب وترہیب ج ۲، ص ۹۳، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، الاوسط للطبرانی، جامع صغیر ۹

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ابن منیر نے حاشیے میں کہا:

بل هو كناية عن عدم القبول

''بلکہ وہ قول (فليس لله حاجة) عدمِ قبولیت سے کنایہ ہے۔''

پھر کہا:

فالمراد رد الصوم المتلبس بالزور

''یعنی اس سے مراد ہے جھوٹ سے ملے ہوئے روزے کا مردود ہونا ہے۔'' (فتح الباری ج ۴، ص ۱۴۷)

۲۴۔ جھوٹے کے لئے نہایت سخت اور طویل عذاب ہے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے (اور وہاں مجھے عالم بالا کی سیر کرائی) وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکس تھا............ایک روایت میں ہے کہ''

وہ لوہے کے آنکس کو لے کر اس بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑے میں داخل کرتا تھا جو اس کی گدی تک پہنچ جاتا، پھر دوسرے جبڑے کے ساتھ اسی طرح کرتا (اس دوران میں) اس کا پہلا جبڑا صحیح ہو جاتا اور اپنی اصلی حالت میں آجاتا، تو پھر پہلے کی طرح وہ اس کو دوبارہ چیر دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے مجھ کو کہتے ہیں:

الذى رائته بشق شدقه فكذاب يكذب بالكذبة تحمل عنه، حتىٰ تبلغ الافاق، فيصنع به الىٰ يوم القيامة

''یعنی جیسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے۔ وہ

ایک بہت جھوٹا شخص تھا، ایک جھوٹ جو اس سے نقل کیا جاتا
یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیل جاتا، اس کو قیامت تک یہی
سزا ملتی رہے گی۔" (بخاری شریف، احیاء العلوم ج ۳، ص ۱۸۱)

۲۵۔ جھوٹ سے بچنے کا صلہ اور برکات:

جھوٹ ترک کرنے اور اس سے بچنے کا صلہ اور اس کی برکات دنیا و آخرت دونوں میں ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بہترین مثال غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شامل نہ ہونے والے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا واقعہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ غزوہ سے غیر حاضر کیوں ہوئے؟ تو انہوں نے جھوٹ کو چھوڑتے ہوئے ساری صورت حال سچ سچ عرض کر دی۔

ان کے اس طرز عمل سے اللہ تعالیٰ اس قدر راضی ہوا کہ ان کو وہ انعام عطا فرمایا جو ان کی نگاہ میں نعمت اسلام کے بعد سب سے بڑا انعام تھا۔

ذیل میں وہ واقعہ خلاصۃً نقل کیا جاتا ہے:

امام بخاری و مسلم اور دیگر ائمہ نے حضرت کعب بن مالک سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"غزوہ تبوک کے سوا کسی اور غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں
رسول خدا ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں۔ البتہ میں غزوۂ
بدر میں بھی شامل نہ ہو سکا تھا، لیکن اس سے غیر حاضر رہنے
والوں پر آپ ﷺ نے خفگی کا اظہار نہ فرمایا تھا۔"

(غزوۂ تبوک میں) میری صورت حال یہ تھی کہ میں کبھی بھی اتنا زیادہ قوی اور اس قدر آسودہ حال نہیں تھا، جس قدر اس موقعہ پر تھا۔

اس غزوہ کے موقع پر میں نے دو سواریاں جمع کر رکھی تھیں جو کہ اس سے پہلے میرے پاس کبھی جمع نہ ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو اس کے لئے ذو معنی الفاظ استعمال فرماتے، سوائے اس (غزوۂ تبوک) کے (چونکہ) گرمی سخت تھی، سفر دراز تھا، راستہ بیابانی اور دشمن کی کثیر تعداد تھی۔ اس لئے آپ نے مسلمانوں کے لئے صورت حال کو واضح فرما دیا تاکہ وہ اس کے مطابق تیاری کر لیں۔

آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی فرما دی جس کی جانب آپ کے جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان نبی کریم ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے، لیکن کسی رجسٹر میں ان کے نام درج نہ کئے گئے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ:

"رسول خدا ﷺ اس غزوہ کے لئے اس وقت نکلے جب پھل
پک چکے تھے اور سائے دراز ہو چکے تھے۔ رسول کریم ﷺ
اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی تیاری کی۔ میں بھی تیاری
کا سوچتا رہا لیکن میں نے کچھ بھی نہ کیا اور میں نے اپنے دل
میں کہا میں کسی وقت بھی تیاری کر سکتا ہوں"

یوں ہی وقت گزرتا رہا۔ لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل کر لیں اور محبوب ﷺ مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ بھی ہو گئے۔ میں نے اس وقت تک بھی تیاری نہیں کی تھی۔ یوں وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ وہ تیزی سے چلے گئے اور غزوہ میں شرکت کرنا میرے لئے بعید ہو گیا۔ میں یہی ارادہ کرتا کہ جاؤں اور ان کے ساتھ مل جاؤں۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا، لیکن یہ میرے نصیب میں نہ تھا۔

آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا، لوگوں میں جاتا تو مجھے دیکھ کر دکھ ہوتا کہ وہاں صرف دو ہی قسم کے لوگ تھے۔ ایک منافقین دوسرے وہ معذور لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا۔

تبوک پہنچنے تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ذکر نہ فرمایا۔ پھر تبوک میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں پوچھا؟

مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟

''کعب نے یہ کیا کیا؟

بنو سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حسن و جمال یا لباس پر غرور نے اس کو نہیں آنے دیا۔

اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا:

''تم نے ٹھیک نہیں کہا۔''

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

''ہم اس کے بارے فقط خیر ہی جانتے ہیں۔ (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھے جب معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھ کو فکر لاحق ہو گئی اور میں کوئی جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا، جس سے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفگی سے بچ سکوں۔ اس معاملے میں میں نے اپنے گھر کے ہر ذی شعور فرد سے مشاورت بھی کی۔

جب مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے قریب آ چکے ہیں تو یہ غلط خیالات میرے ذہن سے نکل گئے۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں خود کو کسی ایسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ جس میں جھوٹ ہو۔ چنانچہ میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لائے۔

آپ جب ایسا کر چکے تو پیچھے رہنے والے (غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے) لوگ آ کر قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اسی (۸۰) سے کچھ زائد تھی۔ آپ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا۔ ان سے عہد لیا اور دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا

ان کے بعد آپ کی بارگاہ میں میں حاضر ہوا تو آپ مسکرائے لیکن آپ کی مسکراہٹ میں ناراضگی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا:

آؤ (یعنی قریب ہو جاؤ)

میں چل کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

ما خلفك؟ الم تكن قد ابتعت ظهرك؟

''تو پیچھے کیوں رہا؟ کیا تم نے اپنی سواری خرید نہ لی تھی؟

میں نے عرض کیا؟

''جی ہاں!۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا دنیا کے کسی اور شخص کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں ایسا عذر گھڑتا کہ اس کی ناراضگی سے بچ جاتا،

کیونکہ مجھے بات کرنے کا سلیقہ عطا کیا گیا ہے۔

ولکنی واللہ لقد علمت لئن حدثتک الیوم کرب ترضی بہ عنی لیوشکن اللہ ان یسخطک علی

''لیکن قسم بخدا! اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر لوں گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ لیکن اگر میں نے آپ کی بار گاہ میں سچی بات کی تو (ظاہری اور وقتی طور پر) آپ کو مجھ پر ناراضگی ہوگی۔ مگر سچ بول کر مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی پوری امید ہے۔ قسم بخدا! پیچھے رہنے کا میرے پاس کوئی عذر نہ تھا اور اس وقت تھا بھی میں اتنا قوی او رآسودہ حال کہ اس سے پہلے ایسا کبھی نہ تھا۔''

آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اما ھذا فقد صدق، فقم حتی یقضی اللہ فیک

''اس نے یقیناً سچ بولا، سو اُٹھ جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے فیصلہ فرما دے۔''

میں اٹھا تو میرے پیچھے بنوسلمہ کے کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے۔

ہمارے علم کے مطابق تم نے اس سے پہلے کوئی گناہ نہیں کیا تم نے بڑی کوتاہی کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی عذر پیش نہیں کیا۔ جیسا کہ پیچھے رہنے والے دیگر لوگوں نے بیان کیا ہے۔ تمہارے گناہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار کافی تھا۔

اللہ کی قسم! ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ میں نے واپس پلٹ کر اپنی تکذیب کا ارادہ کر لیا (کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے سابقہ بیان کی تکذیب کر کے جھوٹا عذر پیش کر دوں) پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کسی اور کو بھی میرے والی صورت حال پیش آئی۔

انہوں نے بتلایا، ''ہاں!'' دو افراد نے وہی بات کی جو تم نے کی اور ان سے وہی کہا گیا ہے جو تم سے کہا گیا۔

میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟

انہوں نے کہا:

مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن اُمیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے میرے لئے ایسے نیک دو اشخاص کا ذکر کیا کہ جو جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور میرے لئے ان میں نمونہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے رہنے والوں میں سے ہم تین کے ساتھ لوگوں کو گفتگو سے منع فرما دیا لوگ ہم سے دور ہو گئے۔ وہ ہمارے ساتھ یوں کر کے بدل گئے کہ میں زمین کو بھی اجنبی پانے لگا، زمین وہ نہ رہی جس سے میں آشنا تھا۔ ہم پچاس روز تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دو ساتھیوں نے تو ہمت ہار دی وہ اپنے گھروں میں بیٹھے روتے رہتے۔ میں نسبتاً ان سے جوان اور طاقتور تھا۔

میں نماز باجماعت پڑھتا، اور بازاروں میں بھی چکر لگاتا لیکن مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا، آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ میں سلام عرض کرتا اور دِل میں کہتا کہ ''کیا آپ نے میرے سلام کا جواب دینے کی خاطر اپنے لبہائے مبارکہ کو حرکت دی کہ نہیں؟''

میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو کنھکیوں (آنکھ چرا کر) سے دیکھتا رہتا، جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف توجہ فرماتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ رخ انور کو پھیر لیتے۔''

عین وصال میں مجھے حوصلۂ نظر نہ تھا
گرچہ بہانہ جُو رہی میری نگاہ بے ادب
(کلیات اقبال)

آخر کار جب لوگوں کی یہ بے رخی دراز ہوتی گئی تو میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی طرف گیا اور اس کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی اور سب سے زیادہ مجھے پیارے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا لیکن!

قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب تک نہ دیا۔

میں نے کہا:

اے ابو قتادہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتا ہوں؟

وہ چپ رہے، میں نے اپنا سوال دہرایا اور انہیں قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے کہا:

''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں، میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور میں دیوار پر چڑھ کر واپس آ گیا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں:

''میں مدینہ طیبہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار

جو مدینہ طیبہ غلہ بیچنے آیا تھا کہہ رہا تھا:''

کعب بن مالک تک پہنچانے میں میری کون رہنمائی کرے گا۔

لوگوں نے میری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا، وہ میری جانب آیا اور مجھے شاہِ غسان کا ایک خط دیا، جس میں لکھا تھا کہ:

''اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تم پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلت اور ضائع ہونے کی جگہ نہیں رکھا۔ آپ ہمارے پاس آ جائیے ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔'

(جب میں نے اس کو پڑھا تو) میں نے کہا یہ بھی اس امتحان کا ایک حصہ ہے۔ میں اس کو تنور کی طرف لے گیا اور اسے جلا دیا۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
(حدائق بخشش)

جب ان پچاس دنوں میں سے چالیس دِن گزر گئے تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔''

میں نے دریافت کیا:

''کیا میں اس کو طلاق دے دوں یا مجھے کیا کرنا ہے؟ اس قاصد نے کہا:

نہیں، صرف اس سے جدا ہو جاؤ، اس کے قریب نہیں جانا۔

میں نے اپنی بیوی سے کہا:

''اپنے میکے چلی جاؤ اور اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرنا اور وہی رہنا۔''

فرماتے ہیں:

''اسی طرح دس راتیں اور گزر گئیں اور جب سے نبی اکرم ﷺ نے ہم سے گفتگو منع فرمائی تھی اس کی پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔''

پچاسویں رات کی صبح کو جب میں نماز فجر پڑھ چکا اور میں اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر اس حالت میں بیٹھا تھا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود مجھ پہ تنگ ہو چکی تھی۔

(پھر اچانک) میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو جبل سلع پر چڑھ کر باواز بلند کہہ رہا تھا۔

يا كعب بن مالك ابشر

اے کعب بن مالک تمہیں مبارک ہو۔

فرماتے ہیں:

''(یہ سنتے ہی) میں سجدے میں گر گیا، مجھے یقین ہو گیا کہ مصیبت کے چھٹ جانے کا وقت آ چکا ہے۔ نماز فجر کے بعد نبی کریم ﷺ نے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ پھر لوگ مجھے بشارت دینے کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ میرے دیگر دونوں ساتھیوں کی طرف بھی مبارکباد دینے والے گئے۔ ایک

شخص نے اپنے گھوڑے کو میری طرف سرپٹ دوڑایا، بنو اسلم قبیلہ کے ایک شخص نے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی اور آواز مجھ تک پہنچنے میں گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جب یہ صاحبِ آواز مجھے خوش خبری دینے آئے تو میں نے ان کے بشارت سنانے کی خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر انہیں پہنا دیئے۔''

قسم بخدا! اس دِن میرے پاس ان کے سوا کوئی اور چیز نہ تھی۔ پھر میں نے دو کپڑے مانگ کر پہن لئے اور بارگاہِ رسالت میں حاضری کی خاطر چل پڑا۔

لوگ جوق در جوق مجھ سے ملاقات کرتے جاتے اور قبولیت توبہ کی مبارکباد دیتے وہ کہتے۔

''بارگاہ الٰہی میں قبولیت توبہ کی مبارک ہو۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا، رسول خدا تشریف فرما تھے۔ درانحالیکہ لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے لب کشائی فرمائی:

وهو يبرق وجهه من السرور

''آپ کا رخ زیبا خوشی سے چمک اٹھا''

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ تاباں درخشاں درود
نمک آگئیں صباحت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ نے فرمایا:

ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك

''اس دِن کی مبارک ہو، جو تمہاری ماں کے جنم دینے سے لے کر آج تک کے تمام دنوں میں سے تمہارے لئے بہترین ہے۔''

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ!

یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟

آپ نے فرمایا:

نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وکان رسول اللہ ﷺ اذا سر استنار وجھه حتیٰ کأن وجه قطعة قمر

''رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اس طرح روشن ہو جاتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہو، ہم آپ کے رخ انور سے آپ کی مسرت بھانپ لیتے تھے۔''

ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل
آنکھ خورشید قیامت کی جھکنے جو لگی
پردہ افگن ہوا یہ چہرہ تاباں کس کا
(حدائق بخشش)

پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی:

''یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں اپنے مال سے اللہ اور اس کے رسول کے حق میں دستبردار ہو رہا ہوں۔''

آپ نے فرمایا:

''اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔''

میں نے عرض کیا:

''میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔''

پھر میں عرض گزار ہوا:

یا رسول اللہ! ان اللہ انما نجانی بالصدق و ان من توبتی الا احدث الا صدقا ما بقیت یا رسول اللہ ﷺ!

''اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی ہے۔ یقیناً میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا فقط سچ ہی بولوں گا۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سو اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو یہ عہد کیا ہے۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ

نے سچ بولنے کی بنا پر اس قدر نوازا ہو، جس قدر کہ انہوں نے مجھے نوازا۔''

آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اس عہد کے کرنے سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بقیہ زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے یہ آیات ہمارے بارے میں ہی نازل فرمائیں۔

(ترجمۂ کنزالایمان شریف:)

''بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین (۳) پر جو موقوف رکھے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔'' (پ۱۱، سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۷ تا ۱۹)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت اسلام ملنے کے بعد میری نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو اس سچ بولنے سے بڑھ کر مجھ پر کوئی احسان نہیں ہوا کہ:

ان لا اکون کذبته، فاھلك کما ھلك الذین کذبوا

''میں نے جھوٹ نہیں بولا اور اپنے آپ کو ایسے ہلاک نہ کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔''

وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کے متعلق اس قدر شدید وعید فرمائی کہ کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمۂ کنزالایمان شریف:)

''اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہو گا۔'' (توبہ آیت:۹۵۔۹۶)

(بخاری ج۲،ص۶۳۴، مسلم ج۲،ص۳۴۰، ۳۶۳، ترغیب و ترہیب ج۳،ص۳۵۹ تا ۳۶۳، ریاض الصالحین ص۲۴ تا ۲۹)

حدیث مذکور سے حاصل ہونے والی باتیں:

۱۔ حضرت کعب اور ان کے دیگر دو ساتھیوں نے جب جھوٹ سے گریز کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچ بولا تو رب تعالیٰ نے ان پر کرم یہ فرمایا کہ ان کی قبولیت توبہ کا مژدۂ جانفزا قرآن میں نازل فرما دیا۔

۲۔ پھر اس عظیم نعمت کی بشارت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی اور اس کی اہمیت کو یوں اجاگر فرمایا:

''اس دِن کی بشارت ہو، جو کہ تمہاری ماں کے جنم دینے سے لے کر آج تک تمام دنوں سے تمہارے لئے بہتر ہے۔''

جھوٹوں کے لئے پانچ سزائیں:

جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے دو آیتیں نازل فرما کر ان کے لئے درج ذیل پانچ دنیاوی واخروی سزائیں بیان فرمائیں:

الف۔ ان کے ساتھ قطع تعلق کا حکم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ

''تم ان کا خیال چھوڑ دو (یعنی ان سے قطع تعلق کرلو اور اعراض کرلو)۔''

ب: ان کے پلید ہونے کا حکم:

انهم رجس

''وہ تو نرے پلید ہیں۔''

ج: ان کا ٹھکانہ جہنم ہے:

وَمَاوَاهُمۡ جَهَنَّمُ

''اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

ح: اللہ کا ان سے راضی نہ ہونا:

فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین

''تو بے شک اللہ تو فاسقوں سے راضی نہ ہوگا۔''

خ: ان کو فاسق قرار دینا:

فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین

''تو بے شک اللہ تو فاسقوں سے راضی نہ ہوگا۔''

(سورۃ توبہ ۹۵۔۹۶)

۲۶۔ جھوٹ بولنے والا خیانت کرتا ہے:

حضرت سفیان بن اسید خضرمی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هولك مصدق وانت له كاذب۔

''یہ سب سے بڑی خیانت شمار ہوتی ہے کہ تم کسی مسلمان بھائی سے جھوٹی بات کہہ دو حالانکہ وہ تمہیں سچا جانتا ہو۔''

(الادب المفرد، ص ۲۰۳)

باب نمبر ۳:

جھوٹ کی ممکنہ پندرہ (۱۵) اقسام

جھوٹ کی متعدد اقسام اور صورتیں ہیں جن میں سے یہاں توفیق الٰہی سے ۱۵ اقسام پر مختصراً گفتگو کی جاتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھنا۔
۲۔ قرآن مجید پر جھوٹ باندھنا
۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا۔
۴۔ جھوٹا خواب بیان کرنا۔
۵۔ جھوٹی گواہی دینا۔
۶۔ خود کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرنا۔
۷۔ نہ ملنے کے باوجود حاصل ہونے کا دعویٰ کرنا۔
۸۔ تہمت لگانا۔
۹۔ مال کی خاطر جھوٹی قسم کھانا۔
۱۰۔ تجارت میں جھوٹ سے کام لینا۔
۱۱۔ مذاحاً جھوٹ بولنا۔
۱۲۔ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا۔
۱۳۔ ازراہ تکلف جھوٹ بولنا۔
۱۴۔ مخاطب کو حقیر سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
۱۵۔ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دینا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھنا:

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو اس نے نہ فرمائی ہو، یا ایسا کام منسوب کرنا جو اس نے نہ کیا ہو۔ جھوٹ کی سب اقسام میں سے یہ جھوٹ کی بدترین قسم ہے۔

متعدد آیات و احادیث کے اندر اس جھوٹ کی سنگینی بیان کی گئی اور ایسے جھوٹے کی مذمت وانجام بیان کیا گیا ہے۔ان میں سے چندایک درج کی جاتی ہیں۔

رب تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالم ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔''

(ترجمہ کنزالایمان، ہودآیت ۱۸)

نوٹ:

اس مضمون کی دیگر ۱۴ آیات طیبات ہم ''جھوٹ کی قباحت و مذمت قرآن مجید سے'' کے عنوان میں نقل کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بے ایمان باندھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

''جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔'' (ترجمہ کنزالایمان،نحل:۱۰۵)

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا سنگین ترین گناہ ہے:

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾

''دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ کافی ہے صریح گناہ۔'' (کنزالایمان،شریف،نساء۵۰)

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والا لعنتی ہوتا ہے:

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

''یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔'' (ترجمہ کنزلایمان شریف: ہود:۱۸)

اللہ پر جھوٹ بولنے والا کامیاب نہیں ہوسکتا:

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

''تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔''

(ترجمہ کنزالایمان شریف، یونس:۶۹)

اللہ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے روسیاہی اور جہنم کی سزا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

''اور قیامت کے دن تم دیکھو گے انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ ان کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں۔'' ترجمۂ کنزالایمان: زمر:۶۰)

نوٹ:

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً:

اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔

یہ کہنا کہ اس کی بیوی یا اولاد ہے۔

شریعت میں وہ بات داخل کرنا جو اس میں نہ ہو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا وغیرہ۔

۲۔قرآن مجید پر جھوٹ باندھنا:

قرآن مجید پر جھوٹ باندھنے کی بھی متعدد صورتیں ہیں مثلاً:

۱۔ یہ کہ قرآن مجید میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کا عقیدہ رکھا جائے۔

۲۔ اسے کلام الٰہی نہ مانا جائے۔

۳۔ ایسی بات کی جائے جو قرآن کی منشاو مراد کے خلاف ہو۔

۴۔ اس کا جائے نزول قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو ٹھہرایا جائے۔

۵۔ اس کو بھی اپنے منہ کی باتیں قرار دینا۔

۶۔ اس میں تضاد کا عقیدہ رکھنا۔

۷۔ یہ کہنا کہ یہ قرآن نے کہا ہے حالانکہ قرآن نے نہ کہا ہو۔

۸۔ یہ کہنا کہ قرآن میں نہیں حالانکہ قرآن میں ہو۔وغیرہ۔

قرآن مجید میں کمی یا زیادتی کا اعتقاد کفر ہے:

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وکذلك من انکر القرآن او حرفا منه اوغیّر شیئا منه اوزادفیه

”یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً جماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجود میں کچھ زیادہ بتائے۔“

(ردالرفضہ، فتاویٰ رضویہ ج ۱۴،ص ۲۶۳، بحوالہ شفاء شریف)

قرآن کو کلام الٰہی نہ ماننے والے سب سے بڑے گمراہ اور ظالم ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾

”تم فرماؤ اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو، میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو، پھر اگر وہ ی تمہارا فرمانا قبول نہ کریں تو جان لو بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو۔“ (سورۃ قصص، آیت:۴۹۔۵۰،ترجمۂ کنزالایمان)

قرآن پر جھوٹ باندھنے والے پر قرآن لعنت کرتا ہے:

حدیث مبارکہ میں ہے:

رب قارئ للقرآن والقرآن یلعنه۔

”یعنی بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر

لعنت کرتا ہے۔''

(تفسیر روح البیان زیر آیت ورتل القرآن ترتیلا، سورۂ مزمل آیت نمبر ۴)

تنبیہ:

قرآن مجید پر جھوٹ باندھنا درحقیقت اللہ کی ذات پر ہی جھوٹ باندھنا ہے، کیونکہ قرآن کلام الٰہی ہے۔ لہٰذا جو بدبخت ایسا کرے گا اس کے لئے وہ تمام وعیدیں ثابت ہونگی جو پچھلے عنوان کے تحت گزری ہیں۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر جھوٹ باندھنا:

اللہ تعالیٰ پر افتراء کے بعد دوسرے درجے کا بدترین جھوٹ وہ ہے جو نبی مکرم و محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر باندھا جائے۔ بایں طور کہ آپ علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کی جائے جو آپ نے نہ کی ہو۔ یا پھر اس کا عکس، یعنی آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا یا کیا ہو تو اس کا انکار کیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا، جہنم میں ٹھکانہ بنانا ہے:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتی ہوئے سنا:

ان کذبا علیّ لیس ککذب علی احد فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

''بلاشبہ مجھ پہ جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے، جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔'' (بخاری شریف ج۱،ص ۱۷۲، مسلم ج۱،ص ۷)

امام مسلم روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تکذبوا علیّ فانہ من یکذب علیّ یلج النار

''مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔'' (ایضاً)

آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا سنگین ترین جھوٹ ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من افری الفری من قال علی مالم اقل

''سب سے بڑے جھوٹوں میں بڑا جھوٹ وہ ہے جو کوئی شخص میرے بارے ایسی بات کہے جو میں نے نہ کی ہو۔''

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب العلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جھوٹ باندھنے والا گمراہ کن ہوتا ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

من کذب علی یضل بہ الناس

''جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اس سے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔'' (فتح الباری ج۱،ص۲۶۶)

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھنے والا خوشبوئے جنت سے محروم رہیگا:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من کذب علی نبیہ.........لم یرح رائحۃ الجنۃ

"جس شخص نے اپنے نبی پر جھوٹ باندھا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھے گا۔" (مجمع الزوائد، کتاب العلم)

آنجناب پر جھوٹ باندھنے والے کیلئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے:

امام ابن حبان نے ایسی احادیث کے لئے درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشیئ الی المصطفی ﷺ وھو غیر عالم بصحتہ

"یعنی مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف بلا ثبوت بات منسوب کرنے والی پر دوزخ کی آگ میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا ذکر ہے۔" (ابن حبان، کتاب المقدمہ)

فائدہ:

جو شخص کسی ایک حدیث نبوی میں جان بوجھ کر جھوٹ بولے آیا اس کی باقی روایات قبول کی جائیں گی یا نہیں؟

تو امام نووی اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ جو بندہ نبی کریم ﷺ کی کسی ایک حدیث میں ارادۃً جھوٹ بولے وہ فاسق ہے اور اس کی تمام روایات نا قابل قبول ہونگی اور اس کی تمام مرویات سے استدلال کرنا باطل ہے۔ اگرچہ وہ بعد میں اچھے طریقے سے توبہ بھی کرے اس کے قائل درج ذیل ائمہ کبار ہیں۔ امام احمد بن حنبل، امام ابوبکر حمیدی، ابوبکر صیرفی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"میری رائے میں راجح بات یہ ہے کہ اگر اس کی توبہ میں شروط توبہ موجود ہوں (جو یہ ہیں) آئندہ گناہ سے باز رہنا، اپنے کئے پر شرمندہ ہونا، آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ، تو اس کی توبہ معتبر ہوگی اور آئندہ اس کی روایات کو قبول کیا جائے گا۔"
(شرح مسلم از امام نووی ج ا ص ۸)

۴۔ جھوٹا خواب بیان کرنا:

جھوٹ کی اقسام میں سے ایک قسم ہے جھوٹا خواب بیان کرنا، یعنی کوئی شخص ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو، نبی اکرم ﷺ نے ایسے جھوٹ کی بھی سنگینی اور شدید عذاب بیان فرمایا ہے۔

جھوٹا خواب بیان کرنا ایک سنگین ترین جھوٹ ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان من افری الفری ان یری عینہ مالم یر

"بڑے جھوٹ میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس نے نہ دیکھا ہو۔" (بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۴۲)

جھوٹا خواب بیان کرنا دائمی عذاب کا مستحق بناتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنجناب ﷺ نے فرمایا:

من تعلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل

"جو شخص ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے، جو اس نے نہ دیکھا

ہو، تو اسے جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگا کر جوڑنے کا پابند کیا جائے گا اور وہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا۔(ایضاً)

بخاری شریف کے حاشیے میں ہے کہ:

قولہ "کلف" ای یعذب بذلك

"یعنی آپ کے فرمان "کلف" کا مطلب یہ ہے کہ اسے عذاب دیا جائے گا۔" (بخاری ج ۲، ص ۱۰۴۲ حاشیہ نمبر ۱۲)

علماء فرماتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تک ایسا شخص گرہ نہ لگالے گا عذاب میں مبتلا رہے گا۔

۵۔جھوٹی گواہی دینا:

جھوٹ کی بدترین صورتوں میں سے ایک جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نے کوئی کام نہیں دیکھا، یعنی اس کے وقت حاضر وموجود نہ تھا تو یہ کہے کہ "میں نے خود دیکھا ہے" یا سب اس کی نگاہ کے سامنے ہوا، لیکن وہ کہے "میں نے نہیں دیکھا۔" اس کی وعید شدید کے لئے درج ذیل قرآن وحدیث کے فرامین ملاحظہ ہوں:

جھوٹی گواہی دینا گناہِ کبیرہ ہے:

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ

"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔" (ترجمۂ کنز الایمان، فرقان ۷۲)

نیز ہمارے عنوان "جھوٹ کی قباحت و مذمت احادیث سے" کے عنوان میں بھی گزرا کہ جھوٹی گواہی دینا گناہ کبیرہ ہے۔

۶۔خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا:

کوئی شخص خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یعنی اپنی ولدیت حقیقی باپ کے سوا کسی غیر کی طرف کرے، تو یہ بھی ان قبیح ترین گناہوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا ذریعہ ہیں اور دنیا وعقبیٰ میں ہلاکت کا سبب ہے۔

ایسا شخص بہت بڑا گنہگار ہوتا ہے:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه

"بے شک حیران کرنے والے عظیم گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے۔"

ایسے شخص پر حکم کفر کا ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا ترغبوا عن اباء کم فمن رغب عن ابیه فقد کفر

"اپنے باپوں سے بے رغبتی نہ کرو، پس جس نے اپنے باپ سے بے رغبتی کی یقیناً اس نے کفر کیا۔" (مسلم شریف ج ۱، ص ۵۷)

باپوں سے بے رغبتی کا مطلب ہے خود کو ان کی بجائے کسی غیر کی طرف منسوب کرنا۔

تنبیہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''حدیث میں مذکور ''کفر'' سے مراد وہ کفر نہیں جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہے ناشکری، کفرانِ نعمت، اب اس کا مطلب ہو گا کہ اس نے اس عظیم نعمت (نسب) کی ناشکری کی۔ اسی طرح اس نے اللہ رب العزت اور اپنے باپ کے حق کی ناشکری کی۔''

اور اگر یہاں کفر سے مراد کفر معروف یعنی اسلام سے خارج کرنے والا مراد ہو تو یہ اب حدیث کا مطلب ہو گا کہ جس نے اس قبیح گناہ کو حلال جانا تحقیق وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

(خلاصہ شرح نووی)

ایسا شخص لعنت کا مستحق ہوتا اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من ادعی لی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین، لا تقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف یا اپنے آقاؤں کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔''

(مسلم شریف ج ۱، ص ۴۴۲)

ایسے شخص پر جنت حرام ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من ادعی الی غیر ابیہ...... وھو یعلم أنہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام

''جس شخص نے اپنے کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔''

(بخاری ج ۲، ص ۱۰۰۱، مسلم ج ۱، ص ۵۷)

۷۔ نہ ملنے کے باوجود حاصل ہونے کا دعویٰ کرنا:

یعنی انسان کا ایسی چیز یا ایسے وصف کا اپنے پاس حاصل وموجود ہونے کا دعویٰ کرنا جو اس کے پاس نہ ہو تو یہ بھی جھوٹ کی ایک نوع ہے۔

ایسا کرنے والا یوں ہے جیسے اس نے جھوٹ کے دو لباس پہنے ہوں:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا:

ان لی ضرۃ فھل علی حرج ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی؟

''بلاشبہ میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے کہ میں اپنے خاوند سے وہ پا لینے کا اظہار کروں جو اس نے مجھ کو نہ دیا ہو؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المستبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور

''اس چیز کے پا لینے کا اظہار کرنے والا جو اس کو نہ دی گئی ہو،

جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔"

(بخاری ج۲،ص۷۸۵)

فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

" مطلب یہ ہے کہ اپنی سوکن کو چڑھانے کے لئے کوئی سوکن اس سے یہ کہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو یہ دیا ہے وہ دیا ہے حالانکہ شوہر نے نہ دیا ہو۔ یا یہ کہے کہ شوہر میرے ساتھ یہ خصوصیت برتتا ہے وہ خصوصیت برتتا ہے، حالانکہ ایسا نہ ہو، فرمایا کہ یہ جائز نہیں۔ یہ فریب دینا ہے جیسے کوئی شخص ریا کاری کے لئے صلحاء اور زہاد کا لباس پہنے حالانکہ صالح اور زاہد نہ ہو۔"

(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج۵،ص۳۳۲)

۸۔ تہمت لگانا:

تہمت لگانے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے پر بلا ثبوت و دلیل کے گناہ کرنے کا الزام لگائے جیسے یہ کہے کہ "اس نے زنا کیا ہے۔" یا "اس نے شراب پی ہے" وغیرہ۔ حالانکہ اس نے ایسا کچھ نا کیا ہو، یاد رہے کہ تہمت لگانا بھی ایک بدترین جھوٹ ہے۔

تہمت لگانا سب سے جھوٹی بات ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم والظن، فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا، ولا تحاسروا، ولا تباغضوا ولا تدابروا و کونوا عباداللہ اخوانا

"ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے عیب نہ تلاش کرتے رہو، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، باہمی حسد نا رکھو، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، بھائی بھائی کے طور پر اللہ کے بندے بن کے رہو۔" (بخاری ج۲،ص۸۹۶)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال القرطبی! المراد بالظن هنا التهمة التی لاسبب لها كمن رمی رجلا بالفاحشة من غير ان يظهر عليه ما يقضيها

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"ظن سے مراد یہاں پر تہمت ہے، (یعنی ایسا الزام کہ) جس کا کوئی سبب ہی نہ ہو، جیسا کہ کوئی آدمی کسی شخص پر بدکاری کی تہمت لگائے، بغیر اس کے کہ اس آدمی سے کوئی ایسی چیز ظاہر ہوتی ہو جو اس تہمت کا تقاضا کرتی ہو۔" (فتح الباری، ج۱۰،ص۵۹۰)

امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث طیبہ اس آیت کریمہ کے مطابق ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

"اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔"

(ترجمہ کنزالایمان، حجرات آیت ۱۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تہمت سے پرہیز کرنے کا عہد لیا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

اخذ علینا رسول اللہ ﷺ کما اخذ علی النساء ان لانشرک باللہ شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل اولادنا ولا یعضہ بعضنا بعضا

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے اسی طرح عہد لیا جس طرح کہ عورتوں سے عہد لیا۔ (یہ کہ) ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، بدکاری نہیں کریں گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گے اور نہ ہی ایک دوسرے پر جھوٹ اور بہتان باندھیں گے۔'' (صحیح مسلم ج ۲، ص ۷۳)

امام نووی علیہ الرحمۃ ''لایعضہ'' کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

قیل لایاتی بہتان

''کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک وسرے پر بہتان تراشی نہ کریں۔'' (شرح مسلم، مرجع سابق)

تہمت لگانا ایک مہلک گناہ ہے:

امام بخاری و مسلم علیہما الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو، اور اس جان کو قتل کرنا

جسے اللہ نے حرام کیا تھا، مگر حق سے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے دن فرار اختیار کرنا۔''

وقذف المحصنات المومنات الغافلات

''اور بھولی بھالی پاکدامن مومن عورتوں پر بہتان لگانا۔''
(مسلم ج ۱، ص ۶۴، بخاری)

تہمت لگانے والے پر حد قذف لگائی جائے گی:

ایسی الزام تراشی کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حد (سزا) مقرر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾

''اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار (۴) گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔'' (ترجمہ کنز الایمان، سورۃ نور آیت ۴)

تہمت لگانا مسلسل لعنت کا موجب ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ

اللّٰہُ دِیۡنَہُمُ الۡحَقَّ وَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَالۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ ﴿۲۵﴾

''بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجام پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دِن اللہ انہیں ان کی سچی سزا پوری دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے۔'' (ترجمہ کنزالایمان، نور آیت ۲۳ تا ۲۵)

۹۔مال کی خاطر جھوٹی قسم کھانا

اس کے مرتکب کیلئے پانچ وعیدیں (سزائیں) ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَاَیۡمَانِہِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۪ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۷﴾

''جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

(ترجمہ کنزالایمان، العمران:۷۷)

پہلی وعید: لا خلاق لھم فی الاخرۃ:

''آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔''

دوسری وعید: ولا یکلمھم اللہ

''اور اللہ نہ ان سے بات کرے (قیامت کو)''

تیسری وعید: ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ

''نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دِن۔''

چوتھی وعید: ولا یزکیھم:

''اور نہ انہیں پاک کرے۔''

پانچویں وعید: ولھم عذاب الیھم:

''اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

پھر اس کی چند ایک صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ مال مسلم ہڑپ کرنے کی خاطر جھوٹی قسم کھانا۔

۲۔ سودا فروخت کرنے کی خاطر یا خریدنے کی خاطر جھوٹی قسم کھانا۔

ایسی شخص کے مال میں برکت نہیں ہوتی:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ومن اقتطع مال امراء مسلم بیمین فلا بارك له فیھا

''اور جو شخص کسی مسلمان کا مال قسم کے ساتھ ناحق حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہیں دے گا۔'' (طبرانی معجم کبیر)

جھوٹی قسم مال کو ختم کر دیتی ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الیمین الفاجرۃ تذھب المال او تذھب بالمال

''جھوٹی قسم مال کو ختم کر دیتی ہے۔'' (ترغیب وترہیب)

جھوی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الیمین الفاجرۃ تدر الدیار بلاقع

''جھوٹی قسم گھروں کو چٹیل اور ویران کر دیتی ہے۔'' (ایضاً)

جھوٹی قسم جنت سے محرومی اور دوزخ میں دخول کا سبب ہے:

امام مسلم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من اقتطع حق امراء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه الجنة فقال له رجل وان كان شيئا يسيرا يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال وان قضيب من اراك

''جس شخص نے اپنی (جھوٹی) قسم سے کسی مسلمان کا حق ہڑپ کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو واجب اور جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ معمولی سی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ مسواک کی لکڑی ہو۔''

(مسلم شریف ج ا ص ۸۰)

۱۰۔ تجارت میں جھوٹ سے کام لینا:

جھوٹ کی سنگین انواع میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنے کاروبار اور تجارت میں جھوٹ بولے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نحوست بیان فرما کر اپنی امت کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

جھوٹ برکت کو ختم کر دیتا ہے:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لینے اور دینے والے (بائع مشتری) دونوں جدا ہونے تک اختیار رکھتے ہیں، پس اگر دونوں نے سچ بولا تو ان کے لین دین میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ **وان کذبا و کتما محقت برکة بیعهما** اور اگر انہوں نے جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔ (بخاری ج ا، ص ۲۸۳، ترغیب وترہیب ج ۲ ص ۳۶۶، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

جھوٹ تاجروں کو فاجر بنا دیتا ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن تخبل انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان التجار هم الفجار

''بے شک تاجر ہی تو فاجر ہیں۔''

قال رجل یا نبی الله! الم یحل الله البیع؟

''ایک شخص نے عرض کی! یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (تجارت) کو حلال نہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فانهم يقولون فيكذبون ويحلفون ويأثمون

"درحقیقت وہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہگار ہوتے ہیں۔"

(ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۶، مسند احمد، مستدرک)

جھوٹا تاجر بروز قیامت بطور فاجر اٹھایا جائے گا:

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان التجار یبعثون یوم القیامۃ فجارا الا من اتقیٰ اللہ وبر وصدق

"بلاشبہ تاجر قیامت کو فاجر کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے، سوائے اس (تاجر) کے جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا۔"

(ترغیب وترہیب ایضاً، رمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک، دارمی)

۱۱۔ مزاحاً جھوٹ بولنا:

بعض لوگ مزاح کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ جھوٹ سے بھی گریز نہیں کرتے، یاد رہے شریعت اسلامیہ نے اس سے بھی بچنے کی تاکید کی ہے۔

جھوٹ سنجیدگی اور مذاق دونوں میں درست نہیں:

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

لا یصلح الکذب فی جد ولا ھزل

"یعنی جھوت نہ سنجیدگی میں درست ہے اور نا ہی مذاق میں۔"

(الادب المفرد ص ۲۰۱)

بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مزاحاً بھی جھوٹ نہ چھوڑ دے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یومن العبد الایمان کلہ حتیٰ یترک الکذب فی المزاحۃ

"بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں بنتا جب تک کہ مزاحاً بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے۔" (ترغیب وترہیب ج ۳،ص ۳۶۷، مسند احمد، طبرانی)

اسی عنوان سے حضرت عمر پاک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا یبلغ العبد صریح الایمان حتیٰ یدع المزاح والکذب

"یعنی بندہ صریح ایمان کے درجے کو نہیں پہنچتا جب تک کہ مزاح اور جھوٹ نہ چھوڑ دے۔" (ترغیب وترہیب ایضاً)

تنبیہ:

سابقہ گفتگو سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اسلام میں ہر طرح کی مزاحیہ بات اور شگفتہ مزاجی ممنوع ہے، بلکہ وہ مزاحیہ بات کہ جس میں جھوٹ نہ ہو، اور نہ ہی کسی کی دل شکنی و دل آزاری ہو، ایسی شگفتہ مزاجی نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین نے ایسی احادیث کے لئے اپنی اپنی کتب میں باقاعدہ عنوان قائم کئے ہیں، جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ نے بعنوان ہذا باب قائم کیا، "باب المزاح" شگفتہ مزاجی کا باب (ص ۴۱۶)

برکت کے لئے ایک حدیث پاک نقل کی جاتی ہے۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

غزوۂ تبوک کے روز میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا درانحالیکہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں

نے سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا پھر ارشاد فرمایا:

اُدْخُلْ

''داخل ہو جاؤ (یعنی خیمے کے اندر آجاؤ۔'')

میں نے عرض کی:

اکلی یارسول اللہ؟

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں سارے کا سارا ہی آجاؤں؟

آپ نے فرمایا:

کُلُّكَ

''ہاں! سارے کا سارا۔''

راوی حدیث حضرت عثمان بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عوف نے اَدْخُلُ کُلِّی اس لئے کہا تھا کہ خیمہ بہت چھوٹا تھا (یعنی ایسا مزاحاً عرض کیا تھا) (مشکوٰۃ ص ۴۱۷)

بلکہ علماء حق نے اس اچھوتے موضوع پہ مستقل کتب تصنیف فرمائیں ہیں، جیسا کہ میرے استاد گرامی مصنف کتب کثیرہ، محقق اہلسنّت حضرت علامہ مفتی محمد افضل قادری رضوی امجدی زید شرفہ کی تصنیف لطیف ''سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شگفتہ مزاجی۔''

۱۲۔لوگوں کے ہنسانے کی لئے جھوٹ بولنا:

جھوٹ کی یہ بھی ایک سنگین صورت ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے اپنی بات میں جھوٹ کی آمیزش کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا برا انجام بیان فرما کر امت کو اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ایسے شخص کے لئے برا انجام اور ہلاکت ہے:

حضرات ائمہ، احمد، ابوداؤد، ترمذی اور حاکم وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ویل للذی یحدث بالحدیث یضحك به القوم فیکذب ویل له ویل له

''اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے بات کرتا ہے تو اس میں جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۳۳۹، مسند احمد، جامع ترمذی، مستدرک)

۱۳۔ازراہ تکلف جھوٹ بولنا:

بعض لوگ ازراہ تکلف جھوٹ بولتے ہیں، مثلاً انہیں کوئی چیز پیش کی جائے تو وہ اس کی شدید رغبت و خواہش کے باوجود یہ کہہ دیتے ہیں کہ مجھے اس کی خواہش یا ضرورت نہیں۔'' جھوٹ کی یہ قسم بہت رائج ہو چکی ہے کہ عام طور پر کھانا کھاتے ہوئے قریب والے شخص کو کھانے کی صلح ماری جائے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ''مجھے طلب نہیں'' یا ''مجھے بھوک نہیں'' حالانکہ بسااوقات اسے بھوک بھی لگی ہوتی ہے اور کھانے کا اشتیاق بھی ہوتا ہے۔

حضرت امام ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ نے وہ کھانا ہم

پہ پیش کیا۔ ہم نے عرض کی کہ ''ہمیں اس کی خواہش نہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تجمعن جوعا و كذبا

''بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔'' (ابن ماجہ ص ۲۳۱)

ابن ماجہ کے حاشیے میں ہے:

يعني اباء كن عن الطعام بقولكن لا نشتهيه وانتن جائعات

''یعنی تمہارا کھانے سے انکار کرنا اپنے اس قول سے کہ ہمیں اس کی خواہش نہیں، حالانکہ تم بھوکی ہو۔'' (ایضاً، حاشیہ نمبر ۱۳)

۱۴۔ مخاطب کو حقیر سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنا:

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی سامنے والے کو حقیر جان کر جھوٹ بول دیتا ہے، جیسا کہ بچوں کو کسی کام کی رغبت دلانے کے لئے یا کسی کام سے روکنے کے لئے جھوٹ بول دیا جاتا ہے۔ جیسے بچے کو ڈرانے کے لئے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ''چپ کر جاؤ ورنہ شیر آجائے گا۔'' ایسا ہوتا نہیں، ایسا کرنا بھی جھوٹ ہے، اور شرع شریف نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے درانحالیکہ میں اس وقت بچہ تھا، میں کھیلنے کی خاطر باہر نکلنے لگا تو میری والدہ نے کہا: ''اے عبداللہ! آؤ میں تمہیں (کچھ) دوں۔'' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آپ نے تو اس کو کچھ دینے کا ارادہ نہیں کیا؟ انہوں نے عرض

کیا: میں اسے ایک کھجور دے دونگی۔''

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اما انك لو لم تعطيه شيئا كتبت عليك كذبة

''سن لو، اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۳۳۹، مسند احمد، سنن کبریٰ)

یونہی مسند احمد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ولا يعد الرجل صبيا ثم لا ينجز له

''(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص بچے سے وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔'' (حدیث نمبر ۳۸۹۶)

۱۵۔ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دینا:

جھوٹ تک لے جانی والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی جو کچھ سنے اس کو بلا تحقیق و ثبوت دوسروں کے روبرو بیانکرنا شروع کر دے۔ ایسے طرز عمل سے بھی منع کیا گیا ہے۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع

''آدمی کے لئے یہ جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔'' (صحیح مسلم ج ۱، ص ۸)

❁❁❁

باب نمبر ۴:

جھوٹ کی مذمت وقباحت ائمہ دین کے اقوال سے

سب سے بڑی خطاء جھوٹی بات ہے، فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اعظم الخطایا عند اللہ اللسان الکذوب

''یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خطاء زبان کا جھوٹا ہونا ہے۔'' (احیاء العلوم ج ۳، ص ۱۸۴)

ایک جھوٹی بات کرنے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے: فرمان خالد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خالد بن صبیح سے پوچھا جاتا ہے:

أسیمی الرجل کاذبا بکذبۃ واحدۃ

''کیا اس شخص کا نام جھوٹا ہوسکتا ہے جس نے ایک ہی جھوٹ بولا؟ آپ نے فرمایا

''ہاں!'' (ایضاً)

جھوٹا شخص دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا فرمان امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ما ادری ایھما ابعد غورا فی النار الکذاب او البخیل

''میں نہیں جانتا کہ جھوٹے شخص اور بخیل میں سے کون ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا۔'' (ایضاً)

جھوٹ انسان کو معیوب کر دیتا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واللہ ما کذبت منذ علمت ان الکذب یشین صاحبہ

''قسم بخدا! میں نے اس وقت سے جھوٹ نہیں بولا، جب سے

یہ معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ انسان کو معیوب کر دیتا ہے۔'' (ایضاً)

جھوٹے خطیب کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے:

فرمان حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ ہر خطیب کے خطبے کو اس کے عمل پہ پیش کیا جاتا ہے، اگر تو وہ اس میں سچا ہو تو اس نے سچ کہا، اور اگر وہ اس میں جھوٹا ہوا تو اس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے، جب جب کاٹے جائیں پھر پیدا کر دیئے جائیں گے۔ (اس کو اسی طرح سزا دی جاتی رہے گی) (ایضاً)

جھوٹ میں کچھ خیر نہیں: فرمان حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت امام ابن ابی دنیا نے سعید بن یزید سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے شعبی کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

اَنْتَ الْفَتٰی کُلَّ الْفَتٰی
اِنْ کُنْتَ تَصْدُقُ مَا تَقُوْلُ
لَا خَیْرَ فِیْ کِذْبِ الْجَوَّادِ
وَاحَبَّذَا صِدْقُ الْبَخِیْلِ

ترجمہ: ''اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو تم جوان مرد کامل ہو، سخی کے جھوٹ میں کچھ خیر نہیں اور بخیل کا سچ اچھا ہے۔''

(الصمت وحفظ اللسان، رقم الروایۃ ۵۱۱)

جھوٹ سے بدتر کوئی کام نہیں: فرمان حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ طور پر چھ (۶) اشعار پر مشتمل کلام جھوٹ کی مذمت میں نظم فرمایا ہے جو ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

کسے را کہ ناراستی گشت کار
کجا روز محشر شود رستگار

''جس شخص کا کام جھوٹ بولنا ہے وہ کب قیامت کے دن رہائی پائے گا۔''

کسے را کہ گردد زبانِ دروغ
چراغ دلش را نباشد فروغ

''جس شخص کی زبان جھوٹ بولنے کی عادی ہو، اس کے دل کے چراغ کو روشنی حاصل نہیں ہوتی۔''

دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بے وقار

''جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے، جھوٹ آدمی کو بے عزت کرتا ہے۔''

ز کذاب گیرد خردمند عار
کہ او را نیارد کسے در شمار

''جھوٹ بولنے والے سے عقلمند آدمی شرمندگی حاصل کرتا ہے، کیونکہ اس کو کوئی بھی شمار میں نہیں لاتا۔''

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

''اے بھائی جھوٹ ہرگز مت بول، کیونکہ جھوٹا آدمی ذلیل اور بے اعتبار ہوتا ہے۔''

ز ناراستی نیست کار بتر
کزو گم شود نام نیک اے پسر

''جھوٹ بولنے سے بدتر کوئی کام نہیں، کیونکہ اس سے نیک نام گم ہو جاتا ہے اے بیٹے۔'' (کریما سعدی ص ۱۳)

❁❁❁

سابقہ ابحاث سے حاصل ہونے والے امور

سابقہ گفتگو سے جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے کی مذمت کے حوالے سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ جھوٹ کامل ایمان کے منافی ہے۔
۲۔ جھوٹ ایک فحش اور سنگین ترین جرم ہے۔
۳۔ جھوٹے افتراء کی جرأت منکر آیاتِ الٰہی کرتا ہے۔
۴۔ جھوٹ اور شرک کا باہم تعلق ہے۔
۵۔ شرک جھوٹ کے باب سے ہی ہے۔
۶۔ بتوں کی پوجا کی بنیاد جھوٹ ہے۔
۷۔ جھوٹ بولنا بھی بت پرستی اور پلیدی کی طرح سخت بری چیز ہے۔
۸۔ جھوٹ راہِ ہدایت کے لئے رکاوٹ ہے۔
۹۔ جھوٹے شخص کو دین کی ہدایت نہیں ملتی۔
۱۰۔ جھوٹ بولنے والے کو حق کی طرف رہنمائی کی توفیق نہیں ملتی۔
۱۱۔ قیامت کے روز جھوٹے شخص کو جنت کی راہ نہیں ملے گی۔
۱۲۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا۔
۱۳۔ جھوٹے کو نیک لوگوں کا راستہ نہیں ملتا۔
۱۴۔ جھوٹا ہدایت سے محروم رہتا ہے۔
۱۵۔ جھوٹ لعنت کا سبب ہے۔
۱۶۔ جھوٹ ایک ظلم ہے۔
۱۷۔ اللہ تعالیٰ پہ جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالم ہے۔
۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے دوزخی ہیں۔
۲۰۔ ایسے لوگوں کا قیامت کو برا حال ہوگا۔
۲۱۔ ایسے لوگ فلاح نہیں پاسکیں گے۔
۲۲۔ ایسے لوگوں کو راہ حق میسر نہیں آتی۔
۲۳۔ ایسوں کے لئے بہت برا عذاب ہے۔
۲۴۔ ایسے لوگ وہ مجرم ہیں جنکا بھلا نہیں ہوگا۔
۲۵۔ جھوٹا مستحق لعنت ہوتا ہے۔
۲۶۔ جھوٹا اس لائق نہیں کہ اس کی ہم نشینی اختیار کی جائے۔
۲۷۔ جھوٹ زمانۂ جاہلیت میں بھی معیوب تھا۔
۲۸۔ جھوٹ بولنے سے کافر بھی حیا کرتا ہے۔
۲۹۔ جھوٹ کسی بھی قوم وملت میں بطور جواز کے منقول نہیں۔
۳۰۔ جھوٹ بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔
۳۱۔ مومن کی تخلیق جھوٹ پر نہیں ہوتی۔
۳۲۔ جھوٹ منافقت کی خصلت ہے۔
۳۳۔ جھوٹ منافق کی خصلت ہے۔
۳۳۔ جھوٹ منافق کی علامت ہے۔
۳۴۔ جھوٹ منافقت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔
۳۵۔ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے۔
۳۶۔ جھوٹ کی بدبو سے فرشتے دور ہوجاتے ہیں۔
۳۷۔ جھوٹ سے بدتر کوئی عادت نہیں۔
۳۸۔ جھوٹ کامل ایمان کے منافی ہے۔
۳۹۔ جھوٹ باعث پریشانی واضطراب ہے۔

۴۰۔ جھوٹ دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔

۴۱۔ جھوٹ دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔

۴۲۔ جھوٹ کسی حالت میں بھی اصلاح نہیں کرتا۔

۴۳۔ جھوٹ دوزخی عمل ہے۔

۴۴۔ جھوٹ پھیلانا شیطانی کام ہے۔

۴۵۔ مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

۴۶۔ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ۔

۴۷۔ جھوٹ برباد و ہلاک کر دیتا ہے۔

۴۸۔ جھوٹ بے برکتی ڈالتا ہے۔

۴۹۔ جھوٹ بولنا شیطانی وصف ہے۔

۵۰۔ جھوٹ قبولیت عبادت میں رکاوٹ ہے۔

۵۱۔ جھوٹے شخص کے لئے نہایت سخت اور طویل عذاب ہے۔

۵۲۔ جھوٹ سے اجتناب پرشانیوں کا حل ہے۔

۵۳۔ جھوٹ بولنے والا خیانت بھی کرتا ہے

۵۴۔ اللہ تعالیٰ پہ بے ایمان جھوٹ باندھتا ہے۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ پہ جھوٹ باندھنا سنگین ترین جھوٹ جرم ہے۔

۵۶۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے درسیاہی ہے۔

۵۷۔ قرآن مجید پہ جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا گمراہ اور ظالم ہے۔

۵۸۔ ایسے شخص پر خود قرآن لعنت کرتا ہے۔

۵۹۔ قرآن مجید پر جھوٹ باندھنا، اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے۔

۶۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۶۱۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا سنگین ترین جھوٹ ہے۔

۶۲۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھنے والا گمراہ کن ہوتا ہے۔

۶۳۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو تک سے محروم رہے گا۔

۶۴۔ ایسے کے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

۶۵۔ جھوٹا خواب بیان کرنا سنگین ترین جھوٹ ہے۔

۶۶۔ جھوٹے خواب بیان کرنے والا دائمی عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

۶۷۔ جھوٹی گواہی دینا گناہ کبیرہ ہے۔

۶۸۔ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنے والا بہت بڑا گنہگار ہوتا ہے۔

۶۹۔ ایسا شخص کفران نعمت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۷۰۔ ایسا لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔

۷۱۔ ایسے شخص پر جنت حرام ہوتی ہے۔

۷۲۔ نہ ملنے کے باوجود حاصل ہونے کا دعویدار یوں ہے جیسے اس نے جھوٹ کے دو لباس پہنے۔

۷۳۔ تمت لگانا سب سے جھوٹی بات ہے۔

۷۴ تہمت لگانا ایک مہلک گناہ ہے۔

۷۵۔ ایسے پر حد قذف لگائی جائے گی۔

۷۶۔ تہمت لگانا مسلسل لعنت کا موجب ہے۔

۷۷۔ مال کی خاطر جھوٹی قسم کھانے والے کے لئے پانچ سزائیں ہیں۔

۷۸۔ آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

۷۸۔ اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا۔

۷۹۔ اللہ قیامت کو ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۸۰۔ اللہ انہیں پاک نہیں کرے گا۔

۸۱۔ ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۸۲۔ ایسے شخص کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔

۸۳۔ جھوٹی قسم مال کو ختم کر دیتی ہے۔

۹۴۔ جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔

۹۵۔ جھوٹی قسم جنت سے محرومی کا سبب ہے۔

۸۶۔ جھوٹ برکت کو ختم کر دیتا ہے۔

۸۷۔ جھوٹی قسم دخول دوزخ کا سبب ہے۔

۸۸۔ جھوٹ تاجروں کو فاجر بنا دیتا ہے۔

۸۹۔ جھوٹا تاجر بروز قیامت بطور فاجر اٹھایا جائے گا۔

۹۰۔ جھوٹ سنجیدگی اور مزاح دونوں میں درست نہیں۔

۹۱۔ بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک کہ مزاحاً بھی جھوٹ نہ چھوڑ دے۔

۹۲۔ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنے والے کے لئے برا انجام اور ہلاکت ہے۔

۹۳۔ جھوٹ ازراہ تکلف بھی ٹھیک نہیں۔

۹۴۔ مخاطب کو حقیر جان کر بھی جھوٹ بولنا درست نہیں۔

۹۵۔ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق) بیان کرنا بھی غلطہے۔

۹۶۔ جھوٹ سب سے بڑی خطا ہے۔

۹۷۔ ایک جھوٹی بات بیان کرنے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے۔

۹۸۔ جھوٹا شخص دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا۔

۹۹۔ جھوٹ انسان کو معیوب کر دیتا ہے۔

۱۰۰۔ جھوٹے خطیب کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

۱۰۱۔ جھوٹ میں کچھ خیر نہیں۔

۱۰۲۔ جھوٹا قیامت کو رہائی نہیں پا سکتا۔

۱۰۳۔ جھوٹے کے دل کا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔

۱۰۴۔ جھوٹ انسان کو شرمندہ کر دیتا ہے۔

۱۰۵۔ جھوٹ انسان کو بےعزت کر دیتا ہے۔

۱۰۶۔ جھوٹ سے ہر کوئی کنارہ کش ہوتا ہے۔

۱۰۷۔ جھوٹے کو کوئی بھی شمار میں نہیں لاتا۔

۱۰۸۔ جھوٹا شخص ذلیل ہوتا ہے۔

۱۰۹۔ جھوٹا شخص بے اعتبار ہوتا ہے۔

۱۱۰۔ جھوٹ بولنے سے بدتر کوئی کام نہیں۔

۱۱۱۔ جھوٹ کی وجہ سے نیک نامی گم ہو جاتی ہے۔

❁❁❁

باب نمبر ۵:

جھوٹ کی قباحت و مذمت
مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال سے

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتا ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹ بولنے والوں کے بارے فتویٰ صادر کرتا ہے کہ:

''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔'' (روحانی خزائن، ج ۲،ص ۳۸۶،شحنۂ حق ص ۴۶)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے:

مرزا لکھتا ہے:

''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲،ص ۲۱۵، حقیقۃ الوحی ص ۲۰۷)

جھوٹ سے بدتر کوئی کام نہیں:

مرزا پھر کہتا ہے:

''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲،ص ۴۵۹، تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۷)

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں:

پھر کہا:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۱۷،ص ۴۰۷، اربعین نمبر ۳،ص ۲۱، حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، حاشیہ)

جس کی ایک بات جھوٹی ثابت ہو جائے اس کی دوسری باتوں پر بھی اعتبار نہیں رہتا:

مرزا ایک اصول بیان کرتا ہے کہ:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(روحانی خزائن ج ۲۳،ص ۲۳۱، چشمۂ معرفت، ص ۲۲۳)

جھوٹ ام الخبائث ہے:

مرزا لکھتا ہے کہ:

''جھوٹ ام الخبائث ہے۔'' (اشتہار مرزا اور تبلیغ رسالت ج ۷، ص ۲۸)

جھوٹ ایک مردار اور (بولنا) کتوں کا طریقہ ہے:

مرزا غلام قادیانی پھر جھوٹ کے بارے کہتا ہے:

''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۱، ص ۴۳، خدا کا فیصلہ ص ۴۳)

خدا پر جھوٹ باندھ کر یہ کہنے والا کہ یہ وحی ہے، ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہے:

مرزا لکھتا ہے:

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ایسا بدذات تو کتوں اور سوروں اور بندوں سے بدتر ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۹۲، ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۶)

جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے:

پھر ایک قانون پیش کرتا ہے کہ:

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۷۴، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص: ۱۱۷)

دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں:

پھر فتویٰ صادر کرتا ہے کہ:

''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۳۸۰، نزول المسیح ص ۲)

جھوٹوں پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے:

مرزا پھر کہتا ہے:

''خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۳۹۸، اربعین نمبر ۳، ص ۱۳)

جھوٹ بولنے والا نجاست کا کیڑا ہے:

پھر کہا:

''ایسا شخص............ (جو) محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔'' (روحانی خزائن ۱۷، ص ۵۶، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳)

مفتری پر خدا کی لعنت اور اسکی ذرا بھر عزت نہیں ہوتی:

مرزا اپنے کلام منظوم میں کہتا ہے:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۱، صرۃ الحق ص ۱۲)

خدا پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے:

ایک مقام پر لکھا:

''اور جس (یعنی خدا) پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۰، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)

جھوٹ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے:

اور مقام پر کہا:

''جھوٹ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۰۸)

جھوٹ بولنا مردار کھانے والوں کا کام ہے:

مزید کہا:

''فضولیاں اور جھوٹ بولنا مرداروں کا کام ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج۲، ص۸۸)

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے:

ایک مقام پر لکھتا ہے:

''اگر اب بھی کوئی اپنے تعصب اور بخل کو نہ چھوڑے تو بجز اس کے کیا علاج کہ ہم اس کو یہ بات کہہ کر چھوڑ دیں کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (روحانی خزائن ج۱۵، ص۱۵۴، تریاق القلوب ص۱۴)

دجال کا مطلب ہے جھوٹ کا حامی ہونا:

''دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔'' (روحانی خزائن ج۲۲، ص۳۲۶، حقیقۃ الوحی ص۳۱۳)

دجال شیطان کا نام ہے جو ہر جھوٹ کا باپ ہے:

''دوسری یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔'' (بمرجع سابق)

مرزا غلام قادیانی کے اقوال سے حاصل ہونے والے امور:

(۱) جھوٹ بولنا گویا کنجر بننے اور حرام زدگی سے بھی برا ہے۔

(۲) جھوٹ بولنا گوہ کھانے کی طرح ہے۔

(۳) جھوٹ سے بدتر کوئی کام نہیں۔

(۴) جھوٹ بولنا ارتداد سے کم برا نہیں۔

(۵) جس کی ایک بات جھوٹی ثابت ہوجائے وہ باقیوں میں بھی بے اعتبار شمار ہوگا۔

(۶) جھوٹ سب برائیوں کی ماں ہے۔

(۷) جھوٹ ایک مردار ہے۔

(۸) جھوٹ بولنا نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریقہ ہے۔

(۹) خدا پہ جھوٹ باندھنے والا بدذات ہے۔

(۱۰) وہ کتوں سے بدتر ہے۔

(۱۱) وہ سوروں سے بدتر ہے۔

(۱۲) وہ بندروں سے بدتر ہے۔

(۱۳) جھوٹے کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔

(۱۴) جھوٹے کی زندگی سب سے زیادہ لعنتی ہے۔

(۱۵) جھوٹوں پر قیامت تک لعنت ہے۔

(۱۶) جھوٹ بکنے والا نجاست کا کیڑا ہے۔

(۱۷) افتراء باندھنے والے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

(۱۸) اس کی ذرا بھر عزت نہیں۔

(۱۹) خدا پر افتراء باندھنا لعنتیوں کا کام ہے۔

(۲۰) جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

(۲۱) جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے

(۲۲) جھوٹ بولنا مردار کھانے والوں کا کام ہے۔

(۲۳) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۲۴) جھوٹ کے حامی اور مکر و فریب سے کام چلانے والے کو دجال کہتے ہیں۔

(۲۵) جھوٹ کے باپ کا نام ہے شیطان دجال۔

باب نمبر ٦:

انتہائے کذب بیانی از مرزائے قادیانی

مرزا قادیانی کے صریح جھوٹ

جھوٹ نمبر ا:

مرزا لکھتا ہے:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعضوں خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی...... هذا خليفه الله المهدى...... اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۶ ص ۳۳۷، شہادۃ القرآن ص ۴۲)

مرزے کذاب کا یہ بیان کلی طور پر جھوٹ ہے۔ کیونکہ پوری بخاری شریف کے اندر اس حدیث پاک کا کہیں پر اتہ پتہ نہیں نہ ہی موجود ہے۔

جھوٹ نمبر ۲:

مرزا قادیانی اپنی بابت کہتا ہے کہ:

''ایک شخص (یعنی میں) تمام عملی باتوں میں ایک ذرہ بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا مخالف نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۶ ص ۵۸، حجۃ الاسلام ص ۲۱)

یہ بھی مرزے کا سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ وہ فقط کسی ایک عملی یا

اعتقادی بات کا منکر نہیں بلکہ سارے دین کا منکر ہے۔ جیسا کہ آنے والے ابحاث سے یہ بات بخوبی عیاں ہو گی۔ سردست ہم اس کی جانب سے کتاب وسنت کی ایک عملی بات یعنی جہاد کی مخالفت کے بارے اس کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا اس بات میں بھی جھوٹا ہے۔

مرزا کہتا ہے:

''میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں اِن سے بھر سکتی ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۱۵، ص ۱۵۵۔۱۵۶ تریاق القلوب ص ۲۷۔۲۸)

آپ نے غور کیا مرزا نہ صرف جہاد کا مخالف تھا بلکہ اپنے تائیں اس کی ممانعت میں پچاس الماریوں کو بھر دینے والی کتابوں کے مصنف ہونے کا دعویٰ بھی کر ڈالا۔

نوٹ:

یاد رہے جہاد دین اسلام کا وہ عظیم فریضہ ہے جو قیامت تک اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جاری رہے گا۔

جھوٹ نمبر ۳:

مرزا کہتا ہے:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور

انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(روحانی خزائن ج۱۵،ص۱۵۶۔۱۵۵، تریاق القلوب ۱۵)

قارئین کرام! آپ کو یہ بات پڑھ کر بہت حیرت ہو گی کہ مرزے نے جو کل کتابیں لکھیں وہ تقریباً ۸۴ کے قریب ہیں جو شائد لائبریری کے ایک پانچ فٹ کے خانہ (وہ بھی ۵ فٹ چوڑائی اور سوا فٹ لمبائی میں ہو) میں سب پوری آجائیں اور دعویٰ ہے پچاس الماریوں کے بھر جانے کا۔

مرزا قادیانی کے ماننے والے صبح قیامت تک اپنے کذاب نبی کا یہ دعویٰ سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

فائدہ:

مرزا کی اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ اسلام اور بانی اسلام ﷺ کا وفادار نہیں بلکہ انگریز سلطنت کا پھٹو، کاسہ لیس اور غلام تھا۔

جھوٹ نمبر ۴:

مرزا لکھتا ہے:

''دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادے سے پیدا ہوتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج۱۹،ص ۱۴۱، کشتی نوح ص۳۸)

پھر لکھا:

''ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گزرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج۱۹،ص۳۷، کشتی نوح ص۳۵)

یہ بھی مرزا کا دوپہر کے چمکتے سورج سے زیادہ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ بالفرض اگر ایسا ہی ہو تو پھر تو دو تین دِن میں کل انسانیت ختم ہو جائے۔ کیونکہ مرزے نے ''کروڑہا'' کہا اور کروڑ کے آخر میں ''ہا'' جمع کی ہے یعنی کئی کروڑ اور یہ احتمال تو اربوں کو بھی شامل ہے۔

ایک سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت پاکستان کی کل آبادی ہے بیس (۲۰) کروڑ تو اگر علی سبیل الفرض یہ ایک ہی دِن میں ختم ہو جائیں تو؟؟؟؟ پھر پیدا ہونے والے کروڑہا بچے بھی لامحالہ مرتے نظر آئیں گے کیونکہ وہ بھی اپنی بقا و حیات میں اسباب ظاہری یعنی غذا وغیرہ جیسے ماں کا دودھ اور کسی انسانی سہارے کے محتاج ہوتے ہیں جیسا کہ والدین۔''

ثابت ہوا کہ یہ بھی مرزے کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۵:

مرزا کہتا ہے:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا

اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔"

(روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۴۶۵، پیغام صلح ص ۳۹)

مرزے کا یہ بھی ایک کھلم کھلا جھوٹ ہے کیونکہ تاریخ کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک آنجناب ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی ہوگیا تھا۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر رقم طراز ہیں:

"اس وقت (یعنی جب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی ہے) رسول اللہ ﷺ شکم مادر ہی میں تھے۔" (البدایہ والنہایہ مترجم ج ۲، ص ۴۴۳ نفیس اکیڈمی)

ابن کثیر مزید کہتے ہیں کہ:

"محمد بن سعد کہتے ہیں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے جب عبداللہ بن عبدالمطلب فوت ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ شکم مادر میں تھے۔" (ایضاً ص ۱۶۲، ۱۶۳)

یونہی رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون لکھتے ہیں کہ:

"اس کے بعد عبدالمطلب نے اپنے لڑکے عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتھ کر دیا۔ آپ سے حاملہ ہوئیں۔ اس اثناء میں عبدالمطلب نے عبداللہ کو کسی طرف کھجور کے خریدنے کے لئے بھیجدیا اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔"

(تاریخ ابن خلدون ج ۲، ص ۴۱۳، نفیس اکیڈمی)

یونہی "سیرت مصطفیٰ جان رحمت" میں ہے:

اور جب حمل شریف کو دو مہینے پورے ہو گئے.................. پچیس برس کی عمر میں وفات پا گئے اور وہیں "دارنابغہ" میں مدفون ہوئے۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت ماخوذ از کتب اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۳۸۸)

یونہی سیرت رسول عربی میں ہے:

"جب قول مشہور کے موافق حمل شریف کو دو مہینے پورے ہو گئے تو............(آپ کے والد محترم) انتقال فرما گئے۔"

(ص ۲۸، مطبوعہ شبیر برادرز وکتب عامہ سیرت و تاریخ)

جھوٹ نمبر ۶:

مرزا اپنی اس تحریر میں مزید جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے:

"اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی۔"

(روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۴۶۵، پیغام صلح ص ۳۹)

اس عبارت میں جہاں پر مرزے کے قلم کی خشکی اور بے ادبی ظاہر ہو رہی ہے۔ وہاں مرزے کا امیر کا ذباں ہونا بھی عیاں ہے۔ کیونکہ یہ بات تو تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے کہ جس وقت سرکار اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا آنجناب ﷺ کی عمر پاک اس وقت "چند ماہ" نہیں بلکہ چھ (۶) برس تھی۔

ملاحظہ ہوں دلائل:

امام ابن کثیر رقمطراز ہیں:

"جب آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ وفات پا گئیں۔" (تاریخ ابن کثیر مترجم ج ۲، ص ۱۷۶)

یونہی دیکھئے "سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ اول ص ۳۳۸ سیرت رسول عربی ص ۳۳، وکتب عامہ سیرت و تاریخ۔

جھوٹ نمبر ۷:

مرزے کا اگلا جھوٹ ملاحظہ ہو:

''تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہو گئے۔'' (روحانی خزائن ج ۲۳،ص ۲۹۹، چشمہ معرفت ص ۲۸۶)

یہ بات تاریخ اسلام میں تو نہیں خدا جانے مرزا کذاب کس تاریخ اور کن تاریخ دانوں کی دانست کی بات کر رہا ہے۔ کیونکہ کسی بھی محقق، مؤرخ اسلام نے آنجناب ﷺ کے گیارے بیٹے نہیں لکھے۔ تقریباً سب نے تین کا ہی قول کیا ہے۔ حضرت علامہ پروفیسر نور بخش توکلی فرماتے ہیں:

''(آنجناب علیہ السلام کے) صاحبزادے تین تھے۔ قاسم، عبدالرحمٰن، (جن کو طیب و طاہر بھی کہتے تھے) ابراہیم رضی اللہ عنہم اکثر اہل نسب کی یہی رائے ہے۔'' (سیرت رسول عربی ص ۴۲۱)

مزید دیکھیئے اسد الغابہ ج ۱،ص ۱۲۴، مدارج النبوۃ، کتب سیرت و تاریخ

جھوٹ نمبر ۸:

مزید کذب بیانی ملاحظہ ہو:

''اور پھر ہمارے امام المحدثین حضرت اسمٰعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۳،ص ۲۳۹، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۷۵)

یہ بھی کھلم کھلا جھوٹ ہے کیونکہ پوری بخاری میں کہیں پر بھی یہ موجود نہیں۔

جھوٹ نمبر ۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳:

مرزا اربعین نمبر ۳ میں لکھتا ہے کہ:

''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو......!

اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔

وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔

اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

اور اس کو دائرہ سلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۷،ص ۴۰۴، اربعین نمبر ۳،ص ۱۸)

مسیح موعود کے بارے اس طرح کی پیشگوئیاں نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی ذخیرۂ احادیث میں ہیں۔ یہ بھی مرزے کی کذب بیانی کی انتہاء ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۴:

مرزا اپنی مہدویت کے حوالے سے کہتا ہے:

''سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہو گا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان

سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے۔''

(روحانی خزائن ج ۱۴، ص ۳۹۴، ایام الصلح ص ۱۴۸)

قارئین محترم!

یہ بھی حسب عادت مرزے کا جھوٹ ہے ورنہ اساتذہ سے حصول علم کا اس کا اپنا اعتراف موجود ہے ملاحظہ ہو مرزا خود لکھتا ہے:

''جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیاں میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب

سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا۔''

(روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۱۸۱، ۱۸۰، کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۹۔۱۵۰)

قارئین کرام!

آپ نے غور کیا مرزے نے اپنی پہلی عبارت میں ایک دم کسی بھی استاد سے حصول علم کی نفی کر دی اور اس عبارت میں خود اس بات کا اعتراف بھی کر لیا، کسی نے خوب کہا تھا۔

دروغ گو را حافظہ نباشد

جھوٹ نمبر ۱۵:

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ:

كَانَ فِي الهند نَبِيًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا

''یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۳۸۲، چشمہ معرفت ص ۱۱)

یہ بھی مرزا کا فطرت کے مطابق جھوٹ ہے کیونکہ پورے ذخیرہ احادیث میں کہیں بھی یہ لفظ موجود نہیں ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۶:

پھر متصلاً لکھتا ہے:

''اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی

کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے۔'' جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے:

ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم (بحوالہ مذکور)

یہ بھی صاف جھوٹ ہے کیونکہ پوری کتب حدیث میں کہیں بھی یہ الفاظ موجود نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۷:

ایک جگہ کہا:

''آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔''

مرزے کی جانب سے یہ بھی کذب اور نبی اکرم ﷺ پر جھوٹا افتراء ہے کیونکہ کسی حدیث میں بھی یہ مضمون نہیں ملتا۔

جھوٹ نمبر ۱۸:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص شان کرتے ہوئے مرزا کہتا ہے:

''تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔''

اس بات کا بھی تفسیر ثنائی میں کہیں اتہ پتہ نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۹:

پھر کذب بیانی کی کہ:

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔''

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۴۰ حاشیہ، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۷۸)

یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی ''قادیان'' کا نام نہیں آیا۔

جھوٹ نمبر ۲۰:

مرزا کذاب پھر یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے کہ:

''ایسا ہی قران شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۲۰، ص ۲۰۷، لیکچر سیالکوٹ ص ۴)

قرآن مجید کی کسی آیت میں یہ نہیں لکھا۔

جھوٹ نمبر ۲۱:

پھر کہا:

'یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۵، کشتی نوح ص ۵)

یہ بھی صریح جھوٹ ہے کیونکہ قرآن مجید کی کسی آیت میں یہ مضمون نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۲۲:

مرزا کذاب مزید جھوٹا دعویٰ کرتا ہے کہ:

''قرآن کریم اور احادیث صحیحہ بہ امید و بشارت متواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔'' (روحانی خزائن ج ۳،ص ۳۱۴، ازالہ اوھام حصہ اول ص ۴۱۳)

یہ بھی قرآن اور صاحب قرآن پر جھوٹا افتراء ہے کہیں پر یہ نہیں لکھا۔

جھوٹ نمبر ۲۳:

کچھ اور بڑھ کر جھوٹ بولا کہ:

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔''

(روحانی خزائن ج ۱۷،ص ۴۴۲، اربعین نمبر ۴،ص ۱۳)

بالکل جھوٹ کا پلندہ ہے ورنہ کسی مرزائی میں ہمت ہے تو اس کا ثبوت پیش کرے۔

جھوٹ نمبر ۲۴، ۲۵:

مزید ہفوات بکتا ہے کہ:

''کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثیل ابن مریم وغیرہ اس امت میں پیدا ہوں گے تو پھر جب قرآن مسیح ابن

مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثیل ابن مریم کے آنے کا دعویٰ کرتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا۔'

(روحانی خزائن ج ۳،ص ۳۸۸، ازالہ ادھام حصہ دوم ص ۵۳۶)

جھوٹ سفید جھوٹ، کسی حدیث میں بھی صراحتاً مثیل ابن مریم کے آنے کا وعدہ موجود نہیں اور نہ ہی قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فوتگی بیان کرتا ہے کہ ان کا وصال ہو چکا ہاں یہ ضرور بتاتا ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام جسد مع الروح زندہ اٹھالئے گئے۔

جھوٹ نمبر ۲۶:

مزید اس کی ہرزا سرائی ملاحظہ ہو کہتا ہے کہ:

احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(روحانی خزائن ج ۲۱،ص ۳۵۹،ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۸)

یہ بھی مرزے کا عادی عمل یعنی جھوٹ ہے کسی حدیث میں یہ نہیں آیا۔

جھوٹ نمبر ۲۷:

پھر بکواس کی کہ:

''اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خبریں بھی دی تھیں کہ کتابیں اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے۔'' (بمرجع سابق)

نرا جھوٹ اور قرآن مجید اور خدا تعالیٰ کی ذات پر افتراء ہے کسی مرزائی میں ہمت ہے تو آیت پیش کرے قرآن کی۔"

جھوٹ نمبر ۲۸:

مزید چرب زبانی ملاحظہ ہو لکھتا ہے:

"پھر اسی بخاری کے صفحہ ۱۰۸۰ میں یہ حدیث ہے:

وهذا الكتب الذى هدى الله و رسولكم فتتخذوا به تهتدوا

"یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدائیت پائی ہے سوتم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو تا تم ہدائیت پاؤ۔"

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۱۰، ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۹۲۸)

جھوٹ نمبر ۲۹:

پھر اسی کے متصل لکھا:

"پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے:

حسبنا كتاب الله ما كان من شرط ليس فى كتاب الله فهو باطل قضاء الله احق (ایضاً)

یہ بھی بخاری کے نام پر کذب ہے۔

جھوٹ نمبر ۳۰:

مزید جھوٹ سنئے کہتا ہے:

"مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری

جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔"

(روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۲۰، حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)

یہ بھی انبیاء کرام علیہم السلام پر جھوٹ ہے۔ ورنہ مرزائی اس کا کوئی حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۳۱:

نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص کرتے ہوئے مرزا بکواس کرتا ہے کہ:

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (روحانی خزائن ج ۱۱، ص ۲۸۹، ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

جھوٹ نمبر ۳۲:

تھوڑا آگے جا کے مزید بکا کہ:

"حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ایضاً ص ۲۹۰، ایضاً ص ۶)

جھوٹ نمبر ۳۳:

پھر بکواس کی کہ:

"تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔" (ایضاً ص ۲۹۱، ایضاً ص ۷)

جھوٹ نمبر ۳۴:

پھر بھونکتا ہے کہ:

''اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا۔'' (ایضاً ص۲۹۱، ایضاً ص۷)

جھوٹ نمبر ۳۵:

نمبر ۳۳ میں گزرا کہ مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تین دادیوں کا قول کیا، دادی کہتے ہیں باپ کی ماں کو، حالانکہ یہ بات دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ روشن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بن باپ کے پیدا فرمایا۔ جس پر کثیر دلائل شرع ناطق ہیں۔ مگر ایک یہ مرزا العین ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنے کی کاذبانہ حرکت کر رہا ہے۔

جھوٹ نمبر ۳۶:

پھر بکواس کی:

''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔'' (بمرجع سابق ص۲۸۹، ایضاً ص۵)

جھوٹ نمبر ۳۷:

پھر بھونکا:

''ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔'' (ایضاً)

جھوٹ نمبر ۳۸:

پھر بکا:

''اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔'' (ایضاً)

جھوٹ نمبر ۳۹:

پھر بھونکا:

''نہائیت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔'' (بمرجع سابق ص۲۹۰،ص۶)

جھوٹ نمبر ۴۰:

پھر بھونکا:

''بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔'' (ایضاً)

جھوٹ نمبر ۴۱:

پھر بکتا ہے:

''آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے۔'' (ایضاً)

کذب بیانی کی حد ہے کیونکہ آپ کا کوئی اور بھائی بہن تھی ہی نہیں۔

جھوٹ نمبر ۴۲:

پھر بکتا ہے کہ:

''کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔''

(روحانی خزائن ص: ۱۳۳، اعجاز احمدی ص ۲۴)

جھوٹ نمبر ۴۳:

پھر بکتا ہے:

''ان کی اکثر پیشگوائیاں غلطی سے پُر ہیں۔'' (ایضاً)

جھوٹ نمبر ۴۴:

پھر بکواس کرتا ہے کہ:

''ہم مسیح ابن مریم کو بے شک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔''

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۹، دافع البلاء ٹائٹل پیج)

پھر اس پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے کہتا ہے:

''یاد رہے کہ یہ جو ہم نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے۔ یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راست باز اپنی راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں۔'' (ایضاً)

یہ بھی سو فیصد جھوٹ ہے اور جھوٹ بھی کفر پر مشتمل کیونکہ کوئی بھی نبی جب کسی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے تو وہ اپنی قوم میں موجود ہر قسم کی خوبی میں برتر اور فوقیت رکھنے والا ہوتا ہے اور یاد رہے کہ غیر نبی کو نبی کے برابر یا اس سے افضل کہنا بذات خود ایک کفر ہے۔

جھوٹ نمبر ۴۵:

مرزا کا یہ کہنا کہ:

''ہم مسیح ابن مریم کو بے شک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں

یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ ''جھوٹ نمبر ۳۱'' کے تحت ہم اس کی اپنی تحریر نقل کر آئے ہیں جس میں وہ بکواس کرتا ہے کہ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

جھوٹ نمبر ۴۶:

مزید بکواس کرتا ہے کہ:

''بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۸، کشتی نوح ص ۱۷)

جھوٹ نمبر ۴۷:

پھر بکواس کی:

''باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔'' (ایضاً)

استغفر اللہ! کس قدر جھوٹ کی انتہاء ہے کہ پیچھے تو خالی تین دادیاں ثابت کیں اب مستقل طور پر پورا کنبہ ہی گنوا دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں بے حیائی کی حد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کے بارے قرآن کہتا ہے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے کے باپ تک کے نام گنوا دیا۔ زمانے بھر کی لعنت ہو اس کذاب مرزا پر۔

❀❀❀

کون سمجھائے کتے کو کسے بھونکے؟

ع

کون سمجھائے کتے کو کسے بھونکے کہاں بھونکے
اس کی اپنی مرضی ہے جسے بھونکے جہاں بھونکے

اس شعر کے مصداق مرزائے قادیان لعین نے نہ مقام الوہیت کو چھوڑا نہ ہی منصب نبوۃ و رسالت کو اور نہ دیگر مقربین کو، سب پہ بھونکا اور جی بھر کے بھونکا۔ مگر اس نے جو گندی زباں اللہ کے سچے نبی مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر استعمال کی خدا کی پناہ۔ آپ کو نادان اسرائیلی، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گوہ بدزباں، کٹیل، جھوٹا، چور علمی وعملی قوت میں، بہت کچا، خلل دماغ والا گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ کلمات خبیثہ ورکیکہ سے یاد کیا۔

(تفصیل کیلئے کتب مرزا خصوصاً ضمیمہ انجام آتھم ملاحظہ ہو)

نوٹ:

یاد رہے مرزے کی مذکورہ عبارات غلیظہ جیسے جھوٹ کا ذخیرہ ہے مع ہذا مقام نبوت کی توہین اور کفر کا پلندہ بھی ہے۔

مرزا اپنے قول کے مطابق خبیث اور کتوں سے بدتر ہے:

مرزا قادیانی اس شخص کے بارے کہ جو کاملین، صالحین اور راستبازوں پر زباں درازی کرتا ہو کے بارے میں فتویٰ دیتے ہوئے کہتا ہے:

”خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زباں دراز کرتا ہے۔“

(روحانی خزائن ج۱۹،ص۱۴۹، اعجاز المسیح ضمیمہ نزول المسیح ص۳۸)

دوسری جگہ کہا:

”وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے۔“

(ایضاً ص ۱۳۲، ایضاً ص ۲۴)

یہ تھا مرزا کا اپنا فتویٰ اور رہی مرزے کی اپنی زبان درازی تو اس کی کثیر مثالیں ہم نقل کر چکے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے قول کی روشنی میں ہی خبیث اور کتوں سے بدتر ٹھہرا۔ ؎

الجھا ہے پاؤں شیطان کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے جال میں صیاد آ گیا

جھوٹ نمبر ۴۸:

مرزا مواہب الرحمٰن میں کہتا ہے کہ:

اطلعنا علی قبرہ الذی قد وقع قریبا من هذه الخطة وثبت أن ذالك القبر هو قبر عيسىٰ من غير الشك والشبهة

ما اطلاع یافتہ ایم بر قبر عیسیٰ کہ قریب ایں خطہ پنجاب در سرینگر کشمیر واقع است واز دلائل قاطعہ مارا ثابت شد است کہ ایں قبر قبر عیسیٰ است۔

(روحانی خزائن ج۱۹،ص۲۹۹، مواہب الرحمٰن ص۸۰)

ترجمہ: ”ہم عیسیٰ کی قبر پر مطلع ہیں جو کہ اس خطہ پنجاب کے قریب سرینگر کشمیر میں واقع ہے اور یہ بات ہمارے لئے دلائل سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ قبر عیسیٰ ہی کی قبر ہے۔“

قارئین!

آپ نے دیکھا یہ ہے مرزا کی کذب بیانی کی حد کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ جن کے بارے قرآن وحدیث نے بالوضاحت بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمانوں پہ اٹھا لیا پھر قرب قیامت وہ دوبارہ تشریف لائیں گے۔

مگر ایک یہ کذاب مرزا ہے جو نہ صرف ان کی موت کا قائل ہے بلکہ قبر کی بھی اپنے تائیں نشاندہی کر ڈالی۔

جھوٹ نمبر ۴۹:

مرزا نے اپنے مریدوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے بھی کذب بیانی سے کام لیا۔

شیر اسلام علامہ ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر صاحب مرزے کی اس قلعی کو کھولتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

"۱۔......تعداد مریداں کی نسبت غلط بیانی ۱۹۰۰ء میں منشی تاج الدین تحصیلدار کے سامنے بمقدمہ انکم ٹیکس آپ نے تعداد مریدان کل تین سو اٹھارہ (۳۱۸) لکھائی۔ تحصیلدار نے اپنی رپورٹ میں یہ تعداد لکھی جس کی نقل "ضرورۃ الامام" میں درج ہے۔"

"۲۔......تحفۂ غزنویہ مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب نے تعداد مریداں تیس ہزار (۳۰۰۰۰۔) لکھی۔ گویا صرف دو سال میں تین سو اٹھارہ (۳۱۸) سے تیس ہزار (۳۰۰۰۰) تک اضافہ ہو گیا۔"

"۳۔......اور سنیئے تحفۃ الندوہ مطبوعہ ۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں تعداد مریداں ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) سے زیادہ درج فرمائی۔

(دونوں کتابیں ایک ہی سن ایک ہی ماہ میں طبع ہوئیں کہاں تیس ہزار (۳۰۰۰۰) اور کہاں ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) سے بھی زیادہ۔"

"۴۔......مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ میں بھی تعداد مریداں ایک لاکھ سے زیادہ بتائی گئی، گویا اکتوبر ۱۹۰۲ء سے جنوری ۱۹۰۳ء تک اضافہ صفر۔

"۵۔...... پھر الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء میں تعداد دو لاکھ (۲۰۰۰۰۰) بتائی گئی۔ صرف تین ماہ میں ایک لاکھ کا اضافہ۔" (تازیانہ عبرت ص ۳۰۔۳۱)

جھوٹ نمبر ۵۰:

مرزا لکھتا ہے کہ:

"یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔" (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۵، کشتی نوح ص ۵)

یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے، ورنہ کسی مرزائی چیلے میں ہمت ہے تو بتائے یہ مضمون کس آیت میں آیا ہے۔

قارئین کرام!

ہم نے بطور نمونہ کے مرزے کذاب کے پچاس (۵۰) جھوٹ

نقل کئے ہیں، اگر مزید تتبع کر کے مرزے کے جھوٹوں کی نشاندہی کی جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوسکتی ہے۔

مرزے کی جھوٹی خودستائی:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام قادیانی دنیائے کائنات کا سب سے بڑا جھوٹا اور دجال ہے، مگر حیرت یہ ہے کہ وہ خود کو سب سے بڑا سچا سمجھتا ہے اور پارسا جانتا ہے۔

آئینہ کمالات اسلام میں لکھتا ہے:

''اگر آپ طالب حق بن کر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔''

(روحانی خزائن ج۵،ص۲۸۹، ۲۹۰، آئینہ کمالات اسلام ص۲۹۰)

تھوڑا آگے جا کر لکھا:

''اس گاؤں میں اور نیز بٹالہ میں بھی میری ایک عمر گزر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہے۔'' (ایضاً)

اس کے جواب میں اتنا ضرور کہیں گے:

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکائیت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندقبا دیکھ

❁❁❁

باب نمبر ۷:

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

مرزے کا خودساختہ قانون کہ ''جھوٹا متناقض الکلام ہوتا ہے'':

قارئین کرام!

ہم چاہتے ہیں کہ اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے مرزے کا ''تضاد بیانی'' کے حوالے خودساختہ ایک قانون بیان کردیں تاکہ ہمارا ہر قاری بآسانی مقصود تک پہنچ سکے کہ مرزا کائنات کے سب جھوٹوں سے بڑا جھوٹا ہے۔

مرزا لکھتا ہے:

''جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔''

(روحانی خزائن ج۲۱،ص ۲۷۴،ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱)

مرزا اپنے اس قانون میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ کسی بھی آدمی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا معیار اس کا کلام ہے۔یعنی اگر تو اس کے کلام میں تناقض یعنی تضاد ہو، مطلب اس کی ایک بات اس کی دوسری بات کے مخالف ہو تو وہ جھوٹا ہوگا۔ اگر سارا کلام مطابقت وموافقت والا ہو تو وہ سچا ہے۔

یہ مرزے کا قانون ہے ورنہ عندالشرع سچ اور جھوٹ کسے کہتے ہیں؟ اولاً ہم ان کی تعریفات نقل کرآئے ہیں۔ ہاں کلام صادق کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تناقض و تضاد سے پاک ہوتا ہے۔ اب ملاحظہ ہوں مرزے کی تضاد بیانیاں۔

تضاد بیانی نمبر۱:

پچھلی بحث میں ''جھوٹ نمبر۴۹'' کے تحت ہم مرزے کی تضاد بیانی نقل کرچکے کہ مرزا ۱۹۰۰ء میں اپنے مریدوں کی تعداد ۳۱۸ بتاتا ہے پھر فقط دوسال کے بعد تیس ہزار (۳۰۰۰۰) بیان کردی، پھر اسی سن (یعنی

۱۹۰۲ء) میں ہی ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) بتادی۔ پھر جنوری ۱۹۰۳ء میں بھی ایک لاکھ سے زیادہ بتائی گویا اس برس کوئی بھی مرید نہ ہوسکا۔ پھر مئی میں ۱۹۰۳ء میں تعداد تین لاکھ بیان کی گویا صرف تین ماہ میں ایک لاکھ کا اضافہ ہوا۔ یقیناً یہ مرزا کی سفید تضاد بیانی ہے، لازم ٹھہرا کہ اگر اس کا ایک قول سچا ہو جائے تو دوسرے جھوٹے ہوں گے، نتیجہ مرزے کا جھوٹا ہونا آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ عیاں ہے۔

تضاد بیانی نمبر۲:

پھر ہم نے ''جھوٹ نمبر ۴۴'' کے تحت نقل کیا کہ مرزا خود اعتراف کرتا ہے کہ:

''ہم مسیح ابن مریم کو بے شک ایک راست باز (سچا) آدمی جانتے ہیں۔''

پھر دوسری جگہ بکواس کرتا ہے کہ:

''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (حوالہ جھوٹ نمبر ۳۱ میں ملاحظہ ہو)

تضاد بیانی نمبر۳:

''جھوٹ نمبر ۱۴'' کے تحت ہم نے نقل کیا کہ مرزا قسم کھا کر کہتا ہے کہ علوم قرآن و حدیث میں میرا کوئی استاد نہیں یعنی میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا پھر خود ہی اپنے استادوں کے یہ نام گنوائے فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شاہ، کہ ان سے میں نے علم حاصل کیا ہے۔

تضاد بیانی نمبر ۴:

''جھوٹ نمبر ۴۸'' کے تحت گزرا کہ مرزا کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے۔ پھر ازالہ اوہام ص ۴۷۲ روحانی خزائن ج ۳، ص ۳۵۳ میں لکھا کہ:

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''

پھر ایک تیسرے مقام پہ لکھا:

''اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۸، ص ۲۸۶، اتمام الحجۃ ص ۱۸)

قارئین نے غور کیا قبر عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے مرزے کے تین قول ہیں جن میں تناقض صریح ہے۔ اب اس کے چیلے کس کو سچا مانیں گے اور کس کو جھوٹا؟

تضاد بیانی نمبر ۵:

''جھوٹ نمبر ۴۷'' کے تحت گزرا کہ مرزے کذاب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار کو قرار دیا۔ پھر ازالۂ اوہام ص ۴۴۹ پہ لکھا:

''وہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے۔''

(مندرج روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۶۱)

تضاد بیانی نمبر ۶:

مرزا کہتا ہے:

''اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان

میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۹۲، ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۹۰)

پھر خود ہی لکھا:

''مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہے تو قبول کرو۔''

(ایضاً ص ۱۰، فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ)

پھر تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ پر مزید لکھا:

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔''

(مندرج روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۹۵)

یونہی دافع البلاء ص ۱۸ پر کہا:

''اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے۔''

(مندرج روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۸)

ان عبارات سے جہاں مرزے کی تضاد بیانی کا پتہ چل رہا ہے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا اپنی ہی زبانی مفتری اور کذاب بھی ٹھہرا ہے۔

تضاد بیانی نمبر ۷:

مرزا اپنے جھوٹے معجزات کے بارے کہتا ہے:

''ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں

پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں ے اور نشان بھی
ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔"
(روحانی خزائن ج۲۱، ص ۷۲، نصرۃ الحق ص ۵۶)

پھر تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ پر لکھا:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (مندرج روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۵۰۳)

ایک اہم نوٹ:

ان دونوں باتوں سے جیسے مرزے کی تضاد بیانی آشکار ہوتی ہے ویسے ہی اس کا کذاب بے بدل و مثال ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے (اگرچہ تضاد بیانی بھی جھوٹ ہی ہے)

کیونکہ مرزے کی کل عمر ہے تقریباً ۶۹ برس اس اعتبار سے اس کی زندگی کے کل دِن بنتے ہیں تقریباً ۲۵۱۸۵ اس حساب سے اگر اس کے نشانات یعنی معجزات کو اس کی زندگی پر تقسیم کیا جائے تو تین لاکھ کے حساب سے یومیہ کم از کم ۱۱ معجزے بنتے ہیں اور دس لاکھ کے اعتبار سے یومیہ تقریباً ۳۹ معجزے بنتے ہیں۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ مرزا اپنے متضاد بیانات کی روشنی میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک روزانہ بغیر

وقفے کے کم از کم ۳۹ یا ۱۱ معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔

قارئین نے ملاحظہ فرما ہی لیا ہوگا کہ مرزا جھوٹ بولتے ہوئے کس قدر تمام حدیں عبور کر جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مرزے کی کل تصنیفات ہیں تقریباً ۸۴ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے اگر اوسطاً ۲۵۰ صفحات تصور کئے جائیں تو کل ہوں گے ۲۱۰۰۰۔ آپ اندازہ لگائیں کہ عمر بھر مرزے نے جو اپنی کل کتب لکھی ان کے صفحات بھی ۲۱۰۰۰ بنتے ہیں۔ کہاں تین لاکھ اور دس لاکھ اور کہاں؟۔

ع

اس زلف بھپتی پہ شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

تضاد بیانی نمبر ۸:

مدعیٔ نبوت و رسالت کے بارے مرزا فتویٰ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"
(روحانی خزائن ج ۴، ص ۳۱۳، آسمانی فیصلہ ص ۴)

اسی مضمون کی ایک اور عبارت ملاحظہ ہو:

"میں نے بار بار بیان کیا اور اپنی کتابوں کا مطلب بتایا کہ کوئی کلمہ کفر اِن میں نہیں ہے نہ مجھے دعویٰ نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلتہ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک لفظ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔" (روحانی خزائن ج ۴، ص ۳۹۰، نشان آسمانی ص ۲۸)

قارئین کرام!

مرزا اپنی مذکورہ دونوں عبارتوں سے واضح کرنا چاہتا ہے کہ نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اب آپ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مجھے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں یعنی میں بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا اور نہ ہوں۔"

پھر!

دوسرے مقام پہ خود بکواس کرتا ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۱، دافع البلاء ص ۱۱)

ایک جگہ کہا:

آدم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار

آنچہ داداست ہر نبی را جام
داد آن جام مرا تمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے

(ایضاً ص ۴۷۷، نزول المسیح ص ۹۹)

ترجمہ: "آدم کا بھی اور نبی احمد مختار کا بھی (بلکہ) میرے بدن پر تمام نیکو کاروں کا لباس ہے۔ وہ جام جو تمام نبیوں کو دیا گیا وہ مجھے مکمل اور بھر کر دیا گیا۔ نبی اگرچہ بہت ہوئے ہیں لیکن علم وعرفان میں میں بھی کسی سے کم نہیں۔"

مزید بکواس کرتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(ایضاً ص ۲۴۰، دافع البلاء ص ۲۰)

پھر متصلاً کہا:

"یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔" (ایضاً)

یونہی تضاد بیانی نمبرے میں گزرا مرزا کہتا ہے:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"

دروغ گورا حافظہ نباشد:

قارئین محتشم:

آپ نے ملاحظہ کیا مرزا پہلے خود اعتراف کرتا ہے کہ نہ میں نبی ہوں اور نہ مجھے نبوت و رسالت کا دعویٰ ہے۔ پھر جب بکواس کرنے پہ آیا تو کفر و تضاد بیانی کی سب حدیں تجاوز کر گیا اور کہا کہ میں نبی بھی ہوں اور رسول بھی ہوں بلکہ خود کو نبیوں سے افضل قرار دیا۔

مذکورہ عبارات میں جیسا کہ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی تضاد بیانی کا بادشاہ ہے یہ بھی واضح ہوا کہ وہ اپنے ہی بقول کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بلکہ اکفر الکافرین ہے۔ کیونکہ وہ جہنمی کیڑا نبی تو تھا نہیں پھر بھی اس نے نہ صرف خود کو نبی کہا بلکہ سب نبیوں سے افضل کہا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ونعوذ باللہ من ھفواتہ۔

تضاد بیانی نمبر ۹:

کذاب مرزا نے اپنی تصنیفات میں کئی مقامات پر خود کو ہمارے نبی مکرم ختم الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ کا ادنیٰ خادم اور غلام وغیرہ لکھا جیسا کہ حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵، ۱۱۴ میں کہتا ہے:

''پس خدا دکھلاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۵۵)

یونہی ابھی اس کا یہ خبیث شعر گزرا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ اور اس عنوان کے دیگر اقوال مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا خود معترف ہے کہ وہ نبی محترم سید الانبیاء والرسل ﷺ کے برابر نہیں چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو۔ بلکہ یہ مضمون تو اس کا نام ''غلام احمد'' بھی فراہم کرتا کہ غلام آقا کے ہم پلہ نہیں ہوتا۔

لیکن پھر جب پینترا بدلا تو خود آنجناب ﷺ کے برابر و ہم پلہ ہی نہیں بلکہ افضل و برتر تک لکھ ڈالا، جیسا کہ سابقاً اس کے اشعار نقل کئے گئے کہ:

آدم و نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ دادا است ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا ہمہ تمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

تضاد بیانی نمبر ۱۰:

مرزا قادیانی اپنے نسب کے بارے متضاد الکلام ہوتے ہوئے کہتا ہے:

''میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں۔ مگر میں فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔''

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۴۲۶، نزول المسیح ص ۴۹، حاشیہ)

اس عبارت میں مرزا گویا خود کو سید از بنی فاطمہ ظاہر کرنا چاہتا ہے

اور دوسری جگہ خود کو مغلیہ نسب والا لکھا ملاحظہ ہو۔

''ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ کہ وہ قوم کے برلاس مغل ہیں۔''

(روحانی خزائن ج۱۵،ص ۲۷۳،تریاق القلوب ص ۶۴ حاشیہ)

پھر تیسری جگہ خود کو چینی النسل قرار دیا:

اس کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے۔ (روحانی خزائن ج۱۷،ص ۱۲۷،تحفہ گولڑویہ ص ۲۵ حاشیہ)

چوتھے مقام پہ تو خود کو فارسی النسل بھی لکھ ڈالا ملاحظہ ہو:

''میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔''

(روحانی خزائن ج۱۶،ص ۲۸۷، تریاق القلوب ص ۷۰)

تضاد بیانی نمبر ۱۱:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے لکھا ہے کہ:

''حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔''

(روحانی خزائن ج۱،ص ۹۴، براہین احمد حصہ دوم ۱۰۴، حاشیہ)

دوسری جگہ آپ کے بارے بکواس کی:

''ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار منکر

خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

(روحانی خزائن ج۹،ص ۳۸۷،نور القرآن نمبر ۲ ص ۸)

تضاد بیانی نمبر ۱۲:

مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی ہونے یا نہ ہونے کے بارے لکھتا ہے کہ:

''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔''

(روحانی خزائن ج۳،ص ۴۳۶، ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۲۳)

پھر دوسری جگہ اسی اعتقاد یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہونا کو کفر قرار دے دیا ملاحظہ ہو:

''پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں ہیں۔''

پھر تین چار سطریں ہی اوپر لکھا ہے کہ:

''اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔''

(روحانی خزائن ج۲۱،ص ۳۶۴،ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۲)

قارئین!

آپ نے غور کیا ان حوالاجات سے مرزے کی تضاد بیانی بھی واضح ہو گئی اور یہ بھی کہ مرزا اپنے فتوے کی زد میں آکر وادی کفر میں اوندھے منہ جا گرا ہے۔ کیونکہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس امت میں شمار کیا یعنی امتی قرار دیا پھر خود ہی اس عقیدے کو کفر ٹھہرایا۔''

تضاد بیانی نمبر ۱۳:

یونہی مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول از آسمان کے بارے بھی متضاد خیالات کا مالک ہے۔ مثلاً پہلے ان کے نزول کو خود حدیث سے ثابت مانا پھر خود ہی اس نظریے کو قرآن وسنت سے غیر ثابت قرار دیا۔ ملاحظہ ہو:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۴۲، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۸۱)

پھر حمامۃ البشریٰ ص ۲۵ پر کہا:

نحن مناظرون فی أمر نزول المسیح من السماء ولا نسلم أنه ثابت من الکتاب والسنة (مندرج روحانی خزائن ج ۷، ص ۲۰۶)

ترجمہ: ''ہم عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان سے نازل ہونے کے مسئلہ میں مناظرہ کرنے کو تیار ہیں اور ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ آپ کا نزول من السماء قرآن وسنت سے ثابت ہے۔''

تضاد بیانی نمبر ۱۴:

اس طرح قانون قدرت کی تبدیلی کے بارے تضاد مرزا ملاظہ ہو لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔''

(روحانی خزائن ج ۷، ص ۵۰، کرامات الصادقین ص ۸)

پھر خود ہی کہا:

''وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۳، چشمہ معرفت ص ۹۴)

تضاد بیانی نمبر ۱۵:

یونہی مرزا ایک طرف تو الہامی کتب کو تحریف شدہ اور تبدیل شدہ نہیں مانتا، پھر خود ہی محرف اور مبدل ہونے کا قول کرتا بھی نظر آتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے کہتا ہے:

''اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدّل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۸۳، چشمہ معرفت ص ۷۵، حاشیہ)

دافع البلاء میں کہا:

''اور ہر شخص جانتا ہے کہ قران شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے.......... اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل، توریت قرآن شریف کے مقابل کچھ بھی نہیں اور ناقص اور محرف اور مبدل ہیں۔''

(مندرج روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۹، دافع البلاء ص ۱۹)

تضاد بیانی نمبر ۱۵۔۱۶:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزے کے طور پر جو مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مارتے تو وہ پرندہ بن کر پرواز کرنا شروع کر دیتا۔ اس بارے مرزا متضاد الاقوال نظر آتا ہے۔ پہلے اس بات کے ثبوت کا انکار کیا پھر مان بھی لیتا ہے پڑھئے:

''یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ انکا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت کونہیں پہنچتا۔''

(روحان خزائن ج ۳،ص ۲۵۶۔۲۵۷، ازالہ اوہام حصہ اوّل حاشیہ ص ۳۰۸)

دوسری طرف مرزا خود اس کے ثبوت کا معترف ہے کہتا ہے:

''اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔مگر پھر بھی مٹی کے مٹی ہی تھے۔''

(روحانی خزائن ج ۵،ص ۶۸، آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸)

تضاد بیانی نمبر ۱۷:

اسی طرح مرزا اس بارے بھی متضاد خیال کا مالک ہے کہ ملہم کو الہام اس کی زبان میں ہی ہوتا ہے یا کسی اور زبان میں بھی ہوسکتا ہے؟ کہتا ہے:

''اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق

ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو۔'' (روحانی خزائن ج ۲۳،ص ۲۱۸، چشمہ معرفت ص ۲۰۹)

دوسری طرف کہا:

بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔

(روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۴۳۴، نزول المسیح ص ۵۷)

تضاد بیانی نمبر ۱۸:

یونہی دابۃ الارض کی مراد بارے مرزے کی متضاد الکلامی دیکھئے ایک طرف لکھا:

''تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۴۱۶، نزول المسیح ص ۳۸۔۳۹)

إن المراد من دابۃ الارض علماء السوء

(روحانی خزائن ص ۳۰۸، حمامۃ البشریٰ ص ۸۶)

ترجمہ: ''بے شک دابۃ الارض سے مراد علماء سوء ہیں:

قارئین کرام!

آپ نے دیکھا پہلے قول میں دابۃ الارض سے مراد طاعون لیا اور دوسرے قول میں علماء سوء کتنا روشن تضاد ہے۔

تضاد بیانی نمبر ۱۹:

مرزا قادیانی ایک طرف یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو دجال کو

"لدّ" میں قتل کریں گے اس "لدّ" سے مراد ایک گاؤں ہے چنانچہ لکھتا ہے:

"پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لُدّ
کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک
گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔"

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۲۰۹، ازالہ اوہام حصہ اول ۲۲۰)

دوسری جگہ کہا:

"لدّ" ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے
ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے
بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور
کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔"

(ایضاً ص ۴۹۲۔ ۴۹۳، ایضاً حصہ دوم ص ۷۳۱۔ ۷۳۰)

تضاد بیانی نمبر ۲۰:

قارئین کرام! آپ نے تضاد بیانی نمبر ۴ کے تحت پڑھا کہ مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے۔ بلکہ اپنے تائیں وہ ان کی تدفین کا بھی قائل ہے۔ مگر خود ہی وہ اس بات کا بھی اقراری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت آسمانوں سے دوبارہ نزول فرمائیں گے (مطلب ابھی ان پہ موت طاری نہیں ہوئی)

ملاحظہ ہو:

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق
لیظهره علی الدین کله (الصف:۱۰)

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں

پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (روحانی خزائن ج ۱، ص ۵۹۳، براہین احمدیہ حصہ چہارم، ص ۴۹۸ حاشیہ)

تضاد بیانی نمبر ۲۱:

تضاد بیانی نمبر ۴ کے تحت گزرا کہ مرزا اپنے تائیں مسیح موعود ہونے کا بھی مدعی تھا جیسا کہ دافع البلاء کے حوالے سے گزرا وہ کہتا ہے:

"اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور
وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے۔" (حوالہ گزر چکا)

پھر یہ گزرا کہ مرزا خود کو مسیح موعود نہیں بلکہ مثیل مسیح موعود کہتا،

عبارت ملاحظہ ہو:

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس کو کم
فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔" (حوالہ پہلے ہو چکا)

قارئین کرام!

تضاد بیانی نمبر ۴ میں ہم نے مرزا کی اس طرح کی عبارات سے اس کے مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے متضاد بیانی ثابت کی تھی۔ اب یہاں سے اس طرح پر بھی تضاد ہے کہ مرزا نے ایک طرح کے بیانات میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا پھر مسیح موعود کے مثیل اور متشابہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ مزید ایک حوالہ پڑھیے:

"اس عاجز پر ظاہر کیا گیا کہ یہ خاکسار اپنی عزت اور
انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح

کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح
کی فطرت باہم نہائیت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔''

(روحانی خزائن ج۱، ص ۵۹۳، براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۹، حاشیہ)

معزز قارئین:

یہ بات تو ہر ادنیٰ عام انسان بھی جانتا ہے کہ مثل اور ممثل لہ مشبہ اور مشبہ بہ مثیل اور مثیل بہ ہمیشہ دو الگ الگ ذاتیں ہوتی ہیں، ایسا تو نہیں کہ انسان خود کو مشبہ اور مشبہ بہ دونوں قرار دے دے جیسا کہ یہ کہا جائے کہ زید شیر کی مثیل ہے۔ کیا مطلب؟ یہی کہ زید الگ ذات ہے اور شیر الگ ذات۔

تضاد بیانی نمبر ۲۲:

تضاد بیانی نمبر ۵ میں گزرا کہ مرزا خبیث کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے نہیں پیدا ہوئے۔ بلکہ ان کے باپ کا نام یوسف نجار تھا۔''

ایک جگہ بے حیائی و کذب بیانی کی سب حدیں توڑتا ہوا کہتا ہے کہ ان کے باپ کا نام ''بدھ'' ہندو تھا۔'' عبارت ملاحظہ ہو:

''بدھ کا ایک جانشین راجولتا نام بھی گزرا ہے کہ جو اس کا جان نثار شاگرد بلکہ بیٹا تھا۔ اب اس جگہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ راجولتا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے یہ روح اللہ نام کا بگاڑا ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔''

(روحانی خزائن ج۱۵، ص ۸۸، مسیح ہندوستان میں ص ۸۶)

تضاد بیانی نمبر ۲۳:

مرزے خبیث نے کذب بیانی کی آخری حد پار کی کہ خدا ہونے کا ہی دعویٰ کر ڈالا (نعوذ باللہ) ملاحظہ ہو کہتا ہے؟

ورائنی فی المنام عین اللہ و تیقنت أننی هو

(روحانی خزائن ج۵، ص ۵۶۴، آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

ترجمہ: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود اللہ ہوں
اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

قارئین کرام! مرزا کے یہ اقوال خبیثہ بدیہہ البطلان تو ہیں ہی ذرا مرزا کی تضاد بیانی ملاحظہ ہو:

''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔''

(روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۱۶۲، کتاب البریہ ص ۱۳۴ حاشیہ)

مرزے کا خود اپنا نسب بیان کرنا اعتراف ہے کہ وہ مخلوق ہے اور کسی کا بیٹا ہے۔

حالانکہ رب تعالیٰ اپنے بارے خود فرماتا ہے:

قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد

ترجمہ کنز الایمان:

''فرماؤ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔'' (سورۃ اخلاص ۱ تا ۳)

مرزے کا کفر صریح اپنی جگہ ثابت مگر تضاد بیانی دیکھئے خود کو خدا بھی کہہ دیا اور مخلوق بھی۔

تضاد بیانی نمبر ۲۴:

"تضاد بیانی نمبر ۱۰" میں گزرا کہ مرزا نے اپنے نسب کے بارے تین قول کئے۔ نمبر ا سید ہونا، نمبر ۲ چینی الاصل ہونا۔ نمبر ۳ مغل ہونا۔

ان اقوال کا تضاد اپنی جگہ مزید پڑھئے مرزا کہتا ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۱۳۳، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۳)

قارئین! اب ہماری دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ مرزے کی تضاد بیانی کے ساتھ ساتھ ہم اس کی اس بات کہ "نسلیں ہیں میری بے شمار" کو سچا مانیں کہ ہمیشہ جھوٹ بولنے والا کبھی سچ بھی تو بول ہی لیتا ہے۔ مگر کیا ہی اچھا ہوتا اس کے ساتھ مرزا اپنے اس قول کا نتیجہ بھی لکھ دیتا۔ (اگرچہ وہ اب بھی عیاں ہے) وہ یہ کہ نسلیں زیادہ مطلب باپ زیادہ، باپ زیادہ مطلب حرام زادہ، تو گویا مرزا اپنے حرامی ہونے کا خود معترف ہے۔

کسی مرزائی قادیانی میں ہمت ہے تو اپنے گرو سے اس لیبل کو ہٹا کے دکھائے۔

تضاد بیانی نمبر ۳۵:

قارئین!

ابھی آپ نے تضاد بیانی نمبر ۲۳ میں پڑھا کہ ہم نے مرزے کا نسب اسی کے قلم سے لکھا ہوا نقل کیا جس میں وہ کہتا ہے کہ میں آدم زادہ ہوں مطلب میں غلام مرتضیٰ کا بیٹا ہوں۔

اب ہم مرزے کا ایک ایسا قول نقل کر رہے ہیں جو مرزے کی تضاد بیانی کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے قارئین کی ہنسی کا بھی سامان فراہم کرے گا۔ کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(وحانی خزائن ج ۲۱، ص ۱۲۷، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

عجب بات ہے بقولہ آدم زادہ ہے بھی اور نہیں بھی۔ دنیا میں اس کا کوئی چیلہ ایسا ہے جو بتائے کہ مرزا کیا ہے؟ انسان ہونے کی تو وہ خود نفی کر چکا!!!!

تضاد بیانی نمبر ۲۶:

قارئین کرام!

ہر عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا دو الگ الگ ذاتوں کا نام ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے تھے اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان کی ماں۔

مگر مرزے کی گندی منطق اور غلیظ فلسفہ دیکھئے کہ وہ کبھی خود کو عیسیٰ کہتا ہے اور کبھی مریم کہتا ہے۔

ملاحظہ ہو:

اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی

طرح عیسیٰ کی روح میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۵۰، کشتی نوح ص ۴۶۔۴۷)

تضاد بیانی نمبر ۲۷:

مرزا قادیانی مرد ہے یا عورت؟ اس حوالے سے بھی وہ تضاد کا شکار ہے۔ لکھتا ہے:

''الہام ہوا کہ تو فارسی جوان ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۳۴)

پھر عورت ہونے کا بایں الفاظ قول کیا:

بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۵۸۱، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳)

حیض کا خون چونکہ خواتین کو آتا ہے تو گویا مرزا اپنے عورت ہونے کی بابت لکھ رہا ہے۔

تضاد بیانی نمبر ۲۸:

عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو یقیناً وہ نبی بنکر ہی آئیں گے مگر وہ لوگوں کو کلمہ اپنا نہیں بلکہ ہمارے نبی کا پڑھائیں گے۔ تبلیغ مذہب عیسائیت کی نہیں بلکہ اسلام کی کریں گے۔ احکام انجیل کے نہیں بلکہ قرآن کے بیان کریں گے۔

مگر مرزا ان کے آنے کی حیثیت بارے بھی متضاد الکلامی کا شکار ہے۔ کبھی خود مانا کہ وہ اس وقت نبی ہوں گے اور کبھی انکار کر دیا کہتا ہے:

''آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط

نہیں ٹھہرائی۔'' (روحانی خزائن ج ۳، ص ۵۹، توضیح مرام ص ۱۷)

پھر خود ہی اعتراف بھی کیا کہ:

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا۔'' (روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۱، حقیقۃ الوحی ص ۲۹)

تضاد بیانی نمبر ۲۹:

قارئین کرام!

قرآن مجید کی مراد جاننے کے لئے علماء نے باقاعدہ تفسیر کے بارے کئی علوم مدون فرمائے ہیں جن کی روشنی میں قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کی جاتی ہے، مطلب ی ہے کہ قرآن کی تفسیر کبھی خود قرآن ہی کر دیتا ہی اور کبھی حدیث نبوی۔ اس کی مفسر ہوتی ہے اور کبھی صحابی و تابعی کا قول، یا پھر کوئی دیگر معتمد طریقہ، لیکن یاد رہے کہ ہرگز ہرگز کسی انسان کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے کی بنیاد پر کرے، بلکہ ایسی تفسیر مردود اور ناقابل قبول ہوگی اور ایسا کرنے والا شدید وعید کا مستحق، لطف یہ ہے کہ مرزا بھی اس قانون کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسر اور شارح ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۳، ص ۲۶۷، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۲۸)

پھر جب اپنا مطلب نکالنا مقصود تھا تو یوں پینترا بدلا:

''میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور

اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔" (ایضاً ص ۲۵۸، ایصاً ص ۳۱۲،۳۱۱)

ہمارے قارئین بخوبی جان گئے ہوں گے کہ ایک تو مرزے کے ان دونوں اقوال میں تضاد ہے کہ پہلے خود کو مومن خیال کرتے ہوئے تفسیر بالرائے کی نفی کی پھر خود ہی اپنی طرف سے ثبوت بھی فراہم کر دیا۔ دوسرا یہ کہ وہ بقول اپنے مومن نہیں، تیسرا یہ کہ خود مان لیا کہ اس کی اکثر باتیں تفسیر بالرائے پر مشتمل ہیں۔

تضاد بیانی نمبر ۳۰:

دجال سے کیا مراد ہے اس بارے بھی مرزا تضاد میں گرا ہوا ہے:

کبھی کہا کہ:

"علماء دجال ہیں۔"

(فتح اسلام، بحوالہ برق آسمانی ص ۵۱، علامہ ظہور احمد بگوی صاحب)

کبھی کہا:

"ابن صیاد ہی دجال ہے۔" (ازالہ اوہام، بحوالہ مرجع سابق)

کبھی کہا:

"پادری دجال ہیں۔" (ازالہ، بحوالہ سابق)

تضاد بیانی نمبر ۳۱:

مرزے کے اعتقاد فاسد کے مطابق مسیح کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو صلیب پر کتنا وقت گزرا؟ اس بارے مرزے کے متضاد اقوال ملاحظہ ہوں:

نمبر ا:

"مسیح کو صلیب پر تین گھنٹے گزرے تھے۔"

(ازالہ اوہام، بحوالہ سابق ص ۵۲)

نمبر ۲:

"صرف دو گھنٹے گزرے تھے۔" (ازالہ، بحوالہ سابق)

نمبر ۳:

"صرف چند منٹ گزرے تھے۔" (ازالہ بحوالہ سابق)

تضاد بیانی نمبر ۳۲:

مرزے کے نزدیک مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے؟ مرزے کے متضاد اقوال ملاحظہ ہوں:

ا۔ "میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں سمجھتا۔"

۲۔ "وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔"

(افادۃ الافہام: حصہ اول، بحوالہ مفاتیح الاعلام ص ۶۰ از شیخ الاسلام محمد انوار اللہ چشتی صاحب)

تضاد بیانی نمبر ۳۳:

مرزے کی قرآن مجید بارے تناقض کلامی ملاحظہ ہو کہا:

"قرآن کا مبدل ہونا محال ہے کیونکہ ہزارہا تفسیریں اس کی موجود ہیں۔ص ۱۱۔

اور ظاہر ہے کہ تفسیریں معنوی تحریف سے روکتی ہیں ورنہ یوں کہتا کہ لاکھوں قرآن موجود ہیں۔ پھر انہیں تفاسیر کی نسبت لکھا کہ:

"وہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاہم ہیں انہوں نے

مولویوں کو خراب کیا۔'' (افادۃ الافہام ص ۲۲، بحوالہ سابق)

تضاد بیانی نمبر ۳۴:

ایک جگہ لکھا:

''خدا تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا''

پھر خود اس کا قائل بھی نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

''معجزۂ شق القمر دکھایا گیا۔'' (ایضاً ص ۱۲۳، بحوالہ سابق)

تضاد بیانی نمبر ۳۵:

ایک مقام پر لکھا:

''ہر پیشگوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھولی گئی تھی۔''

پھر کہا:

''حضرت پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت نہیں کھولی گئی۔'' (ایضاً ص ۲۶۷، بمرجع سابق ص ۶۱)

❁❁❁

تضاد بیانی کے بارے مرزا غلام قادیانی کے فتوے

متضاد کلام والا انسان پاگل اور مخبوط الحواس ہوتا ہے:

مرزا لکھتا ہے کہ:

''کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔''

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۲۲۰ ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۳۹)

متضاد الکلام شخص جھوٹا، بے وقوف، گندے دل والا، مجنوں اور منافق اور خوشامدی ہوتا ہے:

''کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۰، ص ۱۴۲، ست بچن ص ۳۰)

ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکلتی:

پھر لکھا:

''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ایضاً، ایضاً ص ۱۴۳)

متضاد کلام والا مخبوط الحواس ہوتا ہے:

پھر لکھتا ہے کہ:

''اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام رکھتا ہے۔''

(روحانی خزائن، ج ۲۲،ص ۱۹۱، حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری:

قارئین کرام!

''مرزے لعین کو اس بے حیائیوں بد کلامیوں اور بداعتقادیوں کی وجہ سے ایک زمانے نے جو کہا بجا اور درست کہا، مگر یہ جائے غور ہے کہ مرزا اپنے ہی فتوؤں کی روشنی میں کیا کیا کہلایا۔''

پاگل، مخبوط الحواس، گندے دل والا، مجنوں، منافق، خوشامدی وغیرہ۔

کیوں کہ تناقض و تضاد مرزے کے کلام میں کثیر تعداد میں موجود ہے جیسا کہ بطور نمونہ کے ہم نے بھی پینتیس (۳۵) مثالیں نقل کی، تتبع مزید کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ فقط اسی عنوان پر ایک مستقل اور ضخیم کتاب نہ ترتیب پائے۔''

تناقض کے پیچھے تعارض کا شور
تعارض کی دم میں تناقض کی ڈور

❀❀❀

باب نمبر ۸:

مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیاں

امور مہمہ

اس بحث کو شروع کرنے سے قبل ہم چاہتے ہیں کہ تمہیداً چند ایک اہم امور کی وضاحت کر دیں تاکہ اس عنوان کی اہمیت ونزاکت معلوم ہو سکے اور پیش گوئی کی حقیقت و مقصدیت کا پتہ چل سکے۔

امر اوّل:

غیب دانی نبوت کی شان ہے:

امر اول یہ ہے کہ غیب دانی نبوت و رسالت کی شان اور ضروریات میں سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی یہ عادت مبارکہ رہی کہ اس نے اِس کارخانہ حیات میں بندوں کی ہدایت کے لئے جب بھی اپنے منتخب بندوں میں سے کسی کو نبوت و رسالت کا تاج پہنا کر بھیجا تو ساتھ مختلف الانواع کی عظمتوں کا ذخیرہ بھی عطا فرمایا تاکہ وہ اپنے زمانے بھر کے لوگوں سے ممتاز وارفع قرار پائیں، اور پوری شان وشوکت اور عزت وکامرانی سے اپنے رب کا دین اپنی قوم تک پہنچا سکے۔ ان عظمتوں میں سے ایک ''علم غیب'' بھی ہے جو بطور معجزہ کے انبیاء کو اللہ نے اپنی منشاء کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ پھر اللہ کی عطا سے وہ نبی یا رسول جیسے اپنے حال اور موجود کو دیکھتے ہیں یونہی ماضی اور مستقبل کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں، گویا ان کی نگاہِ نبوت سے قرب وبعد کے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ دینی ضرورت کی پیش نظر وہ ماضی کی بھی خبریں دے سکیں اور مستقبل کی بھی (انہیں کو پیش گوئی کہا جاتا ہے) تاکہ وہ اخبار مخفی بات ماننے والوں کے لئے مزید تقویت ایمان کا باعث ہوں اور منکرین کے لئے تحدی وچیلنج کا سامان۔

پھر لطف دیکھئے کہ نبوت کا معنی ہی ''غیب جاننا'' ہے جیسا کہ حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ھی الاطلاع علی الغیب

''نبوت وہ غیب پہ مطلع ہونا ہے۔'' (شفاء شریف ج ا،ص ۲۰۴)

قرآن مجید میں ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

''غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔''

(ترجمہ کنز الایمان، سورۃ جن، آیت ۲۶۔۲۷)

تفسیر جلالین میں:

مع اطلاعه علی ماشاء منه معجزة له

''یعنی بطور معجزہ کے اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا ہے اپنے رسولوں کو مطلع فرماتا ہے۔'' (جلالین ص ۴۷۷)

بین السطور حاشیے میں ہے:

ای من الغیب معجزة له

''یعنی اللہ تعالیٰ غیب پر مطلع فرماتا ہے تاکہ اس رسول کا معجزہ بن جائے۔'' (ص: ۴۷۷)

اب اس پر چند ایک مثالیں دیکھیں کہ ہمارے نبی محترم رسول غیب داں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مستقبل کی خبریں دیں یعنی پیشگوئیاں فرمائیں وہ کس طرح حرف بحرف پوری ہوتیں ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقرع بن شفی عکی رضی اللہ عنہ کی درازی عمر کے بارے پیش گوئی:

حضرت اقرع بن شفی عکی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''میری بیمار پرسی فرمانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اس بیماری میں میرا وصال ہوجائے گا۔ اس پر نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كلا لتبقين ولتهاجرن الى ارض الشام وتموت وتدفن بالربوة من ارض فلسطين

''ہرگز نہیں، بلکہ تو ابھی ضرور بر ضرور زندہ رہے گا اور ملک شام کی طرف ہجرت کرے گا، پھر وصال کرے گا اور فلسطین کی ایک بلند جگہ پر تمہیں دفن کیا جائے گا۔''

''پھر آپ کا وصال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا ہے۔'' (اسد الغابہ ج۱، ص۲۶۸۔۲۶۷، بیروت)

سبحان اللہ! میرے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی اس پیش گوئی کا حسن اور پختگی ملاحظہ ہو کہ:

''کلا'' حرف ردع فرما کر پہلی تاکید فرمائی، پھر فعل ''تبقی'' پھر لام بھی تاکید کا، آخر میں نون بھی تاکید کا، یوں ہی دوسرے فعل پر کمال تو یہ ہے کہ فقط درازی عمر کی خبر نہیں دی بلکہ مقام تدفین تک بتا دیا۔

ع

سرعرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تم پہ عیاں نہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے بارے پیش گوئی:

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سراقہ کو فرمایا:

كيف بك اذا ألبست سوارى كسرىٰ؟

''تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے کسریٰ کے (سونے) کے کنگن پہنائے جائیں گے؟''

(راوی کہتے ہیں کہ پھر اس پیشگوئی کے جب کئی برسوں کے بعد حضرت عمر پاک رضی اللہ عنہ کے دور میں) وہ کنگن لائے گئے تو حضرت عمر نے وہ حضرت سراقہ کو پہنائے اور (اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوتی دیکھ کر یوں اللہ کا شکر ادا کیا) آپ نے کہا:

الحمد لله الذى سلبهما كسرىٰ والبسهما سراقة

''تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے یہ کنگن کسریٰ سے چھین کر سراقہ کو پہنائے۔''

(شفاء شریف ج۱، ص۳۷۳، دلائل النبوہ)

آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادتِ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے پیشگوئی:

حضرت انس بن حارث اپنے باپ حارث بن نبیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہوئے سنا، درانحالیکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے کہ:

إن ابنى هذا يقتل فى ارض يقال لها العراق

فمن ادرکہ فلینصرہ

''میرا یہ بیٹا ایسی زمین پر شہید کیا جائے گا جسے عراق کہا جاتا ہے تو جو کوئی اسے پائے اسے چاہئے کہ اس کی مدد کرے۔''

(ایضاً ص ۶۴۰، ابن عساکر ج ۴، ۳۲۸، البدایہ والنہایہ ۶، ۱۹۹، کنز العمال رقم الحدیث ۳۴۲۵۶)

یہ بات بھی حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے یعنی ہر اپنا بیگانہ جانتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت عراق کے حصہ زمین کربلا میں ہوئی ہے۔

قارئین کرام!

ہم نے بطور نمونہ کے تین مثالیں پیش کیں ہیں، ورنہ اس لطیف موضوع پر شواہد اکٹھے کئے جائیں تو مجلہ کتاب تالیف ہوسکتی ہے۔

امر دوم:

کوئی بھی سچا نبی اپنی نبوت کو کسی شئی کے وجود پر معلق نہیں کرتا، نہ ہی اپنی صداقت کو مشروط کرتا ہے:

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی سچا نبی اپنی نبوت کے ثبوت کو کسی شيء کے وجود پر معلق نہیں کرتا، یعنی ایسا کبھی بھی نہیں کہتا کہ اگر فلاں چیز پائی گئی تو میں نبی ہوں اور اگر نہ پائی گئی تو میں نبی نہیں، اور نہ ہی یہ کہتا ہے کہ اگر فلاں کام ہوگیا تو میں سچا اور نہ ہوا تو میں جھوٹا۔

مثال:

قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے بارے منکرین جب شکوک و شبہات کا شکار تھے اور اس مقدس کتاب کو کلام الٰہی ماننے کے لئے تیار نہ

تھے تو قرآن مجید نے بطور چیلنج کے فرمایا:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾

''اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائیتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔''

(ترجمہ کنز الایمان:، سورۃ بقرہ:۲۳)

قرآن پاک نے اس چیلنج کے بعد پھر خبر غیب یعنی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

''پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے۔'' (ترجمہ کنز الایمان: بقرہ ۲۴)

قارئین!

قرآن مجید نے یہ چیلنج مختلف طرق سے تقریباً سات بار فرمایا:

۱ سورۃ قصص، ۲، صفت، ۳ ہود، ۴ یونس ۵، بقرہ، ۶ طور، ۷ بنی اسرائیل۔

مگر کہیں پر بھی یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم نے یہ چیلنج پورا کر دیا تو نعوذ باللہ یہ قرآن پھر کلام خدا نہیں ٹھہرے گا، یا پھر نعوذ باللہ صاحب قرآن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہونگے۔ یا پھر قرآن یا صاحب قرآن سچے نہیں ہونگے۔

امر سوم:

سچے نبی کی پیشگوئیاں یا دیگر معجزات فقط اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ہوتے ہیں:

تیسری بات یہ ہے کہ سچے نبی کی حرکات وسکنات اکل وشرب، کمالات ومعجزات اور پیشگوئیاں وغیرہ سب اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کی سر بلندی کے لئے ہی ہوتی ہیں، ذاتی ونفسانی خواہشات کو ذرہ بھر دخل نہیں ہوتا، نہ ہی دنیاوی جلال وجاہ، اور شان وشوکت کا مقصود ہوتا ہے۔

امر چہارم:

سچا نبی اپنی پیشگوئیوں کی تکمیل کے حوالے سے فقط اپنے رب کا محتاج ہوتا ہے نہ کہ غیر اللہ کا:

یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ چونکہ انبیاء کو بھیجنے والا خود خدا ہے، اس لئے ان کے جمیع معاملات کا مرجع بھی خدا کی ہی ذات ہے۔ اس لئے ان کے جمیع معاملات کا مرجع ومحور بھی اللہ کی رضا واحد بحکم ہوتا ہے۔ انبیاء بھی اپنے سب امور اپنے رب کو سونپ دیتے ہیں اور خوف وخطر کی وادیوں سے کہیں دور اطمینان و ایقان کے مقام رفیع پر فائز ہوتے ہیں۔ بایں وجہ ہی اگر وہ کسی موقع پر کوئی پیش گوئی کر دیں تو اس کی تکمیل اور پورا ہونے کا معاملہ اپنے بھیجنے والے کارساز رب پر چھوڑ دیتے ہیں، اس کے لئے وہ دنیاوی کسی سہارے کو تلاش کرنا تو کجا، ایسا تو ان کے لوح دِل پر خیال تک نہیں گزرتا۔

امر پنجم:

سچے نبی کی پیش گوئیوں کا حرف بحرف پورا ہونا ضروری ہے:

سچے نبی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کی وہ پیش گوئی کرے وہ پوری ہو، کیونکہ اس کی زباں کی صداقت دین خدا کی صداقت ہے۔ کلام الہ کی صداقت ہے، اگر وہ پوری نہ ہو تو لامحالہ منکرین دین پہ انگلیاں اٹھائیں گے اور دین پہ ضرب آئے گی، چونکہ نبی کی پیشگوئی میں مرضی خدا کار فرما ہوتی ہے۔ اس لئے اِدھر پیش گوئی ہوتی ہے اُدھر خدا پوری فرما دیتا ہے

امر ششم:

سچے نبی کی پیشگوئی میں کسی طرح کا ابہام یا خفا نہیں ہوتا:

یوں ہی سچے نبی کی پیشگوئی کی یہ بھی خوبی اور کمال ہے کہ اس میں کسی قسم کا ابہام یا خفا نہیں ہوتا کہ جو حیل وحجت کی ضرورت پڑے، بلکہ وہ تو دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر وباہر ہوتی ہے، تاکہ ہر اپنا حق کا بول بالا اپنی آنکھوں سے بدرجہ اتم دیکھ سکے، جیسا کہ تین مثالیں ہم نے شروع میں اپنے صادق ومصدوق نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کیں، کوئی دشمن بھی ان میں کسی قسم کی پوشیدگی ثابت نہیں کر سکتا۔

مذکورہ امور مہمہ اور مرزا غلام قادیانی:

تاریخ انبیاء گواہ ہے کہ مذکورہ امور اور اس طرح کہ دیگر مسلمات ان کی زندگانیوں میں پوری خوبصورتی وتابانی سے موجود نظر آتے ہیں وہ بوقت ضرورت غیب کی خبریں بھی دیتے رہے، اور جو پیشگوئی فرمائی تیر بہدف

ثابت ہوئی، پھر ان کی پیشگوئیاں ہر قسم کی شرط و تعلیق سے مبرا نظر آتی ہیں کہ جن میں نہ کسی قسم کا ابہام وخفا ہوتا ہے اور نہ ان کے پورا ہونے میں وہ مخلوق کے محتاج ہوتے ہیں، سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے آنے کا نصب العین حصول رضائے الٰہی اور احکامِ خدا کی تبلیغ و اشاعت۔

مگر!

جب ہم ان مسلمہ اصولوں کی روشنی میں مرزا کذاب کو دیکھتے ہیں تو وہ نہ صرف یہ کہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے بلکہ اس نے اپنی جھوٹی اور جعلی نبوت کو چمکانے کے لئے جو حربے استعمال کئے وہ ہی بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی ایک دم نبوت و رسالت کے نازک تر مقام سے بے خبر تھا، یا پھر بربنائے عناد و بے حیائی کے دین کا خوب مذاق اڑایا اور جی بھر کے مقام نبوت و رسالت کی تنقیص کی اور دارین میں لعنت و عذاب خدا کا مستحق قرار پایا۔

مرزا قادیانی پنڈت لیکھرام کے بارے پیشگوئی کرتا ہوا کہتا ہے:

''آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالہ ہو اور خرق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلہ میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔''

(روحانی خائن ج ۵، ص ۶۵۱، آئینہ کمالات اسلام ص ۲۰۳)

یونہی اربعین میں کہا:

''اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔''

(روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۳۶۵-۳۶۶، اربعین نمبر ۱، ص ۴)

ایک جگہ لکھا:

''پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو ۱۰۰ پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔''

(ایضاً ص ۴۶۱، حاشیہ، اربعین نمبر ۲، ص ۲۵، حاشیہ)

مرزا کی پیشگوئیاں دیکھتے ہوئے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہیں کہ وہ بھی اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ اس کی اخبار ما یکون پوری نہیں ہونے والی اس لئے وہ بڑی چالاکی سے اس بارے ایسی فاسد تاویلات کرنے کیکوشش کرتا ہے کہ چور دروازے تلاش کرنے میں آسانی ہو سکے اور پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر حیل و حجت سے کام لے سکے۔

ازالہ میں کہتا ہے:

''حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پوا ہو جائے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔''

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۳۳، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۶۴)

پھر کہا:

''دراصل پیشگوئیاں حاملہ عورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور مثلاً ہم ایک حاملہ عورت کی نسبت یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ

اس کے پیٹ میں کوئی بچہ ضرور ہے اور یقیناً وہ نو مہینے اور دس دِن کے اندر اندر پیدا بھی ہو جائے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا شکل رکھتا ہے اور اس کی حالت جسمی کیسی ہے اور اس کے نقوش چہرہ کس طرز کے واقع ہیں اور لڑکا ہے یا بلاشبہ لڑکی ہے۔'' (ایضاً ص ۳۰۸، ایضاً ص ۴۰۳)

یونہی مرزے نے ایک محمدی بیگم نامی عورت کے بارے پیشگوئی کی کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی (تفصیل بعد میں آرہی ہے) مگر ہزار پاپڑ بیلنے کے باوجود وہ عورت اس کے نکاح میں نہ آسکی، اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں مرزے نے جو ایڑھی چوٹی کا زور لگایا اور حربے استعمال کئے، مختلف لوگوں کے سہارے لئے وہ بھی دیدنی ہیں۔ خصوصاً محمدی بیگم کے باپ، مرزا احمد بیگ کو راضی کرنے کے لئے تو اس نے بڑے جتن کئے حتیٰ کہ زمین دینے کا لالچ دیا اور ایسا نہ کرنے پر دھمکی تک دے دی مگر مقصود حاصل نا شد۔

ملاحظہ کریں مرزا اس عورت کے باپ کے لئے لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کر لے.......... اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے کہ تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو............ تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا

اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے، جن کا نتیجہ موت ہوگا۔ بس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے...... او ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا...... پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوڑی چڑھا کا چلا گیا۔'' (ترجمہ)

(روحانی خزائن ج ۵، ص ۵۷۲۔۵۷۳، آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲)

مرزا کا خودساختہ پہلا قانون کہ:

میرے صدق وکذب کا معیار میری پیشگوئیاں ہیں:

مرزا قادیانی نے اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کے بارے ایک قانون اور معیار بیان کیا ہے۔

کہتا ہے:

''واضح ہو کے ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔''

(روحانی خزائن ج ۵، ص ۲۸۸ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸)

مرزا اپنے اس قانون میں واضح کرنا چاہتا ہے کہ اگر کوئی دیکھنا چاہتا ہے کہ میں سچا ہوں یا جھوٹا تو وہ میری پیش گوئیاں دیکھے اگر وہ سچی نکلیں تو میں بھی سچا اور اگر وہ جھوٹی نکلیں تو میں بھی جھوٹا قرار پاؤں گا۔

مرزے کا دوسرا اصول:

اگر میری ایک بھی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہو تو میں جھوٹا:

مرزا دوسرا قانون دیتا ہے کہ:

''پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو (۱۰۰) پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں''

(روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۶۱، اربعین نمبر ۲، ص ۲۵، حاشیہ)

مرزے کا تیسرا اصول:

پیش گوئی کا جھوٹا نکلنا سب سے بڑی رسوائی ہے:

مرزا کہتا ہے:

''یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۵، ص ۶۵۱، آئینہ کمالات اسلام ص ۳)

مرزے کا چوتھا اصول:

مدعی کاذب کی پیش گوئی پوری نہیں ہوتی:

مرزا کہتا ہے:

''جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔'' (ایضاً ص ۳۲۲۔ ۳۲۳، ایضاً ص ۳۲۲)

پھر کہا:

''مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔'' (ایضاً ص ۳۲۶، ایضاً ص ۳۲۶)

مرزے کا پانچواں اصول:

غلط بیانی شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے:

مرزا لکھتا ہے کہ:

''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدیوں کا کام ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۱۰، ص ۱۳، آریہ دھرم ص ۱۱)

چونکہ جھوٹی پیش گوئی کرنا بھی غلط بیانی ہے۔ اس لئے یہ مرزے کے خودساختہ قوانین کے تحت بیان کیا گیا۔

مرزے کی پہلی جھوٹی پیشگوئی کہ ''میری عمر اسی سال ہوگی'':

قارئین کرام!

یہاں تک ہم نے پیش گوئی کی حقیقت و اہمیت، اور نزاکت و افادیت کے حوالے سے چھ (۶) امور مسلمہ بیان کئے اور مع ہذا مرزے کے گرگٹ کی طرح بدلتے رنگ کی طرف یعنی اشارہ کیا مزید برآں جھوٹی پیشگوئی اور اس کے متکلم کی ذلالت ونجاست کی بابت بھی مرزے کے اپنے ساختہ قوانین کی کچھ جھوٹی ثابت ہونی والے پیشگوئیاں نقل کرتے ہیں جن کے بعد مرزے کی کذابیت اور دجالیت مزید نکھر کر سامنے آجائے گی۔

مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے بارے متعدد بار یہ پیش گوئی کی تھی کہ وہ اسی (۸۰) برس کی عمر پائے گا، مگر مرزے کی اپنی کتاب اور اس کے ماننے والے مورخین کی تحقیقات کو دیکھا جائے تو مرزا کی کل عمر تقریباً ۶۸ یا ۶۹ برس بنتی ہے۔

ملاحظہ ہو، مرزا پیشگوئی کرتا ہے:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی ۸۰ برس کی ہوگی اور یا پانچ (۵) چھ (۶) زیادہ یا پانچ چھ ۶ سال کم۔‘‘ (روحانی خزائن ج۲۱،ص۲۵۸، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷)

پھر ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں بھی لکھا ہے:

خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری کروں گا تا کہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔‘‘ (روحانی خزائن ج۱۷،ص۴۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۵)

یونہی اربعین نمبر ۳ میں کہا کہ:

’’اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ثمانين حولا او قريباً من ذالك او تزيد عليه سنينا و ترى نسلا بعيدا یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔‘‘

(روحانی خزائن ج۱۷،ص۴۱۹، اربعین نمبر ۳،ص۲۹، ۳۰)

لطیفہ:

کسی نے ٹھیک کہا تھا کہ ’’دروغ گورا حافظہ نباشد‘‘ یعنی جھوٹے شخص کا حافظہ نہیں ہوتا، اسے نہیں یاد رہتا کہ پہلے اس نے کیا کہا تھا اور اب کیا کہہ رہا ہے۔ آپ غور کریں کہ مرزا ضمیمہ براہین میں کہتا ہے کہ ’’عمر اسی

۸۰ برس کی ہوگی اور یا پانچ ۵ چھ ۶ زیادہ یا پانچ ۵ چھ ۶ سال کم‘‘، یعنی زیادہ سے زیادہ ۸۵ یا ۸۶ برس، اور کم از کم ۷۵ یا ۷۶، برس.......... پھر ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں کہا ’’اسی ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ مطلب زیادہ سے زیادہ ۸۲ یا ۸۳ برس اور کم از کم ۷۸ یا ۷۷ برس اور اربعین میں کہا: ’’عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ مطلب کم از ۷۸ یا ۷۶ برس اور زیادہ سے زیادہ ۸۲ یا ۸۶ برس۔

قارئین آپ نے غور کیا مرزے نے اپنی عمر کے بارے کم سے کم ہونے کے بارے میں قول کئے نمبر (۱) ۷۴ برس نمبر (۲) ۷۷ برس نمبر (۳) ۷۶ برس۔

یونہی زیادہ سے ہونے کے بارے بھی تین قول:

نمبر (۱) ۸۶ برس نمبر (۲) ۸۳ برس نمبر (۳) ۸۴ برس

قارئین!

بطور جملہ معترضہ کے ہم نے یہ وضاحت کر دی تا کہ مزید مرزا کی تضاد بیانی پہ مہر ثبت ہو جائے۔

آمدم برسر مطلب:

ہم بیان کر رہے تھے مرزا کا اپنی عمر کے ۸۰ برس ہونے کی پیش گوئی کے بارے، اب یہ ملاحظہ کیجئے کہ وہ ۸۰ برس کو نہیں بلکہ ۶۹، ۶۸ برس میں ہی واصل جہنم ہو گیا تھا۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ

مرزا قادیانی کی تاریخ وفات ہے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اب ذرا مرزا

کی تاریخ پیدائش ملاحظہ ہو اسی کی زبانی مرزا لکھتا ہے:

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'

(روحانی خزائن ج ۱۳،ص ۱۷۷، کتاب البریہ ص ۱۴۶، حاشیہ)

مرزے کی اپنی تحریر سے ثابت ہوا کہ مرزے کی کل عمر ۶۸ یا ۶۹ برس بنتی ہے تو اس طرح مرزے کی یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزے کی دوسری جھوٹی پیش گوئی کہ ''خواتین مبارکہ میرے نکاح میں آئیں گی'':

مرزے قادیانی کی پہلے دوشادیاں ہو چکی تھیں پہلی بیوی کا نام ہے حرمت بی بی اور دوسری کا نصرت جہاں بیگم، اس کے بعد مرزے نے پیش گوئی کی کہ:

''پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذات کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔'' (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۶۰، تزکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۴۰)

اس بات کو مرزے کا ہر چیلہ وہ لاہوری گروہ سے ہو یا مرزائی گروہ سے بخوبی جانتا ہے کہ اس کے بعد مرزے کے نکاح میں کوئی ایک عامی عورت بھی نہیں آئی چہ جائے کہ کئی خواتین مبارکہ ہوتیں، تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔

مرزے قادیانی کی تیسری جھوٹی پیش گوئی کہ ''میری موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں'':

مرزے قادیانی نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۹۱)

مرزے خبیث کی یہ پیش گوئی بھی ایک دم جھوٹی ثابت ہوئی کیونکہ مکہ و مدینہ مقدس مقامات میں مرنا تو دور کی بات مرزے لعین کو عمر بھر یہاں جانا نصیب نہ ہوسکا۔ ہر اپنا پرایہ بخوبی جانتا ہے کہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں دوزخ رسید ہوا اور اس کی لاش بذریعہ ٹرین قادیان روانہ کی گئی۔

مرزے قادیانی کی چوتھی جھوٹی پیش گوئی کہ ''میرے گھر شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا'':

مئی ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی، تو اس وقت مرزے قادیانی نے یہ پیش گوئی کی کہ:

''شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۱۳)

مرزے کی اس پیش گوئی کے بعد ۲۶ جون ۱۹۰۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ قرار پایا۔ لیکن وہ شوخ و شنگ لڑکا تو پیدا نہ ہوا نہ اس وقت اور نہ اس کے بعد، تو اس طرح مرزے قادیانی کی یہ پیش گوئی سراسر جھوٹی نکلی۔

مرزے قادیانی کی پانچویں جھوٹی پیش گوئی کہ:

''میاں منظور محمد کے گھر نو ناموں والا بچہ پیدا ہوگا'':

مرزے قادیانی کا ایک مرید تھا میاں منظور محمد قادیانی، میاں منظور کی دو بیٹیاں تھیں ''حامدہ، اور صالحہ'' میاں منظور کی بیوی جب پہلی بیٹی حامدہ کی پیدائش کے تھوڑا عرصہ بعد حاملہ ہوئی تو مرزے غلام قادیانی نے میاں منظور کے گھر بیٹا ہونے کی پیش گوئی کی کہ:

''۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیکھا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چل گئی اور یہ معلوم ہوا ''بشیر الدولہ''۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۹۸)

اس الہام کے ساڑھے تین ماہ بعد مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے منظور محمد اور اس کی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے دو نام ہوں گے، بشیر الدولہ، عالم کباب۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۲۲)

پھر مرزے نے یہ الہام پیش کیا کہ اس بچے کے چار نام ہوں گے۔ بشیر الدولہ، عاطم کباب، شادی خاں، کلمۃ اللہ خاں۔

(خلاصہ تذکرہ مجموعہ الہام ص ۶۲۲۔ ۶۲۳)

پھر اس الہام کے گیارویں دِن بعد مرزے نے اپنا یہ الہام بیان کیا کہ میاں منظور محمد کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے ۴ نہیں بلکہ نو (۹) نام ہیں۔

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خاں (۳) ورڈ، (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خاں

(۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ہذا یوم مبارک۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۲۶۔ ۶۲۷)

اس الہام کے ۲۷ دِن بعد میاں منظور محمد کے ہاں لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی (جس کا نام صالحہ بیگم رکھا گیا) کہ جس کی پیدائش نے مرزے کی پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں کی گردنوں پر قیامت اور بعد القیامۃ لعنت کا طوق پہنا دیا۔

مرزا قادیانی کی چھٹی جھوٹی پیش گوئی کہ:

''تین سال کے اندر اندر مکہ و مدینہ کے درمیان ٹرین چلے گی'':

مرزے قادیانی نے پیش گوئی کی کہ تین سال کے اندر اندر یعنی ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۰۵ء تک مکہ اور مدینہ کے درمیان ٹرین چلے گی، بلکہ اسے مسیح موعود کا ایک بہت بڑا نشان قرار دیا۔

مرزا لکھتا ہے:

''میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے، اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث یترکن القلاص فلا یسعی علیہا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن و حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۰۸، اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۲)

یونہی تحفہ گولڑویہ میں لکھا کہ:

''یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہوجائے گی کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی، وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہوجائے گا...... چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہورہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا طیار ہوجائے...... اور یہ پیش گوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دنیا اس کو بچشم خود دکھے گی۔''

(روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۱۹۵، تحفہ گولڑویہ ص ٦۴)

قارئین کرام!

مرزے قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق ضروری تھا کہ وہ ٹرین اس کے بیان کردہ تین سالوں کے اندر اندر پوری ہوتی، ایسا ہونا تو درکنار مرزے کو مرے ہوئے ایک صدی سے زیادہ تقریباً ۱۱۰ برس ہوچکے مگر ابھی تک مکہ و مدینہ کے درمیان ٹرین نہ چلی، ثابت ہوا کہ مرزے کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔

مرزے قادیانی کی ساتویں جھوٹی پیش گوئی کہ ''ریل دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی'':

ابھی گزارا کہ مرزا نے یہ بھی پیش گوئی کر رکھی تھی کہ تین سال کے اندر اندر تیار ہونے والی وہ ٹرین دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ آج تک ایسا بھی نہ ہوسکا، سومرزے کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئی۔

مرزے قادیانی کی آٹھویں جھوٹی پیش گوئی کہ ''ڈپٹی پادری عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک مرجائے گا'':

مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو مرزے کے عسائیوں سے بہت مناظرے ہوئے ان میں زیادہ مشہور وہ ہے جو ڈپٹی پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ ہوا۔ یہ مناظرہ مرزے اور آتھم کے مابین ''الوہیت مسیح'' کے موضوع پر امرتسر میں ہوا، جو ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے لے کر ۵ جون ۱۸۹۳ تک جاری رہا۔ مناظرے کے آخری دِن ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مرزے نے تمام لوگوں کے سامنے یہ پیش گوئی کرڈالی کہ پادری آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء سے لے کر پندرہ ماہ تک جس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء بنتی ہے مرجائے گا۔

قادیانی لکھتا ہے:

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کرسکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لے کر

یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت
ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔''

(روحانی خزائن ج ۶ ص ۲۹۱، ۔ ۲۹۲، جنگ مقدس ص ۱۸۸۔۱۸۹)

کرامات الصادقین میں بھی کہا:

بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر الشهر من یوم خاتمة البحث

(روحانی خزائن ج ۷، ص ۱۶۳، کرامات الصادقین ص ۱۲۱)

مرزا قادیانی کو جتنا یقین اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تھا شائد اتنا یقین اسے اپنے انسان ہونے پر نہ ہو۔ ملاحظہ ہوں اس بابت مرزے کی عبارات:

''میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہا گر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑا تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں......اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتویوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔''

(روحانی خزائن ج ۶ ص ۲۹۲، جنگ مقدس ص ۱۸۹۔۱۹۰)

قارئین!

اگر پیشگوئی واقعی من جانب اللہ ہوتی تو مرزا قطعاً قطعاً پریشان نہ

ہوتا۔مگر یہاں تو مرزا اور اس کے چیلوں کا اضطراب بھی دیدنی ہے، جیسے جیسے دِن گزرتے گئے ان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا گیا، جب مقررہ وقت میں چودہ دِن رہ گئے تو مرزے نے اپنے ایک مرید منشی رستم علی کو خط لکھا کہ اب تو صرف چند دِن (چودہ دِن) پیش گوئی میں رہ گئے ہیں دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچاوے۔ شخص معلوم (آتھم) فیروز پور میں ہے اور تندرست وفربہ ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلاء سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔ باقی خیریت ہے مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں۔ (مکتوبات احمد ج ۲، ص ۶۰۵)

پیش گوئی کی معیاد کے ختم ہونے میں جب ایک دِن باقی رہ گیا تو اس شیطانی اور کذابی گروہ کی حالت قابل دید تھی، اس کی کیفیت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی زبانی سنئے، وہ لکھتا ہے:

''جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دِن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہوکر دعا کررہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے...... وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے ان کی چیخیں سوسوگز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک

کی زبان پر یہ دعا تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے۔ یا اللہ آتھم
مر جائے، مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجہ میں آتھم تو
نہ مرا۔'' (خطبات محمود ج۲۱، ص۲۴۰)

قارئین!

ان تمام حیلوں اور دعاؤں کے باوجود جب پاری آتھم نہ مرا تو مرزا اور اس کے مریدوں کو شرمندگی کی وجہ سے سر چھپانے کے جگہ نہیں مل رہی تھی، ذلت و رسوائی نے ان کے چہروں پر سیاہی ملدی ادھر ۶ ستمبر کی صبح ہوتے ہی بدبخت عیسائیوں نے آتھم کی قیادت میں بہت بڑا جلوس نکالا اور مرزے قادیانی کی اس پیش گوئی کے جھوٹا ہونے کا خوب چرچا کیا اور مقدس دین اسلام کا مذاق اڑایا۔

مرزا اور اس کے چیلوں کی ناکام چالاکی:

''ایک جھوٹ چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔''
کے مصداق مرزا اور اس کے چیلوں نے بھی مذکورہ پیش گوئی پوری نہ ہونے پہ اس کی فاسد تاویل اور ناکام چالاکی کرنے کی کوشش کی کہنے لگے کہ آتھم اس لئے نہیں مرا تھا کہ اس نے رجوع الیٰ الحق نہ ہونے کی شرط کو پورا نہیں کیا۔ مطلب اس نے حق کی طرف رجوع کر لیا تھا، مگر یہ جھوٹ بالائے جھوٹ ہے۔ کیونکہ موضوع مناظرہ یعنی الوہیت مسیح ہی بتاتا ہے کہ آتھم بدبخت نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کا قائل تھا اور پیش گوئی کی معیاد ختم ہونے کے بعد بھی رہا۔ یعنی اپنے کفر و شرک پر قائم رہا...........
جب ایسا تھا تو اس نے کون سے حق کی جانب رجوع، کیا؟؟؟؟؟
یہ تو تب ہوتا اگر وہ صدق دِل سے کلمہ پڑھ کر مخلص مسلمان بن

جاتا، مگر ایسا تو قطعاً نہ ہوا۔ اگر کسی مرزائی میں ہمت ہے تو پھر تاریخی دلائل سے ثابت کرے کہ آتھم نے اعتقادِ شرکیہ سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔
مگر ہم جانتے ہیں کہ پوری مرزائی پارٹی صبح قیامت تک ایسا نہیں کر سکتی۔

یونہی خود مرزے نے بھی پینترا بدلا اور کہنے لگا کہ پیش گوئی میں لفظ ''ہاویہ'' سے مراد موت تھوڑی تھا، ہمارا مطلب تھا کہ وہ دماغی طور پر بے چین ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو:

''اور توجہ سے یاد رکھنا چاہئے کہ ہاویہ میں گرایا جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامن گیر ہو گیا ہے اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا۔''

(روحانی خزائن ج۹ ص۵۔۶، انوار الاسلام ۵)

حالانکہ ہاویہ کی تشریح ہم نے باقاعدہ طور پر مرزے ہی کے قلم سے نقل کی تھی کہ اس سے مراد موت ہے دوبارہ پڑھئے:

وبشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسه عشر الشهر من یوم البحث

(روحانی خزائن ج۷، ص۱۶۳، کرامات الصدیقین ص۱۲۱)

ع

سو پردوں میں بیٹھیں تو ہرگز چھپ نہیں سکتے
وہاں تک کر ہی لیتے ہیں رسائی دیکھنے والے

مرزے قادیانی کی نویں جھوٹی پیش گوئی ''طاعون'' کے بارے:

مرزے قادیانی منحوس کے وقت جب طاعون جیسی موذی وباء پھیلنے لگی تو مرزے نے طاعون کے بارے بھی متعدد پیش گوئیاں داغ ڈالیں جو ساری کی ساری جھوٹی نکلیں۔

مثلاً:

''جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مانیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔'' (روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۲۲۵،دافع البلاء ص ۵)

پھر کہا:

''اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تاتم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔'' (ایضاً ص ۲۲۵، ۲۲۶، ایضاً ۵۔۶)

پھر کہا:

''آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہو گا بشرطیکہ.........سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔''

(روحانی خزائن ج ۱۹،ص ۲،کشتی نوح ص ۲)

قارئین کرام!

غور کریں تو مرزے کی طاعون کے بارے پیش گوئی کے درج ذیل اجزاء ہیں:

۱۔ طاعون کی بیماری اس وقت تک دور نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ مرزے قادیانی کو مان نہ لیں۔

۲۔ مرزے غلام قادیانی کے نہ ماننے والے طاعون میں مبتلا رہے گے۔

۳۔ طاعون کی بیماری سے قادیان محفوظ رہے گا۔

۴۔ مرزے کے گھر کی چار دیواری طاعون سے محفوظ ہوگی۔

۵۔ مرزے غلام قادیانی کے پیروکار جو اس کی بیعت میں آچکے یا آئیں گے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ رب العزت نے مرزا کی اس مبنی بر کذب پیش گوئی کو اس کی تمام صورتوں میں جھوٹا کر کے پوری دنیا کے لئے مرزے کا کذاب اور دجال ہونا آشکار فرما دیا۔

اولاً:

اس نے کہا کہ طاعون کی بیماری اس وقت دور نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ اس کو مان نہ لیں، گویا استمراری خبر دے رہا ہے۔جس کا مطلب ہے کہ یہ خبر قیامت تک کے لئے ہے۔مگر تاریخ ماضی وحال چشم دید گواہ ہے کہ اس وقت بھی بے شمار لوگ تھے جو مرزے پر لعنت وتکفیر کے قائل تھے۔آج تک ہیں انشاء اللہ قیامت تک رہے گے۔مگر اللہ کے فضل و کرم سے طاعون سے بالکل محفوظ تھے، ہیں اور محفوظ رہیں گے۔

ثانیاً

اس نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو نہ ماننے والے طاعون میں مبتلا ہوں گے۔مگر اللہ کے کرم سے اس وقت کے بے شمار علماء و مشائخ جیسے حضرت

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی، حضرت علامہ غلام دستگیر نقشبندی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر مسلمان نہ صرف یہ کہ اس موذی مرض سے محفوظ رہے بلکہ زبان وقلم کے ساتھ ہر ہر محاذ پہ مرزے کا رد بلیغ کرتے ہوئے شکست و ذلت اور لعنت کے طوق اسے پہناتے جا رہے تھے۔ نتیجہ پیش گوئی کی یہ صورت بھی جھوٹی نکلی۔

ثالثاً:

اس نے یہ بھی کہا تھا کہ طاعون سے قادیان محفوظ رہے گا، تو کیا ایسا ہوا؟؟ ہرگز نہیں، کیونکہ قادیان میں طاعون کے پھیلنے کا اعتراف خود مرزا اور اس کے چیلوں نے بھی کیا ہے۔

ملاحظہ ہو مرزے کا اعتراف:

''اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۸۷، حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۴، حاشیہ)

بلکہ طاعون ہی کی وجہ سے مرزے کو بھی قادیان چھوڑ کر ایک باغ میں جانا پڑا، اس بابت اس نے اپنے ایک مرید کو خط لکھا کہ:

''میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہوں، اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے، لیکن .... دس یا پندرہ جون تک ان شاء اللہ میں اسی جگہ باغ میں ہوں۔'' (مکتوبات احمد ج ۲، ص ۴۲۴)

مرزے کے الفاظ ''اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں'' قابل توجہ ہیں جو بالکل صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ قادیان میں بھی طاعون

کا حملہ ہوا تھا، تبھی تو ''اب'' کہا۔

یونہی مرزے کے بیٹے بشیر الدین محمود نے بھی کہا تھا:

''کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا) طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے اور تعجب ہے کہ بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی گئی ہے۔'' (خطبات محمود ج ۱۴، ص ۱۱۳)

بشیر نے یہ بھی لکھا کہ:

''قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے۔'' (سلسلہ احمدیہ ج ۱، ص ۱۲۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزے نے جو قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کی پیش گوئی کی تھی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی۔

رابعاً:

اس نے یہ بھی پیش گوئی کی تھی کہ اس کے گھر کی چار دیواری طاعون سے محفوظ رہے گی۔ لیکن ایسا بھی نہ ہوا تو اس کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ ملاحظہ کریں، مرزے نے اپنے مرید نواب محمد علیخاں کو خط لکھا کہ:

''بڑی نخوثاں (شائد نوکرانی ہو) کو تپ ہو گیا تھا۔ اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔.......... ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ غرض ہماری اسطرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۲، ص ۲۶۷)

مرزے کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزے قادیانی کے گھر کی چار دیواری بھی محفوظ نہ رہی۔

خامساً:

یہ بھی پیش گوئی تھی کہ اس کی بیعت میں آنے والے طاعون میں مبتلا نہیں ہوں گے، حالانکہ معاملہ برعکس تھا، مطلب اس کے مرید تو رہے ایک طرف اس کا اپنا بیٹا مرزا شریف احمد بھی نا بچ پایا، یونہی بڑی نحوشاں کا حوالہ ابھی گزرا، مزید مرزے کے اپنے قلم سے ملاحظہ ہو:

''ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۸، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۱، حاشیہ)

نوٹ:

طاعون کے بارے مرزے نے جو پیش گوئی کی چونکہ اس کے استقلالاً پانچ اجزاء بنتے ہیں اس لئے ہم نے انہیں الگ الگ پانچ شمار کیا۔

مرزے قادیانی کی چودہویں:

جھوٹی پیش گوئی ''پسر موعود کے بارے'':

مرزے کذاب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۴ کو پیش گوئی کرتے ہوئے کہا کہ:

''خدائے رحیم و کریم .... نے مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا...... تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک ترکی غلام (لڑکا)

تجھے ملے گا...... اس کا نام عمنوایل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے ار وہ نور اللہ ہے...... وہ صاحب شکی اور عظمت اور دولت ہو گا............ اپنے مسیح نفس سے............ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا............ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ دوشنبہ ہے مبارکہ دوشنبہ فرزند و دلبند گرامی ارجمند مظهر الاول والآخر مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء............ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گے۔ (تاریخ احمدیت ج ۴، ص ۴۰۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۹۵)

یہ پسر موعود پیدا کب ہو گا؟ اس بارے بھی مرزے نے پیش گوئی داغ دی ملاحظہ ہو:

''ایسا لڑکا بہ موجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱، ص ۹۸، تاریخ احمدیت ج ۴، ص ۵)

گویا مرزا یہ کہنا چاہتا ہے کہ ۱۸۹۶ء تک پسر موعود پیدا ہو جائے گا، پھر طرفہ دیکھئے کہ پیش گوئی میں تاکیدیں کیسی جڑتا ہے۔

۱۔ بہ موجب وعدہ الٰہی۔

۲۔ ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔

پھر مرزے نے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اور اعلان کیا کہ:

''جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء

میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل
گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک
مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا............ لیکن یہ ظاہر
نہیں کیا گیا کہ جواب ہو گا، یہ وہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی
اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا۔'' (مجموعہ
اشتہارات ج۱ ص۱۰۱۔۱۰۲)

قادیانی لعین کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی کیوں کہ اس حمل سے لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوئی، پھر مرزے کے ہاں اس کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا تو مرزے نے اسے پسر موعود سمجھ کر اس کا نام بشیر احمد رکھا اور خوشی سے خوب بغلیں بجائیں حتیٰ کہ اس بارے ایک اشتہار تک شائع کر دیا کہ:

''اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا، فالحمدللہ علی ذلک اس لڑکے کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۲۲)

قارئین!

پھر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ اللہ نے اس پسر موعود کو جلدی ہی

موت دے کر مرزے کی اس پیش گوئی کو بھی جھوٹا فرما دیا۔

مرزے کذاب کا یہ بیٹا ۴ نومبر ۱۸۸۸ء میں مر گیا تو مرزے نے حکیم نورالدین کو ایک خط لکھا کہ:

''میرا لڑکا بشیر احمد تئیس روز بیمار رہ کر آج قضائے رب عزوجل انتقال کر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔'' (مکتوبات احمد ص۷۱)

مرزے کے خط بالا کی عبارت ہی بتلا رہی ہے کہ مرزے کو اپنی اس پیش گوئی کے جھوٹے ہونے کا بذات خود بھی اعتراف ہے۔ مرزے کی اس عبارت اور اس پیش گوئی کے بارے محولہ و منقولہ پہلی عبارت کو دوبارہ غور سے مطالعہ کریں آپ پہ بخوبی واضح ہو گا کہ مرزے کی یہ پیش گوئی بھی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔

مرزے قادیانی کی پندرہویں جھوٹی پیش گوئی کہ:
''کنواری اور بیوہ عورتیں میرے نکاح میں آئیں گی'':

مرزے قادیانی پر جب تیسری شادی کا بھوت سوار ہوا تو اس بارے بھی پیش گوئی کر ڈالی کہ:

''تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین ٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے

اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکر وثیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے بارے تھا پورا ہوگیا......اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۱۵، ص ۲۰۱، تریاق القلوب ص ۳۴، حاشیہ)

پھر کہا:

ایک دفعہ جس کو قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا............ اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر وثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔''

(روحانی خزائن ج ۱۵، ص ۲۸۷، تریاق القلوب ص ۷۰، حاشیہ)

مرزے لعین کی اس پیش گوئی کے مطابق ضروری تھا کہ اس کے نکاح میں ایسی دو عورتیں آتیں کہ جن میں سے ایک کنواری ہوتی اور دوسری بیوہ۔ مگر چشم فلک نے دیکھا کہ مرزا مر کر جہنم واصل تو ضرور ہوا مگر عمر بھر اس کے نکاح میں کوئی بیوہ خاتون نہ آسکی تو اس طرح یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزے قادیانی کی سولہویں جھوٹی پیش گوئی کہ:

''محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی'':

شیطان لعین یوں تو انسان کا اتنا بڑا اور چالا دشمن ہے کہ وہ کوئی موقعہ خالی نہیں جانے دیتا مگر یہ کہ وہ حملہ آور ضرور ہوتا ہے اور ہر ممکن طریقہ

اختیار کرتا ہے جس سے انسان کو بہکا سکے۔ اس کے کارگر ہتھیاروں میں سے زیادہ موثر ہیں زر، زن اور زمین ہیں، وہ کسی کو بھی جب اپنے ضلالت کے پنجوں میں دبوچتا ہے تو مذکورہ چیزوں کی ہوس و کشش اس کی نگاہ میں اس قدر مزین کر دیتا ہے کہ اب وہ ان کے حصول کے لئے کسی بھی حد کو پار کرنے سے گریز نہیں کرتا ہزار جھوٹ بولنے پڑیں تو وہ بولتا ہے، لاکھ گناہوں کا ارتکاب کرنا پڑے وہ کر گزرتا ہے۔

آپ تمام جھوٹے مدعیان نبوت خصوصاً مرزا غلام قادیانی کی تاریخ پڑھ کے دیکھیں کہ ابلیس نے ان کو دنیاوی ہوس خصوصاً اشیاء مذکورہ کے نشے میں اس قدر مست کر دیا کہ وہ لوگ نفسانی خواہشات کے غلام نظر آتے ہیں کہ جن میں اخلاقی اقدار اس حد تک مفقود ہوگئی کہ وہ اپنے معلم ابلیس لعین کے صحیح معنوں میں جانشین کہلائے۔

یوں ہی دو شادیوں کے بعد مرزا غلام قادیانی کی نظر بھی اپنے خاندان کی ایک خوبصورت لڑکی محمدی بیگم پر پڑتی ہے تو اس کی شیطانی ہوس کی رال ٹپکنے لگی، پھر اس نے اس عورت سے نکاح کے بہت حیلے اور جتن کئے خصوصاً اپنی نام نہاد وحی کے ذریعے اس کے ساتھ نکاح ہو جانے کی پیش گوئی کر ڈالی کہ یہ میری بیوی بنے گی۔ پھر اس کی تحصیل و تکمیل کے لئے اس نے کئی حربے استعمال کئے لیکن اس کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی اور وہ خاتون اس کے نکاح میں قطعاً نہ آئی۔

ملاحظہ ہو مرزے کی پیش گوئی:

''خدائے تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ

لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور
کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور
فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف
لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر
یکے روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور
پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(روحانی خزائن ج ۳،ص ۳۰۵، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۹۶)

مذکورہ خاتون سے نکاح کے لئے مرزے نے جو جتن کئے سبھی لا
حاصل اور دیدنی ہیں۔

محمدی بیگم کا والد کسی کام کی غرض سے مرزے کے پاس آیا تو
مرزے نے محمدی بیگم سے نکاح کی شرط پر کام کرنے کی حامی بھر لی، مزید
تفصیل مرزے کی زبانی ملاحظہ ہو:

''تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ (احمد بیگ) کی ایک
ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین کی بیاہی گئی
تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے............مفقود الخبر
ہے۔اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے نامبردہ
کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی
تھی۔ اب حال کے بندوبست میں نامبردہ...... نے
اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین...... اپنے
بیٹے محمد بیگ کو بطور ہبہ منتقل کرا دیں...... چنانچہ وہ ہبہ نامہ
بجز ہماری رضا مندی بے کار تھا۔ اس مکتوب الیہ (احمد
بیگ) نے یہ تمام عجز و انکساری ہماری طرف رجوع کیا
تا ہم واضح ہو کے اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب

تھا کہ دستخط کر دیتے، لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ مدت
سے............ ہماری عادت ہے، جناب الٰہی میں استخارہ کر
لینا چاہئے...... وہ استخارہ کیا...... اس خدائے قادر و حکیم
مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر
کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لئے سلسلہ جبانی کر اور
ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط
سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت
او رایک رحمت کا نشان ہو گا............ لیکن اگر نکاح
سے انحراف کی تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور
جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح
سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تیرہ سال
تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور
مصیبت بڑے گی اور درمیانی زمانہ میں اس دختر
کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے............ خدا
تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے .... ہر مانع دور کرنے
کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے
گا............ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ (روحانی
خزائن ج ۵،ص ۲۸۵۔۲۸۶، آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۵۔۲۸۶)

قارئین کرام:

مرزے کی اس پیش گوئی کے پانچ حصے ہیں:

۱۔ مرزا قادیانی سے محمدی بیگم کا نکاح ضرور ہوگا۔

۲۔ محمدی بیگم کا والد اس کا نکاح مرزے سے نہ کرے تو لڑکی یعنی محمدی بیگم
کا انجام برا ہوگا اور درمیانی زمانے میں اس پر مصائب آئیں گے۔

۳۔ مرزے قادیانی کے علاوہ کسی دوسرے سے محمدی بیگم کا نکاح ہوگا تو اس کا شوہر اڑھائی سال کے عرصے میں مرجائے گا۔

۴۔ محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ نکاح سے تین سال تک مرجائے گا۔

۵۔ ان کے گھر میں تنگی وتفرقہ ہوگی۔

نوٹ:

ان پانچوں کو استقلالاً شمار کیا جائے تو مرزے کی جھوٹی پیش گوئیوں کی تعداد ۲۰ کو پہنچ جاتی ہے۔

قارئین!

قادیانی مکار نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے کئی پاپڑ بیلے مگر محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آسکی۔ حالانکہ مرزے کے بقول اسے خدا نے اس میں کامیابی کی تسلیاں بھی دیں اور یقین دہانی بھی کروائی، بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ تیرا اس خاتون سے نکاح میں (خدا) نے خود کر دیا ہے۔

ملاحظہ ہو مرزا کہتا ہے:

"یہ بھی الہام ہے:

ویسئلونك أحق هو قل اى وربى أنه لحق وما انتم بمعجزين زوجنا كهالا مبدل لكلماتى، وان يروا اٰية: يعرضوا ويقولوا سحر مستمر

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم س بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے

اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔"

(روحانی خزائن ج ۴، ص ۳۵۰، آسمانی فیصلہ)

محترم قارئین!

آپ نے غور کیا کہ مرزا قادیانی نے ہر ممکن کوشش کی کہ محمدی بیگم کے گھر والوں کو مال ومتاع کا لالچ دیا، دھمکیاں دیں، بلکہ خدا تعالیٰ پر افتراء تک باندھ دیا کہ یہ نکاح تو خدا نے خود کر دیا ہے۔ باوجود اس کے مرزے قادیانی کا نکاح اس خاتون سے نہ ہوا۔ بلکہ اس عورت کا نکاح سلطان محمد نامی شخص سے ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوا اور مرزے کے ہاتھ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہ آیا۔

لیکن ایک مرزا شیطان تھا کہ اب بھی بعض نہ آیا کہنے لگا مسئلہ نہیں اگر کنواری نہیں تو بیوہ ہوکر ہی سہی میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔

مگر تاریخ گواہ ہے کہ مرزا یہ تمنا لاحصل لئے جہنم واصل تو ضرور ہوا، اس کی یہ خواہش ہرگز نہ پوری ہوسکی۔ بلکہ وہ سلطان محمد کے نکاح میں آئی اور لمبی عمر پائی۔ اس کا شوہر مرزا سلطان محمد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوا، اور محمدی بیگم ۱۹۶۶ء میں فوت ہوئی۔ مرزے کو جب ہر طرف سے ناکامی و ذلالت کا سامنا کرنا پڑا تو اس محمدی بیگم کے گھر والوں کے لئے بد دعائیں کرنا شروع کر دین اور یہ پیش گوئی داغ ڈالی کہ:

ويموت بعلها وابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح

"اگر اس کا نکاح کسی اور آدمی سے ہوا تو) اس کا شوہر اور اس کا باپ یوم نکاح سے تین برس میں فوت ہوجائیں گے۔"

(روحانی خزائن ج ۷، ص ۱۶۲، کرامات الصادقین ۱۶۲)

مرزے کی پیش گوئی کے مطابق محمدی بیگم کے مرنے کی تاریخ یہ

بنتی ہے ۷ اپریل ۱۸۹۵ء

تاریخ نکاح	مدت پیشگوئی	معیاد
۷ اپریل ۱۸۹۲ء	۳ برس	۷ اپریل ۱۸۹۵

ضروری تھا کہ اس تاریخ کو وہ مرتا مگر ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ محمدی بیگم کا شوہر اس تاریخ کو نہیں بلکہ ۱۹۴۸ء کو فوت ہوا گویا اس جھوٹی پیش گوئی کے معیاد مقررہ کے بعد بھی ۵۳ برس زندہ رہا۔

پھر مرزا کو اس کے پورا ہونے کا اتنا یقین تھا کہ یہاں تک لکھ ڈالا:

''یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔''

پھر کہا:

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدائے تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسے ہی پوری کر دے گا۔''

(روحانی خزائن ج۱۱،ص۳۱، انجام آتھم حاشیہ ص۳۱)

قارئین کرام!

آپ نے غور کیا کہ ان عبارات میں مرزا اپنے سچ اور جھوٹ کا معیار اس پیش گوئی کو قرار دے رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ کہا کہ اگر یہ پوری نہ ہوئی تو میں سب بدوں سے بد ہونگا۔

اس کی یہ پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی تو وہ اپنے قول کی روشنی میں جھوٹا بھی ٹھہرا اور کائنات کے بروں سے برا اور شریر بھی۔

❀❀❀

باب نمبر ۹:

جھوٹ کی ممکنہ پندرہ (۱۵) اقسام اور مرزا غلام احمد قادیانی کا ارتکاب

ا۔مرزا غلام قادیانی کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھنا:

حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

اِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب حیاء ہی ختم ہو جائے تو انسان جو چاہے کرتا پھرے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کی نگاہ میں جب اچھائی و برائی کی تمیز ہی ختم ہو جائے اسی طرح کی صورت حال نظر آتی ہے مرزا غلام قادیانی کی زندگی اور گندی فکر اور غلیظ عمل میں بھی، یوں تو مرزے قادیانی نے اپنے ناپاک حملوں سے نا مقام نبوت و رسالت کو چھوڑا اور نہ ہی اسلام اور اسلام کے ماننے والے ہر عام و خاص کی عزت داغدار کرنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی۔ مگر حیرت تو یہ ہے بد بخت اپنے خالق و مالک وحدہ لاشریک رب کی شان الوہیت و ربوبیت پر بھی بھونکنے سے باز نہ آیا۔

دنیا میں بے شمار جھوٹے مذہب ہیں جنہوں نے اپنے خود ساختہ جھوٹے خدا اور باطل معبود ٹھہرا رکھے ہیں، لیکن دنیا کے کسی بھی جھوٹے مذہب کے ماننے والوں نے اپنے جھوٹے خدا کے بارے ایسے جھوٹے افتراء اور خبیث تصورات پیش نہیں کئے جیسے کہ اکذب الکاذبین مرزے غلام قادیانی نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اصدق الصادقین وحدہ لاشریک معبود برحق اللہ عزوجل کے بارے افتراء باندھے اور انتہائی رکیک وخبیث تصور پیش کئے، بطور نمونہ کے ہم چند ایک نقل کرتے ہیں۔

لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور

حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔“

(روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۵۔۱۰۴، کتاب البریہ ص ۷۹)

پھر کہا:

انت منی و انا منك

ترجمہ: ”تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔“

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۷۷، حقیقۃ الوحی ۷۴)

پھر کہا:

الارض والسماء معك كما هو معی

(ایضاً ص ۷۸، ایضاً ص ۷۵)

پھر نعوذ باللہ خدا کے باپ ہونے کا ہی دعویٰ کر ڈالا بکواس کرتا ہے کہ مجھے الہام ہوا کہ خدا نے مجھے کہا:

”ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا، گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔“

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۹۸۔۹۹، حقیقۃ الوحی ص ۹۵)

پھر بکواس کی کہ خدا نے مجھے کہا:

انت منی بمنزلۃ ولدی

''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۹، حقیقۃ الوحی ص ۸۶)

پھر اپنا خبیث الہام یوں بیان کیا:

وانت من مائنا وھم من فشل

''اے مرزا تو ہمارے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ ڈرپوک مٹی سے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۳۸۵، اربعین نمبر ۲، ص ۳۶)

گویا مرزا قادیانی خدا کے نطفہ سے ہے۔ (نعوذ باللہ)

پھر بکتا ہے کہ:

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔'' (روحانی خزائن ج ۲۰، ص ۳۹۶، تجلیات الہیہ ص ۲)

پھر بکوس کی کہ:

بایعنی ربی

ترجمہ: ''میرے رب نے میری بیعت کی۔''

(روحانی خزئن ج ۱۸، ص ۲۲۷، دافع البلاء ص ۶)

نعوذ باللہ من ھفواتہ واقوالہ الخبیثۃ الغلیظۃ

۲۔ مرزا غلام قادیانی کا قرآن مجید پر جھوٹ باندھنا:

اب چند ایک مرزے کے قرآن مجید پر باندھے گئے جھوٹ

ملاحظہ ہوں:

لکھتا ہے:

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷، حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

پھر کہتا ہے کہ قران مجید قادیان کے قریب نازل ہوا ہے ملاحظہ ہو:

''پھر اس کے بعد فرمایا: **انا انزلنا قریبا من القادیان**۔

(روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۹، حاشیہ)

پھر افتراء باندھتا ہے کہ:

''یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ (خدا) بعض جگہ انسانی گرائمر یعنی صرف ونحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ آیت اِنَّ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ انسانی نحو کی رو سے ان ھٰذَیْنِ چاہئے۔''

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۱۷، حقیقۃ الوحی ص ۳۰۴، حاشیہ)

مرزے خبیث کا یہ قرآن مجید (جو ارض وسماء کی سب کتب سے علم وعرفان اصول و قانون اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے درجۂ قصویٰ تک پہنچی ہوئی کتاب ہے) پر کھلم کھلا افتراء ہے۔

رہا قرآن مجید کا مذکورہ مقام کہ یہاں کلمہ ھٰذان پر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل داخل ہے جو اپنے مدخول کو نصب دیتا ہے اور یہاں پر نصب کیوں نہیں دیا؟ اگر نصب دیتا تو یہ لفظ یوں ہوتا ''ھٰذَیْنِ'' کیونکہ یہ تثنیہ ہے اور

تثنیہ کا اعراب حالت نصب میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس کے جوابات ملاحظہ ہوں:

۱۔ ''علماء کورس میں شامل کتاب تفسیر جلالین میں ہے کہ:

''هٰذَانِ'' وهو موافق للغة من ياتي في المثني بالالف في احوال الثلاث

''یعنی ہٰذَ انِ (تثنیہ کو حالت نصب میں بھی الف ماقبل مفتوح کے ساتھ پڑھنا) یہ ان علماء نحو کی لغت کے مطابق ہے کہ جو تثنیہ کا اعراب تینوں حالتوں (حالت رفعی، حالت نصبی اور حالت جری) میں الف ماقبل مفتوح کے ساتھ لے کر آتے ہیں۔''

اس کے حاشیے میں ہے کہ اس کے قائل حارث بن کعب اور ان کے ہم مؤقف لوگ ہیں (خلاصہ) (جلالین ص ۲۶۴، حاشیہ نمبر ۴)

۲۔ صاحب جلالین فرماتے ہیں:

اِنَّ هٰذَيْنِ (یعنی اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کو عمل دیتے ہوئے اس کو اعراب یاء ماقبل مفتوح دیا جائے جو کہ مشہور بھی ہے۔ اس کے قائل امام ابو عمرو ہیں عبارت ملاحظہ ہو۔''

اِنَّ هٰذَيْنِ لابي عمرو (جلالین ص ۲۶۴)

۳۔ محشی اس کے مزید جوابات دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وقيل اسمها ضمير الشان المحذوف وَهٰذَانِ لَسٰحِرَانِ خبرها۔

یہ بھی کہا گیا ہے اس کا اسم (ہٰذَانِ نہیں بلکہ) ضمیر شان محذوف ہے اور وهذان لساحران مل کر اس کی خبر بنے گے (تو گویا ہٰذان خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)''

۴۔ پھر فرمایا:

وقيل إن بمعنى نعم وما بعدها مبتداء وخبر

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان نعم کے معنی میں ہے (اس بنیاد پر) اس کا مابعد مبتداء اور خبر بنے گے (یعنی ہٰذان مبتداء اور لسحران اس کی خبر بایں وجہ یہ مرفوع ہوں گے۔)

۵۔ مزید فرمایا:

وقيل اصله انه هذان لهما ساحران۔

''یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ اس کی اصل عبارت یوں تھی۔''

انه هذان لهما ساحران

''یعنی اس بنیاد پر بھی ہٰذَان خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا)'' (تفسیر جلالین ص ۲۶۴، حاشیہ نمبر ۴)

نوٹ:

قارئین کرام!

قرآن مجید پر مرزے قادیانی خبیث کا حملہ اور افتراء پھر اس کے جوابات بھی آپ نے ملاحظہ کئے مرزے کی اس کمینی حرکت پہ غور کیا جائے کہ اس نے ایسی بات کیونکر کی تو اس کی ایک وجہ یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ اس نے سوچا ہو گا یہ خود ساختہ قانون پیش کرتے ہیں کہ کلام الٰہی کا دنیاوی علوم و فنون اور اصولیات پر پورا اترنا ضری نہیں، تا کہ میرے لئے یہ حجت بن

جائے کہ اگر قرآن مجید میں ایسا ہوسکتا ہے تو اگر میرے کلام میں ایسی علمی و فنی خرابی ونقص ہوتو کون سی عجیب بات ہے۔

مگر

ع

سو پردوں میں بیٹھیں تو ہر گز چھپ نہیں سکتے
وہاں تک کر ہی لیتے ہیں رسائی دیکھنے والے

مرزا قادیانی کی علم نحو سے بے خبری اور نا آشنائی:

مرزے خبیث نے جو قرآن مجید پر افتراء باندھا بتوفیق الٰہی اس کا تو ہم نے دندان شکن جواب دے دیا، لیکن اب ہم مرزے (کہ جس کو بڑا عربی دان ہونے کا گھمنڈ تھا) کی ایک علمی و ترکیبی فحش غلطی کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، جس کا جواب دینا ساری مرزائی پارٹی کے ذمے ہمارا قرض ہوگا۔

مرزا غلام قادیانی الخاتمۃ الاستفتاء میں کہتا ہے:

اِنَّ فِی کَلَامِکَ شَیْءٌ لَا دَخْلَ فِیْہِ لِلشُّعَرَاءِ

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳، الخاتمۃ الاستفتاء ص ۸۶)

قارئین کرام!

غور فرمائیں کہ اِن حرف مشبہ بالفعل جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہے اور یہ بات نحو کا ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے۔ مگر نبوت کا جھوٹا مدعی اور اپنے تائیں سب سے بڑا عربی دان مرزا غلام قادیانی اس نحوی قانون سے ایک دم بے خبر و ناشنا ہے۔

کیونکہ ''فی کلامک'' اِنَّ کی خبر مقدم ہے اور شیٔ اسم موخر، مرزے نے اس کو مرفوع کہا حالانکہ اس کو منصوب یعنی شیئاً ہونا چاہئے تھا۔

قانون بالا کے حوالاجات ملاحظہ ہوں:

الحروف المشبۃ بالفعل...... ھذہ الحروف تدخل علی الجملۃ الاسمیۃ تنصب الاسم و ترفع الخبر

ترجمہ: ''حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہیں۔''

ہدایت النحو ص ۱۰۹۔۱۱۰، شرح مائۃ عامل مع بشیر الکامل ص ۱۴۱ وکتب عامہ نحو

مرزا لعین ایک مقام پہ کہتا ہے:

''چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جب کہ صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ قرآن اترتا تھا اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول اور اس کے دین پر پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی طاقت سے تمہیں خبر تک نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار تک پہنچا سکتے ہو۔

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۴۰۷، نزول المسیح ص ۹۲)

اس عبارت کو بغور پڑھا جائے تو یہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا لعین بیک وقت قرآن اور صاحب قرآن و دیگر انبیاء کی تکذیب کرتے ہوئے جھوٹا افتراء باندھ رہا ہے۔ کیونکہ اولاً تو اس نے قرآن سراپائے ہدایت

کتاب کو لکھے ہوئے وہ چند ورقے قرار دیا کہ ساری امت اس کی منشا کو نہ سمجھ سکی بجز مرزا کے گویا مرزے کی نظر میں اس کے ہمعصر اور قیامت تک کے لوگ قرآن کے اسرار ورموز سے نا آشنا ہیں۔

ثانیاً معجزات انبیا کو بدبخت نے محض قصے قرار دیا:

پھر لکھتا ہے کہ:

لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔

اور اس کو کافر قرار دیں گے۔

اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ (روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۰۴، اربعین نمبر ۳ ص ۱۸)

یہ بھی قرآن مجید پہ افتراء کی بہتات ہے کیونکہ پورے قرآن مجید کے اندر کہیں پر بھی یہ باتیں نہیں پائی جاتی۔

جھوٹ نمبر ۱۹ میں بھی گزرا کہ مرزا بکواس کرتا ہے کہ ''قادیان' کا نام قرآن میں بڑے اعزاز سے آیا ہے۔

یونہی ایک مقام پر کہتا ہے کہ:

''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔'' (روح خزائن ج ۱۹، ص ۵، کشتی نوح ص ۵)

یہ سب باتیں قرآن مجید پر افتراء ہے۔

❀❀❀

۳۔ مرزا غلام قادیانی کا نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنا:

ختم الرسل مولائے کل دانائے سبل جان کائنات، کائنات جان، اصدق الصادقین سید المعصومین ہمارے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق سے برتر مقام و مرتبہ عطا فرمایا اور آپ کے خوبصورت کردار کا عالم تو یہ ہے کہ جان کے سخت دشمن کفار بھی آپ کی صداقت و امانت داری کے قائل تھے۔

مگر ایک انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام قادیانی لعین ہے کہ ہمارے محبوب ﷺ پر بھی افترا باندھنے سے بعض نہیں آتا۔

ملاحظہ ہو، بکواس کرتا ہے:

''پھر اسی کتاب مین اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ

''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۰۷، ایک غلطی کا ازالہ ص ۱)

مرزا کا اس قرآنی آیت کو اپنے اوپر فٹ کرنا اور خود کو محمد رسول اللہ قرار دینا بیک وقت قرآن اور صاحب قرآن محمد عربی ﷺ پر افتراء ہے۔ کیونکہ اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ (نقل کفر کفر نباشد) قرآن اور صاحب قرآن ﷺ دونوں نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ سے مراد ''مرزا غلام قادیانی'' ہے۔............نعوذ باللہ اس سے بڑا افتراء اور کیا ہوگا؟

پھر بکواس کی:

"ہمارے نبی ﷺ نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔"

(روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۰۶، تحفہ گولڑویہ ص ۷۰، حاشیہ)

یہ بھی ہمارے نبی جان مسیحا ﷺ پر باندھا گیا سفید جھوٹ ہے۔ ورنہ کتب تاریخ و سیرت اور ذخیرہ احادیث میں اس کی درجنوں مثالیں موجود ہیں۔ سردست ایک مثال ملاحظہ ہو:

"اظہار الحق" میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی تو اس نے کہا **لا اومن بك حتیٰ تحی لی ابنتی**

میں آپ کا کلمہ نہیں پڑھوں گا جب تک کہ آپ میری بیٹی نہ زندہ کر دیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، اس نے آپ کو اپنی بیٹی کی قبر دکھائی آپ نے فرمایا:

یا فلانة

"اے بچی"

اس نے جواب دیا

لبیك وسعدیك

میں حاضر خدمت ہوں جناب کا (حکم ہو)

آپ نے فرمایا:

"کیا تو دنیا میں واپس آنا چاہتی ہے؟"

اس نے کہا:

واللہ یا رسول اللہ انی وجدت اللہ خیر الی من ابوی ووجدت الاخرة خیر من الدنیا

"اے رسول خدا! خدا کی قسم جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا وہ میرے والدین سے بہتر ہے اور میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔ (لہٰذا میں دنیا میں واپس نہیں آنا چاہتی)"

(اظہار الحق ص ۴۰۳، بیروت از مولانا رحمت اللہ ہندی)

قارئین کرام!

ہمارے بزرگوں نے جو ہمیں عقیدہ دیا اور یہی قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے۔ وہ تو یوں ہے:

ع

جن کے تلووں کا دھون ہے آب حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش)

پھر قادیانی بکواس کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دین کی اشاعت مکمل نہیں ہوسکی۔ اس کی عبارت ملاحظہ ہو:

"چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا............ تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔" (روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۶۳، تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، حاشیہ)

یہ بھی غلام قادیانی خبیث کی محبوب کائنات ﷺ پر افتراء و کذب کی حد ہے۔ ورنہ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب کی جانب سے جو ذمہ داری لے کر آئے آپ نے وہ کلیۃً مکمل کی۔ اس کی گواہی تو خود خدا بھی

دے رہا فرماتا ہے:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ

ترجمہ کنزالایمان: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' (سورۃ المائدہ:۳)

یونہی متفق علیہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لیبلغ الشاھد الغائب

''چاہئے کہ حاضرین (قیامت تک) کے غائبین تک پہنچا دیں۔ (کیونکہ اس دین کی تکمیل کر کے اب میں تو جا رہا ہوں)'' (بخاری ج۱،ص۱۶،مسلم ج۲،ص۶۰)

مرزا لعین ایک جگہ کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی دو بعثتیں ہیں:

اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ (روحانی خزائن ج۱۶،ص۲۷۰، خطبہ الہامیہ ص۱۸۰)

یہ بھی صراحتاً جھوٹا افتراء ہے:

دوسرے مقام پہ بکواس کی کہ نبی اکرم ﷺ نے خود فرمایا کہ مرزے قادیانی پہ میرا اسلام کہنا۔

ملاحظہ ہو:

''(مجھ پہ) دوسروں کا صلوٰۃ و سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس (مرزے غلام قادیانی) کو پاوے میرا اسلام اس کو کہیئے۔''

(روحانی خزائن ج۱۷،ص۳۴۹، اربعین نمبر۲ ص۳)

نعوذ باللہ من ھفواتہ و مفتریاتہ

پھر نبی اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرتے ہوئے افتراء بکتا ہے کہ:

''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔''

(روحانی خزائن ج۳،ص۱۲۶، ازالہ اوہام حصہ اول ص۴۷)

بدبخت آدمی عقیدہ معراج نبوی ﷺ کو ناممکن لغو خیال کرتا ہے، حالانکہ اس کی صراحت قرآن و احادیث میں موجود ہے اور صدر اول سے امت مرحومہ کا یہ اعتقاد چلا آرہا ہے۔

علامہ اقبال نے انہیں لوگوں کے لئے کہا تھا:

ع

تو معنی ''والنجم'' نہ سمجھا تو عجب کیا
تیرا مدوجزر ہے ابھی چاند کا محتاج

(کلیات اقبال)

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ع

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
قصردنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
(حدائق بخشش)

مرزالعین پھر علم مصطفیٰ ﷺ کی نفی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تقسیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۳،ص ۴۷۳، ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۹۱)

نعوذ باللہ! دبے لفظوں مرزا غلام قادیانی یہ کہنا چاہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر تو ان امور کی حقیقت منکشف نہ ہوئی مگر مجھ پر ہو چکی اور میں ان سب کو کلی طور پر جانتا ہوں۔

مرزے کی طرف سے آنجناب ﷺ پر کھلا کھلا افتراء ہے۔

پوری مرزائی پارٹی میں اگر کچھ غیرت ہے تو درج ذیل حدیث اور

اس مضمون کے دیگر نصوص قرآن وحدیث کا کیا مطلب ہے؟ جواب دیں؟؟؟

حدیث معراج میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

وضع کفه بين كتفي حتىٰ وجدت بردا انامله بين ثديي فتجلى لي كل شيئ وعرفت

''اللہ رب العزت نے (اپنی شایان شان) اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے مابین رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پس میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

(مسند احمد، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۷۲)

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئ نہیں وہ جو تم پہ عیاں نہیں
(حدائق بخشش)

غلام قادیانی مزید بکواس کرتا ہے کہ:

''تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں۔ مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۳،ص ۳۰۷، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۴۰۰)

لاحولا ولا قوۃ الا باللہ العظیم

بدبخت قادیانی مزید بکواس بکتا ہوا عقیدۂ ختم نبوت کو باطل اور اسلام کو شیطانی مذہب قرار دیتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے

کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ
کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی
بھی امید نہیں...... میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس
زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ
ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں کہ
ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا اور
اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔‘‘

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۳۵۴، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳)

نعوذ باللہ بدبخت کس قدر افتراء پردازی کی حدود تجاوز کر گیا کہ
عقیدہ ختم نبوت جو کہ ہمارے دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے قرآن و
حدیث نے کثیر دلائل سے اسے کھول کھول کر بیان کیا اور صحابہ سے لے کر
آج تک یہ عقیدہ اجماعی اور اطباقی عقیدہ سب امت محمدیہ کا رہا اور قیامت
تک رہے گا۔ مرزا غلام قادیانی اس کو غلیظ باطل اور عقیدہ ختم نبوت والے
مذہب کو شیطانی مذہب اور دوزخ میں لے جانے والا قرار دے رہا ہے،
بالفاظ دیگر مرزے کے بقول ساری امت دوزخی اور قرآن و حدیث اور
عقائد صحابہ و من بعدہم باحسان و دیگر مسلمان نعوذ باللہ؟؟؟؟؟؟

رہا عقیدہ عدم اجرائے وحی خدا کا تو سردست اس پر ایک دلیل
ملاحظہ ہو:

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ہمارے ساتھ
چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کرنے جیسا کہ نبی
اکرم ﷺ ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے (راوی کہتے

ہیں کہ) جب یہ دونوں بزرگ صحابہ انکے پاس پہنچے تو وہ
رونے لگیں۔ انہوں نے کہا، آپ کو کس چیز نے رلایا؟ کیا
آپ جانتی نہیں کہ جو کچھ رسول خدا ﷺ کے لئے اللہ
کے پاس ہے وہ (ہماری دنیا و مافیہا سے بھی) اچھا ہے۔‘‘
انہوں نے جواب دیا کہ مین اس لئے نہیں روئی، کیونکہ میں بھی جانتی
ہوں کہ ہمارے محبوب کے لئے جو اللہ کے پاس ہے وہ افضل اور اعلیٰ ہے۔

ولکن ابکی أن الوحی قد انقطع من السماء

لیکن میں تو اس وجہ سے روئی ہون کہ اب (ہمارے نبی ﷺ
کے وصال کے بعد قیامت تک کے لئے) آسمان سے وحی کا آنا منقطع اور ختم
ہو چکا (راوی کہتے ہیں) ام ایمن کی اس بات نے ان دونوں کو بھی رلا دیا۔‘‘

(مسلم، ریاض الصالحین ص ۱۲۷، مکتبہ رشیدیہ)

حدیث مذکور نے دوپہر کے سورج کی طرح واضح کر دیا کہ نبی
اکرم ﷺ کے بعد قیامت تک کسی پر وحی خدا کا نزول ہرگز ہرگز
نہیں ہوگا۔ کیونکہ نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔

فائدہ:

قارئین کرام!

بطور نمونہ کے ہم نے مذکورہ تینوں عناوین کے تحت کچھ کچھ امثلہ نقل
کی ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ مرزا لعین قرآن، صاحب قرآن اور اللہ کی
ذات پر جھوٹ باندھنے میں کتنا بے باک اور جری تھا۔ ورنہ اگر اسی موضوع
پر اس کی بکواسات اکٹھی کی جائیں تو الگ کتاب ترتیب پا سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پر افتراء باندھنا، یا صاحب قرآن پر
افتراء باندھنا درحقیقت اللہ قدوس کی ذات پر ہی افتراء باندھنا ہے۔ کیونکہ قران

پاک اس کا کلام ہے اور اس نے نازل کیا اور محمد عربی ﷺ اللہ کے محبوب اور اسی نے آپ کو سید الانبیاء والرسل بنا کر ختم نبوت کا تاج پہنا کر بھیجا۔

تیسری بات یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی کذاب دجال نے جتنے بھی جھوٹے دعوے کئے وہ بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر جھوٹ باندھنا ہے۔ کیونکہ نبوت و رسالت وغیرہ وہ مقامات رفیعہ اور مناسب جلیلہ ہیں جو کسبی نہیں بلکہ وہبی ہیں مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی محنت سے حاصل نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے تو ایسا دعویٰ کرنا کرنے والا گویا یوں کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے رسول بنایا وغیرہ، اگر ایسا نہ ہو تو یقیناً خدا تعالیٰ پر افتراء ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے چند ایک جھوٹے دعوے

''مجدد ہونے کا دعویٰ'':

پھر جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۲۰۱، کتاب البریہ ص ۱۶۸، حاشیہ)

محدث ہونے کا دعویٰ:

(مجھ قادیانی کا) نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثین کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۳۲۰، ازالہ اوہام حصہ اول ۴۲۲)

امام مہدی ہونے کا دعویٰ:

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے

زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے ۱۳۰۰ تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔ (روحانی خزائن ج ۲۰، ص ۳۰۴، تذکرۃ الشہادتین ص ۲)

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔ (روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۹۲، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۹۰)

مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ:

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے۔.......... پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟ (روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۵۶، ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۵۹)

ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے جز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

(ایضاً ص ۴۶۹، ایصاً ص ۶۸۳)

فرشتہ ہونے کا دعویٰ:

بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے۔ (روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۱۳، اربعین نمبر ۳، ص ۲۵، حاشیہ)

خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ:

حکم اللہ الرحمن لخلیفۃ اللہ السلطان

''یعنی اللہ کا حکم جو رحمن ہے اپنے خلیفہ سلطان کو۔''
(روحانی خزائن ج ۳،ص ۵۶۵، ازالہ اوہام حصہ دوم، ص ۸۵۵)

امام زماں ہونے کا دعویٰ:

میں امام زماں ہوں۔ (روحانی خزائن ج ۱۳،ص ۴۹۷،ضرورۃ الامام ص ۲۶)

غوث ہونے کا دعویٰ:

غوث محمد نام رکھا گیا۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۵۵)

ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ:

مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔
(روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۲۱۶، ایک غلطی کا ازالہ ص ۶)

حقیقی اور صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ:

یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔
(روحانی خزائن ج ۱۷،ص ۴۳۵، اربعین نمبر ۴، ص ۶)

آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں مین سے آخری نور ہوں۔
(روحانی خزائن ج ۱۹،ص ۶۱، کشتی نوح ص ۵۶)

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔
(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۲، ایک غلطی کا ازالہ ص ۵)

اللہ کی ذات پر جھوٹ باندھنے والے کے بارے مرزا غلام قادیانی کے فتوے:

قارئین کرام!

یہاں تک ہم نے مرزے کی چند ایک وہ بکواسات نقل کیں جن میں کھم کھلا اللہ سبحان وتعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھتا ہے اور بے دھڑک اس مقدس ذات پر افتراء پردازی کرتا ہے۔ اب ہم مرزے کے قلم سے مفتری علی اللہ کے باری فیصلہ درج کرتے ہیں کہ اس بارے اس کا کیا فتویٰ ہے گویا دشمن کی تلوار سے اس کا سر قلم ہوتا ہے۔

خدا پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے:

مرزا کہتا ہے:

'مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۲۱۰، ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

خدا پر جھوٹ باندھنے والا بدذات، کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر ہے:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک

بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ایسا بدذات تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہے۔" (روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۹۲، ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۶)

اللہ پر جھوٹ باندھنے والے پر لعنت ہے اور وہ ذرہ بھر قابل عزت نہیں:

پھر کہا:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھر اس کی جناب میں

(روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۰، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)

جب یہ ثابت ہو چکا کہ مرزا غلام قادیانی نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھا نہ بس ایک بار بلکہ سینکڑوں بار تو اب وہ اپنے ہی فتوؤں کی روشنی میں لعنتی بدذات، کتوں، خنزیروں اور بندروں سے بدتر، ذرہ بھر نا قابل عزت ٹھہرا۔

۴۔ مرزا قادیانی کا جھوٹے خواب بیان کرنا

"میں نے اپنے خدا ہونے کا خواب دیکھا":

مرزا غلام قادیانی اپنا جھوٹا خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

رائتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت أننی ھو

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ کا عین (خود خدا) ہوں اور میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(روحانی خزائن ص ۵۶۴، آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

پھر اگلے ہی صفحے پر مزید کہتا ہے:

وبینما انا فی ھذہ الحالۃ کنت اقول انا نرید نظاما جدید وسماء جدیدا وارضا جدیدۃ فخلقت السماوات ولارض بصورۃ اجمالیۃ لا تفریق فیہا ولا ترتیب

"میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کہا کہ ہم ایک نیا نظام بنائیں گے نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں گے پھر میں نے آسمان اور زمین اجمالی صورت میں بنائے کہ جن میں نہ تفریق تھی اور نہ ہی ترتیب۔" (ایضاً)

میں نے خواب دیکھا کہ میں علی بن ابی طالب بن چکا ہوں:

پھر لکھتا ہے:

ورائت فی منام آخر کأنی صرت علیا ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

"اور میں نے ایک اور خواب میں دیکھا کہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بن چکا ہوں۔"

(روحانی خزائن ج ۵، ص ۵۶۳، آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳)

میں نے خواب دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری تصنیف "المرأۃ" پسند فرمائی ہے:

پھر ایک طویل خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

رائت فی المنام...... ورائت فی یدہ کتابا فاذا ھو کتابی المرأۃ الذی صنفتہ بعد البراھین

"میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ

میں ایک کتاب تھی یہ میری کتاب ''المراۃ'' تھی یہ وہی ہے جسے میں نے البراہین کے بعد تصنیف کیا تھا۔'' (ایضاً ص ایضاً)

میں نے خواب دیکھا کہ میں موسیٰ ہوں:

پھر اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے:

ذرونی اقتل موسیٰ

''یعنی مجھ کو چھوڑ و تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی۔'' (ایضاً ص۲۱۹، ایضاً ص۲۱۹)

میں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ الزہرء نے میرا سر اپنی ران پر رکھا ہوا ہے (نعوذ باللہ من ذالک):

مرزا بدبخت لعین دوزخ کا کتا، پھر حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاکیہ راضیہ مرضیہ سیدہ خواتین جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے بکواس کرتا ہے کہ:

رائت أن الزهراء وضعت رأسی علی فخذها

''میں نے دیکھا کہ فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا نے میرا سر اپنی ران پر رکھا ہوا ہے۔'' (ایضاً ص۵۵۰، ایضاً ۵۵۰)

خواب میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر عطا کی:

پھر کہتا ہے:

رائت أن علیا رضی الله عنه یرینی کتابا

ویقول هذا تفسیر القرآن انا الفته وامرنی ربی ان اعطیك فبسطت الیه یدی واخذته

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھے ایک کتاب دیکھا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن کی تفسیر ہے جو میں نے لکھی ہے، مجھے میرے رب نے حکم دیا کہ میں تجھے عطا کروں، پس میں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر وہ تفسیر پکڑ لی۔'' (ایضاً ص۵۵۰)

خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلے لگایا:

پھر کہتا ہے:

فرائت رسول الله ﷺ و وجه كالبدر التام فدنا منی كانه یرید ان یعانقنی فكان من المعانقین

''پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ درانحالیکہ آپ کا چہرہ چودھویں کے پورے چاند کی طرح ہے۔ آپ میرے یوں قریب گویا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں پھر آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔'' (بمرجع سابق)

تنبیہ:

کوئی مرزائی قادیانی یہ اعتراض نہ کرے کہ آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ مرزا صاحب کے یہ خواب (یا اس طرح کے سینکڑوں دیگر) من گھڑت اور جھوٹے ہیں؟؟ کیونکہ ایک شخص کے خواب کی صداقت یا جھوٹ تو خدا جانتا ہے یا مطلوبہ شخص، کیونکہ یہ تو ایک امر خفی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جو اپنی بیداری میں عمر بھر ہزاروں جھوٹ بولتا رہا اس سے کیا بعید ہے کہ وہ جھوٹے خواب نہ بیان کرے۔ پھر اس پر دوسری دلیل مرزے غلام قادیانی کا اپنا وضع کردہ یہ قانون ہے کہ:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۲۳۱، چشمہ معرفت ص ۲۲۳)

پھر ہم نے مرزے کذاب کا بس ایک جھوٹ نہیں بلکہ اپنی اس مختصر تالیف میں درجنوں جھوٹ نقل کر چکے، نیز ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس لئے ہم پورے وثوق اور دلائل سے دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزے کے یہ خواب جھوٹے اور من گھڑت ہیں۔

۶ مرزا غلام قادیانی کا جھوٹی گواہی دینا:

قرآن مجید فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: ''آج ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔'' (یٰسین: ۶۵)

آیت مذکورہ بتا رہی ہے کہ انسان خود اپنی ذات پر گواہ ہے۔''

دوسرے مقام پہ فرمایا:

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: ''یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چہرے سب ان پر ان کے کئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے۔'' (حٰم سجدہ آیت ۲۱)

دونوں آیات اگرچہ قیامت کے احوال واقعی بیان کر رہی ہیں کہ ہر انسان قیامت کے روز اپنے اقوال و افعال پر خود گواہ ہوگا۔ مگر یہاں سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ انسان جو کام یا بات کر رہا ہے گویا وہ دنیا میں بھی اس کے بارے گواہی پیش کر رہا ہے۔ پھر اس سے صادر ہونے والی وہ بات سچ ہو تو گویا اس نے سچی گواہی دی اور اگر خلاف واقع یعنی جھوٹ ہو تو اس نے جھوٹی گواہی دی۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرزے غلام قادیانی کذاب نے جتنے بھی جھوٹ بولے (جو کہ وہ عمر بھر بولتا رہا) خصوصاً اس کے سینکڑوں جھوٹے دعوے وہ سب کے سب اس کی جھوٹی گواہیاں ہیں (جو جھوٹی گواہیاں ہی نہیں بلکہ کفر کا ایک ڈھیر بھی ہیں) ابھی چند صفحات پہلے ہم نے مرزے کذاب کے کچھ جھوٹے دعوے نقل کئے مزید کچھ ملاحظہ ہوں:

مرزا غلام قادیانی کا اپنے بارے ''عین محمد'' ہونے کی گواہی دینا (نعوذ باللہ)

کذاب و دجال مرزا اپنے ''عین محمد'' ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: ''میں مسیح زماں ہوں، کلیم خدا ہوں، محمد اور احمد بھی ہوں جو کہ مجتبیٰ ہوئے۔ (روحانی خزائن ج ۱۵، ص ۱۳۴، تریاق القلوب ص ۳)

مرزے کا اپنے بارے خدا کی بیوی ہونے کی گواہی دینا: (نعوذ باللہ)

بکواس کرتا ہے:

اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۱، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶۳)

مرزے کذاب کا اپنے بارے مالک کن فیکون ہونے کی گواہی دینا (نعوذ باللہ):

انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون
تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۰۸، حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

مرزے دجال کا اپنے بارے مثل خدا ہونے کی گواہی دینا (نعوذ باللہ)

پھر لکھتا ہے:

اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی مکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔''

(روحانی خزائن ج ۷، ص ۴۱۳، حاشیہ اربعین نمبر ۳، ص ۲۵)

۵:

مرزا غلام قادیانی کا خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا:

قارئین کرام!

ہر اپنا بیگانہ جانتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نسب کے اعتبار سے مرزا تھا اور مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر آپ مرزے کی کتب پڑھ کر دیکھیں وہ اس پر کفائت کرنے کو شائد گناہ تصور کرتا تھا اسی وجہ سے وہ خود کو کبھی مرزا لوہار ہونے کا بتاتا ہے۔

اور کبھی برلاس
اور کبھی چینی النسل
اور کبھی فارسی النسل
اور کبھی سید

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خود کو معجون مرکب سمجھتا اور کہتا تھا اس کی تفصیل تضاد بیانی نمبر ۱۰ میں ملاحظہ کریں۔

۶:

مرزا غلام قادیانی کا نہ ملنے کے باوجود حاصل ہونے کا دعویٰ کرنا:

یوں تو مرزا غلام قادیانی کذب و دجل کے ہر میدان کا شہسوار ہے۔مگر اس میدان میں تو اس کی جولانیاں کچھ الگ نظر آتی ہیں۔

یقیناً مرزا کذاب ایک ایسے انسان کا نام ہے جو انسانیت کے چہرے پر بدنما داغ اور خجلت و شرمندگی کا سبب ہے۔مطلب یہ کہ اس کا مسلمان ہونا، یا پھر اچھا مسلمان ہونا تو بہت دور کی بات وہ تو انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں چہ جائیکہ اس سے بڑھ کر کچھ اور ہو مگر!!

ایک وہ بدبخت ہے کہ اسے جو بھی معزز و محترم منصب و مقام اور رتبہ نظر آیا اس نے اسی کا دعویٰ کر ڈالا اور ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی یہ مقام اور مرتبہ مجھے حاصل ہے۔حالانکہ بالکل عقل و نقل کی روشنی میں اس کے ہر ہر دعوے اور حقیقت کے مابین ارض وسماء سے بھی زیادہ بعد ہوتا، کہاں یہ بدذات نجس کا کیڑا، دوزخ کا کتا انگریز کا کاسہ لیس اور خود کاشتہ پودا، اور کہاں نبوت و رسالت وغیرہ کے مقامات رفیعہ اور مناصب جلیلہ؟؟؟؟

قارئین!

یہاں تک ہم نے مرزے لعین کے کئی لاحاصل دعوے نقل کئے جن میں دعویٰ الوہیت مثل الہ، نطفہ الہ، اولاد الہ، رسالت و نبوت، مسیحیت وغیرہ (نعوذ باللہ) شامل ہیں۔چند ایک اور ملاحظہ ہوں:

مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری لکھی ہوئی پیشگوئیوں پر تصدیقی دستخط فرمائے مرزا (نعوذ باللہ)

کہتا ہے:

ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئے تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے۔

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷، حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵)

مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میرے باپ کے مرنے پہ خدا نے میرے ساتھ تعزیت کی تھی۔(نعوذ باللہ):

میں اس بات کو فراموش نہیں کرونگا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے مری عزا پرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی۔(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۹، حقیقۃ الوحی ص ۲۱۹)

اللہ نے مجھے سب انبیاء کے نام دیئے ہیں (نعوذ باللہ):

پھر کہا:

دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا، سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں میں محمد ہوں۔

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵، ۸۴)

۷:

مرزا غلام قادیانی کا مقدس ذوات پر تہمت لگانا:

یوں تو مرزا نے قادیانی ہر کمینی فکر اور گھٹیاں کمینی حرکت میں اپنی مثال آپ ہے۔ مگر مغلظات بکنے اور مقدس ذات پر تہمت لگانے اور الزام تراشی کرنے میں بھی اس کا ثانی نظر نہیں آتا۔ بطور نمونہ کے چند ایک ملاحظہ ہو:

چار سو انبیاء کی پیشگوئی جھوٹی نکلی (نعوذ باللہ) تہمت مرزائے قادیاں:

مرزائے قادیاں لکھتا ہے:

"ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی۔" (روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۳۹، ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۲۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے (نعوذ باللہ) تہمت مرزا قادیان:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شائد بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔' (روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۷۱، کشتی نوح ص ۶۶، حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹ کی عادت تھی (نعوذ باللہ):

تہمت مرزا لعین:

پھر بکواس کرتا ہے:

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔" (روحانی خزائن ج ۹، ص ۲۸، ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

مرزائے قادیان شیطاں کی جانب سے حضرت روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتوں کا انبار: (نعوذ باللہ)

قارئین کرام!

اس کتاب کے باب "انتہائے کذب بیانی از مرزائے قادیانی" میں جھوٹ نمبر ۱۳۱ سے لے کر ۴۷ تک دوبارہ ملاحظہ کریں بدبخت لعین نے کس قدر تہمتوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ لعنۃ اللہ علیہ و ملائکتہ والناس اجمعین

مرزائے قادیاں شیطاں کا (نعوذ باللہ) حضرت صدیقہ پاک مریم رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حمل کو ناجائز تعلقات کا نتیجہ کہنا:

بکواس کرتا ہے:

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔" (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۸، کشتی نوح ص ۱۶)

پھر کہا

''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تھا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے، لیکن چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔'' (روحانی خزائن ج ۲۰،ص ۳۵۶۔۵، چشمہ مسیحی ص ۲۶)

ایک اور مقام پہ کہا:

''پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں، مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں۔ کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۱۴ص ۳۰۰، حاشیہ ایام الصلح ص ۶۶)

۹۔ مرزے غلام قادیانی کا مال کی خاطر جھوٹ بولنا:

مرزے غلام قادیانی نے اول تا آخر تک جتنی بھی بے حیائیاں

کیں، جھوٹ بولے، دجل و فریب سے کام لیا، اسلام اور بانیٔ اسلام سے غداری کی، مفتریات بکیں، جب ہم اس کے سبب غرض اور داعیہ کی تلاش کرتے ہیں تو جواب ایک ہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا لعین کے یہ سارے جتن صرف اور صرف اس فانی دنیا کی جھوٹی عزت، شہرت، عورت اور دولت کے حصول کا لالچ اور طمع تھا۔ جس کے لئے وہ اپنے قول اور فعل کے ذریعے ہر ایک حد تجاوز کر جانا بھی روا سمجھتا تھا۔

اس کی اسی ہوس مال و زر کے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

مرزا کا سودی پیسے کو جائز قرار دینا:

مرزا غلام قادیانی نے سودی پیسے کے حصول کی خاطر اس کو جائز قرار دے کر عظیم ترین جھوٹ کا ارتکاب کیا:

کہتا ہے:

ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا (سود کا) روپیہ اشاعت دین کے کام پر خرچ کیا جاوے یہ بالکل صحیح ہے کہ سود حرام ہے، لیکن اپنے نفس کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے پس سود اپنے نفس کے لئے بیوی بچوں احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے، لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔'' (ملفوظات ج ۴،ص ۳۶۸)

قارئین کرام!

اسلام کے نام پر یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ سود جس کی حرمت کی شدت اور اس پر وعید شدید قرآن وسنت میں بے شمار مرتبہ بیان کی گئی مرزا لعین اس کو حلال اور جائز قرار دے رہا ہے تا کہ اپنے مریدوں سے زیادہ سے زیادہ مال بٹور سکے۔

بہر کیف سود کی حرمت شدید کے بارے دیکھئے ہمارے نبی کریم ﷺ کیا فرماتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربا ومؤکلہ وکاتبہ وشاھدتہ

رسول خدا ﷺ نے سود کھانے والے اس کے کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (ترغیب وترہیب ج ۳ص ۳، مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

دوسری روایت میں ہے کہ:

الربا اثنان وسبعون حوبا اصغرھا کمن اتی امہ

"یعنی سود کا بہتر (۷۲) درجے گناہ ہے، اس کا کم ترین یوں ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔"

(ترغیب وترہیب ایضاً ص۵)

پھر قرآن کی بھی تو سنئے فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: "تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔" (العمران:۹۲)

یہ آیت واضح طور پر بتا رہی ہے کہ اللہ کی راہ پاکیزہ ومحبوب اور پیاری چیز ہی مقبول ہے۔ نہ کہ سود وغیرہ کا حرام مال۔

مرزا غلام قادیانی کا حصول مال کیلئے ایک جھوٹا قانون وضع کرنا:

قارئین کرام!

آپ نے غور کیا مرزا دجال کس چالاکی سے مال بٹورنے کا جال پھینک رہا ہے کہ حصول مال کے لئے ایک جھوٹا قانون ہی گھڑ لیا کہتا ہے:

"یہ بالکل صحیح ہے کہ سود حرام ہے، لیکن اپنے نفس واسطے، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت کی اشیاء انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔"

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

کوئی اس لعین سے پوچھے کہ بدبخت ایسا ہی ہے تو پھر قرآن اور صاحب قرآن ﷺ نے حلال وحرام کی الگ الگ حدود کیوں بیان فرمائیں؟؟؟

اس قانون کا دین خدا ہمارے اسلام سے کوئی تعلق نہیں، البتہ مرزائی مذہب سے ہوگا بلکہ بہت گہرا ہے۔ تبھی تو مرزے نے خود اعتراف کیا کہ:

"ہمارا یہی مذہب ہے۔"

مرزا غلام قادیانی نے حصول مال کی خاطر جھوٹی پیری مریدی شروع کی

سیرت المہدی میں ہے کہ:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے

سنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی (یعنی بھائی) لوگ (حصرت صاحب کی طرف اشارہ تھا) دکانیں چلا کر نفع اٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دوکان چلاتے ہیں۔ والدہ صاحبہ فرماتیں تھیں کہ پھر اس نے چوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔" (ج۱،ص۲۸)

۱۰:

مرزا غلام قادیانی کا تجارت کی خاطر جھوٹ بولنا:

ابھی ہم وضاحت کر چکے کہ مرزا غلام قادیانی کی زندگی کا نصب العین فقط اور فقط اپنی نفسانی و شیطانی خواہشات کی تکمیل تھا، اسی کی خاطر اس نے (مذہبی لبادہ اوڑھ کر اپنی تحریرات، تقریرات اور تنظیم و جماعت کو اپنی تجارت بنا رکھا تھا اور صرف خود کی خاطر نہیں بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کے لئے بھی کثیر جمع پونجی چھوڑ کر جانا چاہتا تھا، سو وہ اپنے اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی نظر آتا ہے۔

ابھی حوالہ گزرا کہ مرزا نے اپنی اس تجارت کا آغاز جھوٹی پیری مریدی سے کیا پھر ترقی کرتا ہوا جھوٹ کے کئی مراتب طے کرتا ہوا جھوٹے دعویٰ نبوت تک پہنچا گویا اس کی جھوٹی نبوت بھی اس کی تجارت تھی جس کی خاطر اس نے سینکڑوں جھوٹ بولے۔ اس پر اس کا اعتراف ملاحظہ ہو:

ذکر حبیب میں ہے کہ مرزے کا ایک مرید کہتا ہے:

"۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو جب کہ میں قادیان کے ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حصرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا جس کا اصل متن درج کرنا مناسب ہے امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم حضرت اقدس مرشدنا و مھدنا مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان (مڈل) آج ارسال کیا جائے گا، جس فارم کی خانہ پری کرنی ہے۔ اس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے، میں نے وہاں لفظ "نبوت" لکھا ہے۔" (ذکر حبیب ص ۱۹۳)

مرزا غلام قادیانی کا دعا کے لئے رشوت مانگنا:

ایک شخص تھا جو بہت مالدار اور جاگیر دار تھا۔ لیکن تھا بے اولاد، اس نے اولاد کی دعا کے لئے کسی بندے کو مرزا دجال کے پاس دعا کروانے کے لئے بھیجا وہ بندہ جب پہنچا اور دعا کا کہا تو آگے سے مرزے نے کیا جواب دیا ملاحظہ ہو:

کہنے لگا:

"محض رسمی طور پر دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لئے ایک خاص قلبی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یا تو اس شخص کے ساتھ کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایک

خاص درد اور گداز پیدا ہو جائے، جو دعا کے لئے ضروری ہے اور یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو کہ جس پر دل سے اس کے لئے دعا نکلے۔ مگر یہاں نہ تو ہم اس شخص کو جانتے ہیں اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے کہ اس کے لئے ہمارا دل پگھلے پس آپ جا کر اسے یہ کہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دے دینے کا یاد ہے کہ وعدہ کرے پھر ہم اس کے لئے دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ اسے ضرور لڑکا دے دے گا۔'' (سیرت المہدی ج ۱، ص ۲۳۸)

اسی طرح اس کا ایک رئیس جو اس کا مرید ہو چکا تھا اس کا بیٹا بہت بیمار ہو گیا۔ اس نے اس کی صحت کے لئے دعا کرنے کو کئی خط لکھے، اس کے جواب میں مرزا کہتا ہے:

''اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہے کہ اس سلسلہ کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کرے جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔

(اخبار الفضل قادیان ج ۲۵، ص ۲۴۶، مورخہ ۱۲۲ کتوبر ۱۹۳۷)

مرزا غلام قادیانی کا ماہواری چندہ بٹورنا:

ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو مگر خدا کے ساتھ فضول اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہئے جو نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا منافق ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۲، ص ۵۵۶)

چندہ کے ذخیرہ سے قبل مرزا غلام قادیانی کی حالت:

مرزا اپنی حالت کو خود بیان کرتا ہے کہ:

ع

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۲۰، نصرۃ الحق ص ۱۱)

بطور مزاح کے لوگوں کو ہنسانے کیلئے مرزا ے غلام قادیانی کا جھوٹ بولنا:

مرزے کا بیٹا لکھتا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستے میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی پس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ

کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔“

(سیرت المہدی ج ۱، ص ۳۸)

مرزے کی شاعری قبض کشا (یعنی لطیفے) ہے:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

”جب طبیب دیکھتا ہے کہ مریض کو منہ کی راہ سے اب دوا مفید نہیں ہوئی تو پھر بیمار کے لئے حقنہ تجویز کرتا ہی اور اس ذریعہ سے بیمار کی قبض دور ہو جاتی ہے اور وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ سو یہی حال ہمارے شعر و سخن کا۔“ (اخبار الحکم قادیان ۲۸، اگست ۱۹۳۸، صفحہ ۲)

ہمارے عرف عام میں بھی یہ جملہ بولا جاتا ہے کہ ”کھل کے ہس تیری قبض ٹٹے“ یعنی زور سے ہنسیں آپ کی قبض ٹوٹ جائے گی۔ مرزا بھی ٹھیک کہتا ہے کہ جب اس کی نظم و نثر سنی جائے تو انساں اس کے فرضی لطیفوں کو بڑھے تو وہ ہنسنے کی وجہ سے لوٹ پوٹ ہی ہو گا۔

مرزا قادیانی کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی۔

سب انبیاء صادقین کے پاس جو فرشتہ وحی خدا لے کر آتا رہا اس کا نام ہے حضرت روح الامین جبرئیل علیہ السلام:

مگر جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کے پاس جو فرشتہ آتا تھا اس کا نام تھا ٹیچی ٹیچی۔

اب مرزے کی زبانی سنئے:

”۵ مارچ ۱۹۰۵ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس

نے بہت سارو پیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔

(روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۴۶، حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲)

گویا مرزے کا فرشتہ بھی ایک لطیفہ ٹھہرا۔

اس کی کچھ لائی گئی شیطانی وحیاں بھی پڑھئے:

آئی لو یو، آئی ایم ود یو، میس آئی ایم ہپی، لاٹھ، آف پین، آئی شیل ہیلپ یو، آئی کین داٹ آئی ول وڈ، وی کین واٹ کم، وی ول ڈو، گوڈ از کنگر یز آرمی۔ (روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۱۷، حقیقۃ الوحی ص ۳۰۳-۳۰۴)

عجیب و غریب زبان میں مرزے کی وحی:

پریشن عمر براطوس یا پلاطوس............ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(مکتوبات احمد ج ۱، ص ۵۸۳)

۱۳:

مرزا غلام قادیانی کا مخاطب کو حقیر سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنا:

اس کی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی سامنے والی کو کسی کام کی رغبت دلانے کے لئے یا کسی کام سے روکنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے جیسا کہ روتے ہوئے یا ضد کرتے ہوئے بچے کو کہہ دیا جاتا ہے کہ چپ کر جاؤ ورنہ شیر آ جائے گا۔ یا پھر شیر آ گیا ہے۔

جب مرزے قادیانی کے احوال زندگی پڑھے جاتے ہیں تو اس

میں یہ وصف غلیظ بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے کہ کیونکہ اس نے بھی اپنے مخاطبین کو اپنا تابع کرنے اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ایسے سینکڑوں ہربے استعمال کئے۔

جیسا کہ محمدی بیگم سے نکاح کے حوالے سے گزرا کہ مرزے قادیانی نے اس خاتون کے باپ کو مال وزر اور زمین کا لالچ دیا اور نہ ماننے پہ جھوٹی دھمکیوں سے بھی ڈرایا کہ تو مرجائے گا، اس کا خاوند فوت ہوجائے گا وغیرہ۔

۱۴:

مرزا غلام قادیانی کا ازراہِ تکلف جھوٹ بولنا:

اس کی صورت یہ ہے کہ انسان کے دل میں کسی چیز کی طلب کی خواہش بھی ہو اور وہ زبان سے کہے کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں یا بالعکس یعنی دل میں ذرا بھر خواہش نہ ہو اور زبان سے حصول کی طلب کرتا پھرے۔

قائین کرام!

مرزائے قادیان کو اس چالاکی پر بھی مکمل عبور حاصل ہے۔ یہ اپنی انگریزی وفادار اور کاسہ لیسی کے حوالے سے لکھتا ہے:

"میں نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ابتداء سے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہو گی اور میں نے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی چاہے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے اور میں نے ایسی کتابوں کو نہ

صرف برٹش انڈیا میں پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد میں محض للہی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے۔"

(روحانی خزائن ج۱۱، ص۶۸، رسالہ دعوت قوم ص۶۸)

مرزے کا آخری جملہ "نا اس خیال سے کہ یہ گرنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے" پر تکلف جھوٹ سے بھرا ہوا۔ کیونکہ اس غدار کی انگریز حکومت کی وفاداری کا صرف اور صرف مقصد ہی یہ تھا کہ اس کی قدر داں رہے اور انعام و اکرام کی بارش کرتی رہے۔ اس پر دلیل مرزے کی اپنی عبارت ملاحظہ ہو:

"یہ دانشمند گورنمنٹ ادنیٰ توجہ سے سمجھ سکتی ہے کہ عرب کے ملکوں میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں جن میں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گزاری اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں تھے............ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری ان خدمات کی قدر کرے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات ج۲، ص۵۳۵، تبلیغ رسالت ج۱۰، ص۲۸)

پھر یوں کہا کہ:

"میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت

ان کی محسن ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔
(روحانی خزائن ج ۲،ص ۳۴۰، کتاب البریہ ص ۴)

اسی طرح کی ایک دوسری عبارت پڑھئے:

کہتا ہے کہ:

''عرب کے ملکوں میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں جن میں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گزاری اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں تھے، ان میں گورنمنٹ کی خوشامد کا کون سا موقع تھا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۲، ص ۵۳۵،تبلیغ رسالت ج ۱۰،ص ۲۸)

ان دونوں عبارتوں کا ظاہر یہ بتا رہا ہے کہ مرزے قادیانی کا عمر بھر گورنمنٹ کی وفاداری اور چاپلوسی کرنا گورنمنٹ کی خوشامد اور اس کو دکھانے کے لئے نہیں تھا۔ حالانکہ اس کی دل میں اسی کی انتہاء درجے کی خواہش بھی تھی کہ گورنمنٹ مجھ سے خوشامدی انداز سے راضی ہو جائے۔

اس پر دلیل مرزے کی اپنی تحریر ہے:

''اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا...... مگر عجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا.......... لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظّمہ

دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اور اس غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔''
(روحانی خزائن ج ۱۵،ص ۱۱۲، ستارہ قیصریہ ص ۲)

دوسرے مقام پہ چاپلوسی یوں کرتا ہے:

''اے قیصریہ و ملکہ معظّمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصریہ ہند اس جوبلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جان سے تجھے مبارکباد دیتے ہیں۔''
(روحانی خزائن ج ۱۲،ص ۲۶۶، قیصریہ ص ۱۴)

۱۵:

مرزا غلام قادیانی کا ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دینا:

یوں تو غلام قادیانی جھوٹ کے ہر میدان کا شہوار ہے۔ مگر اس میدان میں تو اس نے خوب جوہر دکھائے کہ اس کو اس کا شیطانی مُلہم اور جھوٹی وحی کنندہ اسے جو بات بھی القاء کرتا مرزا اسے بغیر کسی تامل اور چنین و چناں کے آگے بیان کر دیتا۔

اور اپنے ملہم ابلیس مسمیٰ بہ ٹیچی ٹیچی کی ہر ہر بات پر بغیر سیاہ و سفید کی تمیز کئے اعتبار کرتا رہا اور بیان کرتا رہا۔ بایں وجہ ہی مرزے نے ہر ہر اچھے منصب کے حامل ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔

مرزا غلام قادیانی کے چند ایک ٹیچی ٹیچی سے سنے ہوئی الہامات:

۱۔ انت منی بمنزلہ لا یعلمھا الخلق
تو میری جناب میں وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کا لوگوں کو علم نہیں۔

۲ انت متی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تقریر۔

۳۔ انا اول المومنین
'میں سب سے پہلا مومن ہوں۔''

۴۔ الرحمٰن علم القرآن
''وہ رحمٰن جس نے قرآن سکھایا۔

۵۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
''انکو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہولو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

۶۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح
''جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی

۷۔ انی رافعک الی
''میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

۸۔ شانک عجیب
''تیری شان عجیب ہے۔''

۹۔ زاد مجدک
''تیری بزرگی کو اس نے زیادہ کیا۔''

۱۰۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً
''پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرایا۔''

۱۱۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
''ارادہ کرتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو کامل کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔''

(روحانی خزائن ج۱۱، ص۵۱ تا ۵۳، رسالہ دعوت قوم)

نمبر ۱، ۲، ۸، ۹، کے علاوہ سب قرآنی آیات ہیں، مگر لعنت ہو مرزا خبیث کے ملہم ابلیس پر کہ جس نے کہا کہ یہ تجھے الہام ہوئی ہیں اور بے شمار لعنت ہو قادیان کے شیطان پر کہ جس نے اپنے ابلیس ملہم سے سن کر یہ یقین کر لیا اور آگے بیان کر دیا کہ یہ میرے الہامات ہیں............ حالانکہ ناظرۃ القرآن پڑھنے والا مسلمانوں کا ناسمجھ بچہ بھی جانتا ہے کہ یہ آیات قرآن کی ہیں اور قرآن کو اللہ تعالیٰ نے بس قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔

قارئین! یہ چند ایک مثالیں بطور نمونہ کے بیان کی ہیں ورنہ بدبخت مرزے کی کتابیں ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہیں۔

❁❁❁

باب نمبر ۱۰:

مرزا غلام قادیانی کی حیثیت
قرآن وحدیث، ائمہ دین اور اس کی اپنی نظر میں

قارئین محتشم!

آپ نے غور کیا توفیق الٰہی کے ساتھ ہم نے جھوٹ کی مذمت قرآن و حدیث، ائمہ دین اور خود مرزا غلام قادیانی کی قلم سے الگ الگ ابواب میں بیان کی اور یہ بھی مستقل ابواب بنا کر بیان کیا کہ دنیائے کائنات میں شائد کوئی جھوٹ ایجاد نہیں ہوا جس کا ارتکاب مرزے نے نہ کیا ہو، اس لئے اب ہم بطور نتیجۂ ابحاث سابقہ کے کہہ سکتے ہیں کہ:

مرزا غلام قادیانی قرآن کی نظر میں:

۱۔ بے ایمان ہے کیونکہ جھوٹ ایمان کامل کے منافی ہے اور مرزا جھوٹ کا عادی تھا۔

۲۔ وہ فحش گو اور سنگین ترین جرم کا مرتکب تھا، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۳۔ وہ منکر آیات الٰہی تھا۔ کیونکہ جھوٹ بولتا تھا۔

۴۔ اس کا شرک سے گہرا واسطہ تھا کیونکہ وہ جھوٹا تھا۔

۵۔ وہ دنیائے شرک کا کیڑا تھا کیونکہ جھوٹا تھا۔

۶۔ وہ بتوں کی پوجا کی بنیاد رکھنے والا تھا کیونکہ جھوٹا تھا۔

۷ وہ بت پرستی اور پلیدی سے بھی زیادہ گندگی میں مبتلاء تھا کیونکہ جھوٹا تھا۔

۸۔ وہ بذات خود راہ ہدایت کے لئے رکاوٹ تھا، کیونکہ جھوٹ بولتا تھا۔

۹۔ اس کو دین کی ذرا بھر ہدایت نہ ملی کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۰۔ اس کو حق کی جانب رہنمائی میسر نہ آئی کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۱۔ اسے قیامت کے روز جنت کی راہ نہیں ملے گی کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت نہ دی، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۳۔ اسے نیک لوگوں کا رستہ میسر نہ آیا، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۴۔ وہ محروم از ہدایت تھا، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۵۔ اس پر لعنت برستی تھی کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۶۔ وہ ظالم تھا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۱۷۔ وہ سب سے بڑا ظالم تھا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۱۸۔ وہ بہت بڑا لعنتی تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۱۹۔ وہ جہنمی ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

۲۰ اس کا قیامت کو برا حال ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۱۔ وہ قیامت کو فلاح نہیں پا سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۲۔ اس کو راہ حق میسر نہ آئی، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۳۔ اس کے لئے قیامت کو بہت برا عذاب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۴۔ وہ ایسا مجرم ہے کہ جس کا بھلا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۵۔ وہ مستحق لعنت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۲۶۔ وہ اس لائق بھی نہیں تھا کہ اس کی ہم نشینی اختیار کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

مرزا غلام قادیانی احادیث کی نظر میں:

۲۷۔ جھوٹ بولنا زمانہ جاہلیت میں بھی معیوب تھا، مگر مرزے غلام قادیانی کے نزدیک نہیں، کیونکہ یہ سب سے زیادہ بولتا تھا۔

۲۸۔ جھوٹ بولنے سے کافر بھی حیا کرتے ہیں۔ مگر مرزا نہیں۔

۲۹۔ جھوٹ دنیا کی کسی بھی قوم وملت میں بطور جواز کے منقول نہیں، مگر فرقۂ مرزائیت کی بنیاد ہی جھوٹ ہے۔

۳۰۔ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے اور مرزا غلام قادیانی سب سے بڑا گنہگار، کیوکہ وہ اس کا عظیم مرتکب تھا۔

۳۱۔ مومن کی تخلیق جھوٹ پر نہیں ہوتی، مگر مرزے نے ثابت کر دیا کہ میں تو سراپائے کذب و دجل ہوں۔

۳۲۔ جھوٹ منافق کی خصلت ہے، تبھی تو وہ رئیس منافقین ٹھہرا، کیونکہ وہ اپنی اس خصلت میں جہاں بھر میں ممتاز ہے۔

۳۳۔ جھوٹ منافق کی علامت ہے، اور مرزا میں منافت کی یہ علامت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

۳۴۔ جھوٹ منافقت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور مرزا منافقت کی مکمل عمارت، کیونکہ کذاب ودجال ہے

۳۵۔ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے، تبھی تو مرزے پر دنیا بھر سے لعنت برس رہی ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔

۳۶۔ جھوٹ کی بدبو سے فرشتے دور ہو جاتے ہیں، اسی لئے رحمت کے فرشتے دنیا وعقبیٰ میں ہی مرزے سے دور ہو چکے اور اس پر ملائکہ

عذاب لعنت برسا رہے ہیں، کیونکہ وہ جھوٹ کا عادی تھا۔

۳۷۔ جھوٹ سے بدتر کوئی عادت نہیں، اسی لئے تو ہم کہتے ہیں مرزا اقبح الخصائل یعنی سب سے زیادہ بری عادات کا مالک تھا کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

۳۸۔ جھوٹ ایمان کے منافی ہے، اسی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ فکر مرزئیت اور ایمان ایک دوسرے کے متضاد اور مخالف ہیں یعنی جو مومن ہے وہ مرزائی نہیں اور جو مرزائی ہے وہ مومن نہیں۔ کیوکہ اس کا بانی مبانی کذاب و دجال تھا۔

۳۹۔ جھوٹ باعث پریشانی و اضطراب ہے، جبھی تو مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکار بحر اضطراب و حیرانی و پریشانی میں مستغرق ہیں، تسکین کا ساحل نہ انہیں یہاں میسر ہے۔ نہ ہی قبر و حشر میں ہوگا۔ کیونکہ اس مذہب کا بانی کذاب اور یہ مذہب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

۴۰۔ جھوٹ دوزخ میں لے جانے والا کام، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی واصل الی النار ہوا، کیونکہ جھوٹ کا وہ عادت دار تھا۔

۴۱۔ جھوٹ دل کو سیاہ کر دیتا ہے، بایں وجہ مرزا کا دل بھی اسود ہو چکا تھا، نتیجۃً وہ اللہ اور اس کے مقربین پر ہر قسم کے جھوٹ باندھتا ہے۔

۴۲۔ جھوٹ کسی حالت میں اصلاح نہیں کرتا، بایں وجہ ہی مرزے کو مفسد اعظم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کذاب اعظم جو تھا۔

۴۳۔ جھوٹ دوزخی عمل ہے اور مرزا جہنم کا کیڑا، کیونکہ کاذبوں میں اس کی مثال نہیں۔

۴۴۔ جھوٹ پھیلانا شیطانی کام ہے اور یہ کام مرزا عمر بھر کرتا رہا، لہٰذا وہ ناشر شیطانیت ہوا۔

۴۵۔ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے، بایں وجہ ہی سبھی مرزے کو بھی انتشار و افتراق امت کی جڑ کہتے ہیں، کیونکہ اس نے جھوٹوں کا ایک ذخیرہ جمع کر کے چھوڑا۔

۴۶۔ مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا، اسی لئے مرزا صاحب ایمان نہیں تھا، کیونکہ وہ پرلے درجے کا کذاب تھا۔

۴۷۔ جھوٹ میں بھلائی نہیں اس لئے مرزے کی ذات سے لے کر اس کے کردار و افکار اور گفتار سب بھلائی اور ہر قسم کی خیر سے خالی تھا، کیونکہ وہ منحوس جھوٹا تھا۔

۴۸۔ جھوٹ برباد اور ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی لئے مرزے کی ہلاکت غلاظت میں ہوئی اور دارین کی بربادی اس کا مقدر ٹھہری کیونکہ وہ جھوٹا تھا۔

۴۹۔ جھوٹ بے برکتی ڈالتا ہے۔ تبھی تو وہ زمانے بھر کا منحوس تھا کہ جھوٹ سے کام لیتا تھا۔

۵۰۔ جھوٹ قبولیت دعا میں رکاوٹ ہے، اسی لئے ہی مرزے کی ہر عبادت (اگر کرتا ہوگا تو) کالے کپڑے لپیٹ کر اس کے منہ پہ ماری جاتی ہو گی، کیونکہ اس کی تمام حرکت وسکنات جھوٹ کی آئینہ دار تھیں۔

۵۱۔ جھوٹے شخص کے لئے نہایت سخت اور طویل عذاب ہے اور مرزا اس کا مستحق سب سے زیادہ ہے کیونکہ وہ جھوٹا جو سب سے بڑا تھا۔

۵۲۔ جھوٹ سے اجتناب کرنا پریشانیوں کا حل ہے اور مرزا دارین کی ذلت و پریشانی میں مبتلا کیونکہ اس کی زندگی جھوٹ سے استعارہ ہے۔

۵۳۔ جھوٹ بولنے والا خیانت کرتا ہے اور مرزا سب سے بڑا خائن، کیونکہ سب سے بڑا جھوٹا تھا۔

۵۴۔ مرزا غلام قادیانی بے ایمان تھا، کیونکہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۵۵۔ مرزا سنگین ترین مجرم ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

۵۶۔ روسیاہی مرزے کا نصیب بن گئے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

۵۷۔ مرزا سب سے بڑا ظالم اور گمراہ تھا، کیوکہ وہ قرآن مجید پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۵۸۔ مرزا قادیانی پر خود قرآن لعنت کرتا ہے، کیوکہ وہ قرآن مجید پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۵۹۔ مرزا خدا پر جھوٹ باندھتا کیونکہ وہ قرآن مجید پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۶۰۔ اس بدبخت کا ٹھکانہ جہنم ہے، کیونکہ وہ نبی ﷺ پر جھوٹ باندھتا تھا۔

۶۱۔ مرزا سنگین ترین جرم کا مرتکب تھا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۲۔ مرزا گمراہ کن تھا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۳۔ مرزا جنت کی خوشبو تک سے محروم رہے گا، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۴۔ مرزائے قادیاں کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۵۔ وہ بہت بڑے جھوٹ کا مرتکب تھا، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۶۔ وہ دائمی عذاب کا مستحق ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولتا تھا۔

۶۷۔ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب تھا کیونکہ جھوٹی گواہیاں دیا کرتا تھا۔

۶۸۔ وہ بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا، کیونکہ وہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کرتا۔

۶۹۔ وہ کفرانِ نعمت کرتا کیونکہ وہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کرتا۔

۷۰۔ وہ لعنت کا حقدار تھا اواس کے تمام اعمال مردود کیونکہ وہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ منسوب کرتا تھا۔

۷۱۔ اس پر جنت حرام ہے، کیونکہ وہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ منسوب کرتا تھا۔

۷۲۔ اس نے جھوٹ کا دوہرا لباس پہنا کیونکہ وہ کسی بھی چیز کے حاصل نہ ہونے کے باوجود حصول کا دعویدار تھا۔

۷۳۔ وہ گفتار کا سب سے بڑا جھوٹا تھا، کیونکہ مقربین پر تہمتیں لگاتا تھا۔

۷۴۔ مرزا مہلک گناہ میں مبتلا تھا، کیونکہ وہ تہمت لگانے کا عادی تھا۔

۷۵۔ وہ مستحق تھا کہ اس پر حد قذف لگائی جائے، کیونکہ وہ تہمتیں لگاتا تھا۔

۷۶۔ وہ مسلسل لعنت کا حقدار تھا، کیونکہ وہ تہمتیں لگاتا تھا۔

۷۷۔ اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۷۸۔ اللہ اس سے کلام نہیں کرے گا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ قیامت کو اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۰۔ اللہ تعالیٰ اسے پاک نہیں کرے گا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۱۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے، کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۲۔ اس نے مال میں برکت نہ تھی کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۳۔ اس کا مال بالآخر فنا ہی ہونے والا تھا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۴۔ وہ جنت سے محروم رہے گا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۵۔ اس کے گھر میں بگاڑ اور بربادی تھی کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۶۔ وہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ وہ حصول مال کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

۸۷۔ مرزا قادیانی بے برکتا تھا، کیونکہ جھوٹ بولتا تھا۔

۸۸۔ مرزا ایک فاجر تھا، کیونکہ وہ اپنی تجارت جھوٹی پیری اور جھوٹی نبوت کے لئے جھوٹ بولا کرتا تھا۔

۸۹۔ مرزا بروز قیامت بطور فاجر کے اٹھے گا۔ کیوکہ وہ اپنی تجارت میں جھوٹ بولا کرتا۔

۹۰۔ جھوٹ سنجیدگی اور مزاح دونوں میں درست نہیں، مگر مرزا دونوں میں خوب بولتا۔

۹۱۔ بندہ کامل مومن نہیں ہوتا، جب تک کہ مزاحاً بھی جھوٹ نہ چھوڑ دے۔ بایں وجہ مرزا تو ناقص درجے کا مومن نہیں تھا چہ جائیکہ کامل ہو کیونکہ جھوٹا تھا۔

۹۲۔ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنے والے کے لئے برا انجام ہے اور ہلاکت بھی اور مرزے میں یہ وصف بھی نمایاں تھا۔

۹۳۔ جھوٹ از راہ تکلف بھی ٹھیک نہیں، مگر مرزا ارتکاب پھر بھی کرتا۔

۹۴۔ مخاطب کو حقیر جان کر جھوٹ بولنا بھی درست نہیں۔ مگر مرزے کی نگاہ میں بات ہی حقیر تھی۔

۹۵۔ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق) کرنا بھی جھوٹ ہے اور مرزا قادیانی اس کا ماہر تھا۔

مرزا غلام قادیانی ائمہ دین کی نظر میں:

۹۶۔ مرزا سب سے بڑا خطاکار تھا۔ کیونکہ جھوٹ کا ارتکاب کرتا۔

۹۷۔ وہ فقط جھوٹا نہیں بلکہ سب سے بڑا جھوٹا تھا کیونکہ ایک جھوٹی بات بیان کرنے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے۔

۹۸۔ وہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا، کیونکہ وہ جھوٹا تھا۔

۹۹۔ جھوٹ انسان کو معیوب کر دیتا ہے اور مرزا بھی ظاہری و باطنی طور پر معیوب تھا، کیونکہ جھوٹ بولتا تھا

۱۰۰۔ اس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے، کیونکہ وہ

ایک کذاب خطیب تھا۔

۱۰۱۔ جھوٹ میں کچھ خیر نہیں، اسی لئے مذہب مرزائیت دین، دنیا کی ہر بھلائی سے خالی ہے کیونکہ وہ تھا ہی کذاب۔

۱۰۲۔ جھوٹا قیامت کو رہائی نہیں پا سکے گا، اسی لئے مرزا تو ضرور گرفتار نار ہوگا، کیونکہ اعلیٰ درجے کا جھوٹا تھا۔

۱۰۳۔ جھوٹے کے دل کا چراغ کبھی روشن نہیں ہوتا تبھی مرزے کی نہ بس باطنی لائٹ بلکہ ظاہری یعنی آنکھ بھی گل تھی، کیونکہ جھوٹوں کا امیر تھا۔

۱۰۴۔ جھوٹ انسان کو شرمندہ کرتا ہے۔ اس لئے شرمندگی دارین مرزے کا نصیب بنی، کیونکہ جھوٹوں کا سردار تھا

۱۰۵۔ جھوٹ انسان کو بے عزت کرتا ہے۔ اس لئے عزت کی ہوا تک بھی مرزے کے قریب سے نہ گری کیونکہ وہ جھوٹا تھا۔

۱۰۶۔ جھوٹے سے ہر کوئی کنارہ کرتا ہے، بایں وجہ ہر ذی شعور اور مسلمان مرزائی فکر سے اجتناب کرتا ہے، کیونکہ اس کا بانی جھوٹ کی نجاست کا پتلہ تھا۔

۱۰۷۔ جھوٹے کو کوئی بھی شمار میں نہیں لاتا، اسی لئے مرزے کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا کیونکہ وہ جھوٹ بے شمار بولتا تھا۔

۱۰۸۔ جھوٹا شخص ذلیل ہوتا ہے، تبھی تو مرزا دارین کا ذلیل ٹھہرا، کیونکہ وہ جھوٹ بہت بے تکلفی سے بولتا۔

۱۰۹۔ جھوٹ بولنے سے بدتر کوئی کام نہیں، اسی لئے مرزے سے بدتر کوئی نہیں، کیونکہ وہ جھوٹ بولنے کا بادشاہ تھا۔

۱۱۰۔ جھوٹا شخص بے اعتبار ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا غیر معتبر آدمی تھا، کیونکہ کذاب تھا۔

۱۱۱۔ جھوٹ کی وجہ سے نیک نامی گم ہوجاتی ہے، اسی لئے جب کبھی مرزے قادیانی کا نام آتا ہے لعنتوں کی مالا کے ساتھ آتا ہے کیونکہ جھوٹ بولتا تھا۔

مرزے غلام قادیانی کی حیثیت اس کی اپنی نظر میں:

۱۱۲۔ مرزا غلام قادیانی کنجر ہے اور حرام۔زدگی سے بھی برے کام کرتا، کیونکہ اس نے خود لکھا ہے کہ

''جھوٹ بولنا گویا کنجر بننے اور حرامزدگی سے بھی برا ہے

اور خود جی بھر کے بولتا۔

۱۱۳۔ مرزا قادیانی گوہ کھایا کرتا، کیونکہ اس نے خود لکھا ہے کہ:

''جھوٹ بولنا گوہ کھانے کی طرح ہے'' اور خود بولتا تھا۔

۱۱۴۔ مرزا قادیانی سے زیادہ بدکردار کوئی نہیں، کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ:

''جھوٹ سے بدتر کوئی کام نہیں'' اور خود ارتکاب کرتا۔''

۱۱۵۔ مرزا قادیانی مرتد ہونے سے بھی برا ہے، کیونکہ وہ کہتا ہے کہ:

''جھوٹ بولنا ارتداد سے برا ہے'' اور خود بولتا تھا۔''

۱۱۶۔ مرزا قادیانی اپنی سب باتوں میں بے اعتبار ہے، کیونکہ اس نے خود لکھا کہ:

''جس کی ایک بات جھوٹی ثابت ہو جائے وہ باقیوں میں بھی بے اعتبار شمار ہوگا'' اور خود عمر بھر بولتا رہا۔''

۱۱۷۔ مرزا غلام قادیانی سب برائیوں کی جڑ ہے، کیونکہ اس نے خود لکھا کہ:
''جھوٹ سب برائیوں کی ماں ہے اور خود بے شمار بولتا۔''

۱۱۸۔ مرزا قادیانی مردار خور تھا، کیونکہ اس نے خود لکھا کہ:
''جھوٹ ایک مردار ہے اور خود تسلسل سے بولتا۔''

۱۱۹۔ مرزا قادیانی کتوں کے جیسے کام کرتا، کیونکہ اس نے خود لکھا ہے کہ:
''جھوٹ بولنا نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریقہ ہے'' اور خود ساری عمر نہ چھوڑا۔''

۱۲۰۔ مرزا قادیانی بدذات ہے، کیونکہ اس نے خود تحریر کیا کہ:
''خدا پہ جھوٹ باندھنے والا بدذات ہے'' اور خود اس نے اس کام کی حد کر دی۔

۱۲۱۔ مرزا قادیانی کتوں سے بدتر ہے، کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''وہ کتوں سے بدتر ہے'' اور خود ایسا کرتا رہا۔

۱۲۲۔ مرزا قادیانی بندروں سے بدتر ہے، کیونکہ خود کہتا ہے کہ:
''وہ بندروں سے بدتر ہے۔'' خود رب تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا رہا۔

۱۲۳۔ مرزا قادیانی متضاد الکلام تھا، کیونکہ خود لکھتا ہے کہ:
''جھوٹے کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔'' اس کی اپنی کتابیں اس سے بھری پڑی ہے۔

۱۲۴۔ مرزا قادیانی کی زندگی سب سے بڑی لعنتی زندگی تھی، کیونکہ اس نے خود لکھا کہ:

''جھوٹے کی زندگی سب سے زیادہ لعنتی ہے'' اور خود ساری زندگی بولتا رہا۔

۱۲۵۔ مرزے قادیانی پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے، کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''جھوٹوں پر قیامت تک لعنت ہے'' اور خود اس کا خوب مرتکب تھا۔''

۱۲۶۔ مرزا قادیانی گند کا کیڑا ہے کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ:
''جھوٹ بولنے والا نجاست کا کیڑا ہے۔'' اور خود جی بھر کر بولتا رہا۔''

۱۲۷۔ مرزا قادیانی لعنتی ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''افتراء باندھنے والے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔'' اور خود زمانے بھر سے بڑا مفتری تھا۔

۱۲۸۔ مرزا قادیانی کی ذرا بھر عزت نہیں کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ:
''اس کی ذرا بھر عزت نہیں۔'' اور خود سب سے بڑا مفتری تھا۔

۱۲۹۔ مرزا قادیانی لعنتیوں والے کام کرتا، کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''خدا پر افتراء باندھنا لعنتیوں کا کام ہے'' اور اس نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔

۱۳۰۔ مرزا قادیانی سب سے بڑا پاپی ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔'' اور خود بڑھ چڑھ کے

بولتا رہا۔

۱۳۱۔ مرزا قادیانی تمام برائیوں کی جڑ ہے کیونکہ خود کہتا ہے کہ:
''جھوٹ تمام برائیوں کی ماں ہے۔'' اور خود اعلیٰ درجے کا کذاب تھا

۱۳۲۔ مرزا قادیانی مردار کھاتا تھا، کیونکہ اس نے خود کہا کہ:
''جھوٹ بولنا مردر کھانے والوں کا کام ہے۔'' اور خود کی مثال نہیں جھوٹ بولنے کی۔

۱۳۳۔ مرزے پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔ کیونکہ وہ خود کہہ گیا ہے کہ:
''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔'' اور خود کذاب زمانہ تھا۔

۱۳۴۔ مرزا قادیانی دجال ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ:
''جھوٹ کے حامی اور مکروفریب سے کام چلانے والے کو دجال کہتے ہیں۔'' اور خود نہ صرف جھوٹ کا حامی تھا بلکہ ہزاروں کی تعداد میں جھوٹ بولے اور عمر بھر مکرو فریب سے ہی کام چلایا۔

۱۳۵۔ مرزا قادیانی جھوٹ کا باپ ہے جسے شیطان دجال کہا جاتا ہے۔ کیونکہ خود کہتا ہے کہ:
''جھوٹ کے باپ کا نام ہے شیطان دجال۔'' اور خود کی زندگی ہی جھوٹ سے استعارہ ہے۔ اسے کہتے ہیں:

ع

الجھا ہے پاؤں شیطان کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے جال میں صیاد آ گیا

قارئین کرام!

ان ایک سوپینتیس (۱۳۵) ثابت شدہ امور کی روشنی میں ہمیں یہ کہنے کا پورا پورا حق ہے کہ مرزے غلام قادیانی کا نبی یا رسول ہونا، یونہی مسیح موعود مہدی، محدث و مجدد اور امام زماں وغیرہ ہونا تو دور کی بات وہ تو ناقص مسلمان بھی نظر نہیں آتا بلکہ ایک شریف انسان بھی نہیں بلکہ پرلے درجے کا خبیث النفس، غلط الفکر، بدکردار، پلید گفتار، بدذات شریر الطبع، انسانیت کے چہرے پہ بدنما داغ اسلام کا غدار، ایمان کا ڈاکو، یہود و ہنود کا کاسہ لیس، مرتد، کافر اور کذاب و دجال تھا۔ کیونکہ اس کے بولے گئے جھوٹوں میں سے سینکڑوں جھوٹ مبنی بر کفر و اتدار اور شرک ہیں۔

مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے بارے علماء عرب وعجم کا اتفاقی فتویٰ:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے بارے علماء عرب وعجم کا متفقہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ:

من شك فی عذابه و كفره فقد كفر

''یعنی جو شخص مرزے کے عذاب اور اس کے کفر میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴، ص ۳۲۱)

ضمیمہ:

راقم الحروف جب کتاب ہذا کی تحریر کر چکا تھا تو ایک دِن کسی کام کی غرض سے ہمارے جامعہ (تاندلیانوالہ) میں مجاہد ختم نبوت مبلغ ختم رسالت فاتح مرزائیت جناب محمد بدیع الزماں بھٹی صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ تشریف لائے، میں نے جب انہیں مسودہ دکھایا تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ماشاء اللہ ایک اچھوتے عنوان پر آپ نے قلم اٹھایا اور مرزے کا خوب تعاقب کرتے ہوئے اس کی مبنی برکذب زندگی سے خوب پردہ اٹھایا۔

مگر یہاں پر اس بات کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے کہ ہم جب مرزائیوں کو ان کے جھوٹے نبی کے جھوٹے اقوال دکھاتے ہیں تو وہ مرزے قادیانی کا دفاع کرتے ہوئے نعوذباللہ جھٹ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کی اس بکواس کا بھی لازماً جواب شافی وکافی ہونا چاہئے، تاکہ کسی مرزائی کو پھر اس عنوان پر بات کرنے کی ہمت نہ ہو۔

بایں وجہ فقیر فیضیؔ نے ضروری جانا کہ اس بحث کو بصورت ضمیمہ اس مقام پہ درج کر دیا جائے۔

لہٰذا اب مرزائیوں کے اس اعتراض کا دندان شکن جواب دیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق والعون

اعتراض ازمرزائی قوم کہ

جھوٹ بولنا تو ابراہیم علیہ السلام سے بھی ثابت ہے:

مرزائی کہتے ہیں اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ بولنا ثابت ہوتا

ہے تو اس میں نہ کوئی تعجب کی بات ہے اور نہ ہی اس سے مرزا صاحب کی نبوت میں کوئی فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ بولنا تو انبیاء سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ کا قرآن وحدیث میں بھی ذکر ملتا ہے۔

جواب نمبر ۱:

اس اعتراض کے پہلے اور اجمالی جواب کے تحت اوّلاً یہ سمجھئے کہ اس بارے اسلامی عقیدہ کیا ہے، تاکہ اس مسئلے کی نزاکت معلوم ہو سکے۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۴ھ فرماتے ہیں:

والجمهور قائلون بانهم معصومون

''یعنی جمہور کہتے ہیں کہ انبیاء گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔'' (شفاء شریف ج ۲،ص ۱۳۱)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والمختار عندنا إنه لم يصدر عنهم الذنب حال النبوة البتة لا الكبيرة ولا الصغيرة

''ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے زمانہ نبوت میں یقینی طور پر کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا، نہ کبیرہ اور نہ ہی صغیرہ۔'' (تفسیر کبیر ج ۱،ص ۳۰۲)

امت مرحومہ کے جلیل القدر ائمہ کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہ سے معصوم ہوتے ہیں اور ان سے ہر گز ہرگز کوئی فعل ممنوع صادر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والا قطعاً نبی نہیں ہوسکتا۔

جواب نمبر ۲:

رہی وہ حدیث کہ جس سے مرزائی قوم اور دیگر غیر مسلم لوگوں نے سمجھا کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین موقعوں پر جھوٹ بولا تھا، اب اس کی وضاحت کی جاتی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس حدیث نبوی کا اصل مطلب کیا ہے؟

وہ حدیث پاک یوں ہے کہ:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لم يكذب ابراهيم الا ثلث كذبات ثنتين منهم فی ذات الله قوله انی سقيم و قوله بل فعله كبيرهم هذا وقال بينا هوذات يوم و سارة اذاتی علی جبار من الجبابرة فقيل له ان ههنا رجلاله امرأة من احسن الناس فارسل اليه فساله عنها من هذه قال اختی فاتی سارة فقال لها ان هذا الجبار ان يعلم انك امرأتی يغلبنی عليك فان سألك فاخبريه انك اختی فی الاسلام ليس علی وجه الارض مومن غيری وغيرك فارسل اليها فأتی بها قام ابراهيم يصلی فلما دخلت عليه ذهب يتنا ولها بيده فاخذو ويدوی فغط حتی ركض برجله فقال ادعی الله لی ولا ضرك فدعت الله فاطلق ثم

تنا ولها الثانية فاخذ مثلها او اشد فقال ادعی الله لی ولا اضرك فدعت الله فاطلق فدعا بعض حجبته فقال انك لم تاتنی بانسان انما اتيتنی بشيطان فاخدمها هاجرفاتته وهو قائم يصلی فاو مأبيده منهم قالت رد الله كيد الكافر فی نحره واخدم هاجر۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابراہیم علیہ السلام نے تین باتوں کے علاوہ کوئی ایسی بات نہیں کی جس کو لوگوں نے جھوٹ سمجھا ہو، ان تین میں سے دو کا تعلق اللہ کی ذات سے ہے (یعنی طلب رضائے الٰہی کے لئے) ایک آپ کا یہ قول ''انی سقیم'' میں بیمار ہونے والا ہوں دوسرا آپ کا فرمان ''بل فعله كبير هم'' بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا اور ان میں تیسرا قول (کہ جس وقت آپ فلسطین کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے تو اس دوران) ایک آپ اور آپ کی زوجہ کا ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں ایک جابر اور ظالم شخص مسلط تھا، اس کو لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ایک عورت ہے جو تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس ظالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف اپنا قاصد بھیجا کہ وہ ان سے پوچھے کہ یہ تمہارے

ساتھ عورت کون ہے؟ اس کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا! یہ میری بہن ہے، پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آئے ان کو کہا! اگر اس ظالم کو پتہ چل گیا کہ تم میری بیوی ہو تو وہ جبراً تم کو مجھ سے چھین لے گا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے خبر دینا کہ تم میری بہن ہو کیونکہ اسلام میں تو تم میری بہن ہی ہو، اس لئے کہ (اس وقت) روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ کوئی اور مومن نہیں ہے۔ اس ظالم نے حضرت سارہ کے پاس قاصد بھیج کر ان کو اپنے پاس بلایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جب اس ظالم کے پاس پہنچی تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو وہ اللہ کی گرفت میں آ گیا۔ پاگلوں کی طرح ہو گیا اس کا گلہ گھونٹ گیا۔ منہ سے جھاگ بہنے لگی، ایڑیاں رگڑنے لگا، اس نے حصرت سارہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ! تم اپنے اللہ سے میرے لئے دعا کرو، میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچاؤں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے دوبارہ ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی تو وہ پھر پہلے کی طرح اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ گیا، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، اس نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے پھر دعا کی درخواست کی، آپ نے پھر اس کے لئے دعا کی۔ جب وہ ٹھیک ہو گیا تو اس نے اپنے دربان کو بلایا اور کہا! تم میرے پاس انسان کو نہیں بلکہ کسی جن کو لے کر آئے ہو۔ پھر اس نے آپ کو

حضرت ہاجرہ بطور خادمہ دے کر واپس لوٹا دیا۔ حضرت سارہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے، آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کیا حال ہے؟ حضرت سارہ نے کہا کہ اللہ نے کافر کے مکر کو اسی کے سینے پر لوٹا دیا۔ (یعنی وہ ذلیل ہوا) اس نے ہاجرہ مجھے بطور خادمہ دی ہے۔''

(مشکوٰۃ ص۵۰۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث مبارکہ کا مطلب:

حضرت امام قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ حدیث مذکور کا صحیح مطلب اور درست مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الصحیح ان الکذب لا یقع منھم مطلقا واما الکذبات المذکورۃ فانما ھی بالنسبۃ الی فھم السامع لکونھا فی صورۃ الکذب و امافی نفس الامر فلیست کذبات۔

''یعنی صحیح بات یہی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے جھوٹ مطلقاً ثابت نہیں ہو سکتا، لیکن یہ مذکورہ جھوٹ تو یہ بھی سننے والے کی طرف منسوب ہیں، جن کو سننے والے نے جھوٹ سمجھا، اس لئے کہ وہ صورۃً جھوٹ نظر آتے ہیں، حالانکہ حقیقتاً جھوٹ نہ تھے۔''

(مشکوٰۃ شریف ص۵۰۶، حاشیہ نمبر ۱۰)

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی اس تشریح کی روشنی حدیث مذکورہ کا

مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانا چاہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ ایسا کلام کیا کہ لوگوں نے اسے جھوٹ سمجھا (باوجود اس کے سچ ہونے کے) ان کے سوا آپ نے کبھی ایسا کلام نہ کیا کہ جسے لوگوں نے جھوٹ سمجھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقوال ثلثہ میں سے ہر ایک کی الگ الگ وضاحت:

پہلا قول ''انی سقیم'':

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ کی قوم نے جب میلے میں جانے کی دعوت دی تو آپ نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا:

اِنِّیْ سَقِیْمٌ

''یعنی میں بیمار ہونے والا ہوں۔''

آپ نے یہ جملہ بطور ''توریہ'' کے فرمایا تھا اور توریہ جھوٹ نہیں ہوتا، بلکہ متکلم کے فصیح و بلیغ ہونے کا یہ بین ثبوت اور قادر الکلامی کا شاہکار شمار ہوتا ہے۔ اور یہ جائز ہے۔

توریہ کی تعریف:

قارئین کی آسانی کے لئے توریہ کی تعریف نقل کی جاتی ہے تا کہ مقصود سمجھنے میں آسانی ہو:

التورية ويسمى الايهام ايضاً وهو ان يطلق لفظ له معنيان قريب و بعيد ويرادبه البعيد۔

''توریہ، اس کا نام ایہام بھی رکھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ ایسا لفظ استعمال کیا جائے جس کے دو معنی ہوں، ایک قریب والا اور دوسرا دور والا درانحالیکہ (متکلم کی) مراد دور والا معنیٰ ہو۔'' (مختصر المعانی ص۴۵۶)

امام فصاحت و بلاغت علامہ محمد بن محمد عرفہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ اس پر تحشیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قوله "قريب و بعيد" اى قريب الى الفهم لكثرة استعمال اللفظ فيه و بعيد عن الفهم لقلة استعمال اللفظ فيه فكأن المعنى القريب ساتر للبعيد والبعيد خلفه

''ماتن کا قول قریب اور بعید یعنی فہم کے قریب ہوتا ہے، اس معنی میں لفظ کے کثرت استعمال کی وجہ سے اور فہم سے دور ہوتا ہے اس معنیٰ میں لفظ کے قلت استعمال کی وجہ سے گویا کہ قریب والا معنیٰ دور والے معنی کو چھپانے والا ہوتا، حالانکہ دور والا معنیٰ اس کے پیچھے ہوتا ہے۔''

(حاشیہ دسوقی بر مختصر المعانی ج۲،ص۵۲۹، مکتبہ رشیدیہ)

توریہ کی مثال قرآن مجید سے ملاحظہ ہو:

السماء بنينا ها

''اور آسمان کو ہمیں نے بنایا۔''

لفظ ''بنا'' کے دو معنیٰ ہیں:

قریب والا، یعنی اپنے ہاتھوں سے تعمیر کرنا (جیسا کہ معمار کرتا ہے)

بعید والا، یعنی اپنی قدرت کاملہ سے بنایا، آیت میں یہی معنیٰ مراد ہے۔

قارئین کرام!

اس تحقیق کے بعد ثابت ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرمان ''انی سقیم بھی بطور توریہ کے تھا جس کے دو معنی ہیں۔

قریب والا: مطلب کہ میں اِس وقت بیمار ہوں دور والا، یعنی میں آئندہ زندگی میں کبھی بھی بیمار ہونے والا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مراد یہی دوسرا معنی تھا، مگر کفار پہلے والا معنیٰ سمجھے۔

اس کی دوسری توجیہ شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی یوں فرماتے ہیں کہ

دل من بیمار و بدحال ست بسبب کفر شما

یا پھر آپ کی مراد یہ تھی کہ تمہارے کفر کی وجہ سے میرا دل بیمار اور بری حالت میں ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴، ص ۴۰۷)

شیخ صاحب کی اس توجیہ کی روشنی میں ''انی سقیم'' کے دو معنیٰ یہ ہونگے۔

قریبی معنی! ظاہری بدن کا بیمار ہونا۔

بعیدی معنی: دل کا بیمار ہونا

حضرت خلیل علیہ السلام کی مراد دوسرا معنی تھا، اور نمرودی پہلا معنی سمجھے،
یہی مضمون مرقات شرح مشکوٰۃ میں بھی ہے۔

دوسرا قول ''بل فعله كبيرهم'':

قوم جب میلے پر چلی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام بتوں کو توڑ

کر کلہاڑا اس بڑے بت کے کندھوں پر رکھ دیا کہ جس کو وہ نمرودی اپنا بڑا خدا سمجھتے تھے۔

قوم جب واپس آئی اور اپنے جھوٹے خداؤں کا یہ حشر نشر دیکھا تو غضب ناک ہو کر ایک دوسرے کو پوچھنے لگے کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ کسی نے کہا یہ ابراہم نے کیا ہوگا آپ کو بلا کر انہوں نے آپ سے جب پوچھا تو آپ نے اس وقت یہ جملہ ارشاد فرمایا:

بل فعله كبيرهم هذا

''یعنی ان کے بڑے نے یہ کیا ہوگا۔''

اب کم ظرف اور گندی ذہنیت کے لوگ سمجھے کہ آپ نے یہ جھوٹ بولا، حالانکہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس فرمان کے مختلف مطالب بیان کرتے ہیں ملاحظہ ہوں تاکہ اس فرمان کا صحیح صحیح مطلب نکھر کر سامنے آسکے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اولاً علم بیان کی مشہور صنعت ''تعریض'' کی وضاحت کر دی جائے تاکہ ہمارے قارئین باآسانی آنے والے مضمون کو سمجھ سکیں۔

تعریض کی وضاحت:

دروس البلاغہ میں ہے:

وهو امالة الكلام الى عرض اى ناحية، كقولك لشخص يضر الناس "خير الناس من ينفعهم"

تعریض یہ ہے کہ کسی جانب ڈھال کر کلام کرنا جیسا کہ تو

لوگوں کو نقصان پہنچانے والے شخص کو کہے کہ لوگوں
میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔"
(ص ۱۲۷)

پنجابی میں کہتے ہیں:
"آکھے تی نوں تے سمجھائے نُوں نو"
یعنی ساس بات اپنی بیٹی سے کرتی ہے لیکن سمجھاتی اپنی بہو کو ہے، یعنی کلام ڈھال کے کرتی ہے۔

پہلی وجہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ آپ اپنی ذات سے صادر ہونے والے فعل کو بت کی طرف منسوب کریں، بلکہ آپ نے اس سے اپنی ذات مراد لی اور آپ کا یہ کلام بصورۃ تعریض تھا، تاکہ اُس کے ذریعے ان پر حجت قائم کر سکیں اور انہیں (ان کے شرک پر) رسوا کر سکیں، یہ اسی طرح ہے کہ جیسے تو نے ایک بہترین خط لکھا اور تو اچھی لکھائی میں بہت مشہور بھی ہو اور تیرا وہ دوست جوان پڑھ ہے اور اچھے طریقے سے لکھ پڑھ بھی نا سکتا ہو، وہ تجھ سے پوچھے۔

أأنت كتبت هذا

"کیا یہ تو نے لکھا ہے؟"
اور تو اسے (بطور تعریض کے) کہے

بل كتبته انت

"نہیں بلکہ وہ تو نے لکھا ہے۔"
گویا کہ تو نے اپنے اس جواب سے اس کا استہزاء کرتے ہوئے

یہ ثابت کیا کہ ہاں یہ میں نے ہی لکھا ہے تو نے اپنے اس جواب سے خود کے کاتب ہونے کی نفی نہیں کی۔

دوسری وجہ:

حضرت خلیل علیہ السلام نے جب دیکھا کہ ان لوگوں نے بتوں کو مزین کیا ہوا ہے اور ان کو بہت معظم جانتے ہیں تو آپ کو بہت غصہ آیا اور یہ دیکھ کر غصہ اور شدید ہو گیا کہ انہوں نے بڑے بت کو کچھ زیادہ ہی مزین کیا ہوا ہے اور اس کی زیادہ تعظیم بجالاتے ہیں تو سب بتوں کو توڑ کر۔

فاسند الفعل اليه لانه هو السبب فی استهانته بها وحطمه لها والفعل كما يسند الی مباشره يسند الی حامله۔

"اپنے فعل کو بت کی طرف منسوب کر دیا، کیونکہ ان کو ذلیل کرنے اور توڑنے کا وہی سبب بنا تھا۔ کیونکہ جس طرح کام کی نسبت اس کے کرنے والے کی طرف کی جاتی ہے یونہی فعل کی نسبت اس پر ابھارنے والے کی طرف بھی کر دی جاتی ہے۔"

تیسری وجہ:

آپ کا یہ کلام ان کے مذہب کے مطابق تھا کہ جب تم اس کو خدا سمجھتے ہو تو یہ کام بھی اسی نے کیا ہوگا۔

فان من حق من يعبد ويدعىٰ لها الها ان يقدر علی هذا او اشد منه

"یعنی وہ کہ جس کو تم عبادت کا مستحق اور اپنا خدا سمجھتے ہو، وہ

یہ کام کرنے پر قادر ہونا چاہئے، بلکہ اس کی قدرت تو اس سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔(مطلب یہ تھا کہ جب اس میں بت کو توڑنے کی قدرت نہیں تو یہ معبود کیسے بن سکتا ہے۔"

چوتھی وجہ:

انہ کنایة عن غیر مذکور ای فعلہ من فعلہ و کبیرھم ھذا

"یہ غیر مذکور سے کنایہ ہے (یعنی یہاں پر کچھ عبارت محذوف ہے، اصل عبارت یوں بنے گی) یعنی جس نے یہ کام کرنا تھا اس نے کر دیا اور یہ ان کا بڑا ہے۔"

(مقصد یہ ہے کہ یہ کام تو میں نے کر دیا ہے اب اپنے بڑے بت سے پوچھ لو اگر جواب دینے کی قدرت رکھتا ہے تو)

پانچویں وجہ:

"کبیرھم" پر وقف ہے اور "ہذا" سے نئے کلام کی ابتداء ہے، معنیٰ یہ بنا کہ یہ کام تو ان سے بڑے نے کیا ہے، یہ تمہارا خدا ہے اب اس سے پوچھ لو۔

ادعی نفسہ لان الانسان اکبر من کل صنم

کبیر سے آپ نے اپنی ذات مراد لی۔ کیونکہ انسان قطعی طور پر ہر بت سے بڑا ہے (یعنی جاندار اور رب کی عطا سے کئی قدرتوں والا ہے)

چھٹی وجہ:

کلام کے اندر تقدیم و تاخیر ہے، گویا کلام کی اصل عبارت یوں بنے گی:

قال بل فعلہ کبیرھم ھذا ان کانوا ینطقون فاسئلوھم

"آپ نے فرمایا کہ ان کے اس بڑے نے کیا ہے، اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے پوچھ لو۔

فتکون اضافة الفعل الی کبیرھم مشروطا بکونھم ناطقین فلما لم یکونوا ناطقین امتنع ان یکونوا فاعلین

"یعنی فعل کی نسبت ان کے بڑے بت کی طرف مشروط طور پر ہے کہ اگر یہ بولتے ہیں، تو جب یہ بولنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کا یہ کام کرنا بھی ناممکن ہے۔"

ساتویں وجہ:

اس کی ایک قرأت یوں ہے

فعلّہ کبیرھم، اس کے مطابق مطلب یوں ہوگا:

فلعل الفاعل کبیرھم، شائد یہ کام کرنے والا بڑا ہو(تفسیر کبیر ج ۸، ص ۱۵۶، ۱۵۷، مکتبہ علوم اسلامیہ)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس پر مزید محققین کا اتفاقی نظریہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قول کافة المحققین أنہ لیس بکذب

"تمام محققین کا قول یہ ہی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمان جھوٹ نہیں تھا۔" (ایضاً ص ۱۵۵)

انبیاء کرام کو جھوٹا کہنے کی بجائے راویوں کو جھوٹا کہنا زیادہ بہتر ہے:

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فلأن یضاف الی رواته اولیٰ من ان یضاف الی الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام

"(یعنی اگر کوئی ایسی روایت ہو کہ جس میں انبیاء کرام کی جانب جھوٹ منسوب ہونے کا شبہ ہو تو) اس صورت میں اس کے راویوں کو جھوٹا کہنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ انبیاء کا جھوٹا ہونا محال ہے۔" (ایضاً ص ۱۵۶)

تیسرا قول "اختی"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تیسرا فرمان جو آپ نے اپنی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بارے فرمایا کہ "اختی" یہ میری بہن ہے، یہ بھی بطور توریہ کے تھا کہ جس کے دو معنی ہیں:

نمبر۱: قریبی معنی: نسبی بہن ہونا

نمبر۲: بعیدی معنی: اسلامی بہن ہونا

تو آپ نے بھی یہ دوسرا معنی مراد لیا تھا، آپ کی یہ مراد نہ تھی کہ یہ میری نسبی بہن ہے، بلکہ یہ مطلب تھا کہ یہ میری رشتہ اسلامی میں بہن ہے۔

جیسا کہ اس پر آپ کا صراحتاً فرمان موجود ہے کہ آپ نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو خود فرمایا تھا "انک اختی فی الاسلام" تو اسلام میں میری بہن

ہو............ اور یہ بات تو ہر عامی مسلمان بھی جانتا ہے کہ اخوت اسلامی کے طور پر باپ بیٹے کو بھائی بھائی، اور ماں بیٹے کو بہن بھائی کہا جا سکتا ہے۔

انبیاء کی جانب جھوٹ کی نسبت فقط زندیق اور بے ایمان آدمی کر سکتا ہے:

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یہی معنی بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

واذا امکن حمل الکلام علی ظاهره من غیر نسبة الکذب الی الانبیاء علیهم السلام فحینئذ لا یحکم بنسبة الکذب الیهم الا زندیق

"یعنی جب انبیاء کرام کی جانب جھوٹ کی نسبت کئے بغیر کلام کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا ممکن ہو تو اس وقت انبیاء کرام علیہم السلام کی جانب جھوٹ کی نسبت فقط زندیق اور بے ایمان شخص ہی کر سکتا ہے۔" (تفسیر کبیر ج۶، ص۱۵۶)

اعتراض از مرزائی قوم، "کہ چند ایک مقامات پر جھوٹ بولنے کی اجازت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دی ہے تو اگر مرزا صاحب سے کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو ان کی نبوت کے منافی کیونکر ہوگا؟"

جواب نمبر۱:

قارئین!

جواب سے قبل وہ مطلوبہ حدیث ملاحظہ ہو:

عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول

اللہ ﷺ لا یحل الکذب الافی ثلاث یحدث الرجل امرأته لیرفیها والکذب فی الحرب، والکذب یصلح بین الناس

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تین حالتوں کے سوا جھوٹ جائز نہیں (وہ تین حالتیں یہ ہیں) آدمی اپنی بیوی کو خوش کرنے کی خاطر کوئی بات کرے اور جنگ میں بولا جانے والا جھوٹ اور وہ جھوٹ جو لوگوں کے مابین صلح کروانے کے لئے بولا جائے۔ (جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۶)

حدیث مذکور کے تحت مجمع البحار میں ہے:

قیل ارادہ المعاریض الذی ھو کذب من حیث یظنه السامع وصدق من حیث یقوله القائل

''یعنی نبی کریم ﷺ نے جو ان تین حالتوں میں اجازت دی ہے تو) اس سے آپ کی مراد وہ کلام ہے جو بصورت تعریض ہو (تعریض کی وضاحت گزر چکی، فیضی) یعنی ایسا کلام کہ جس کو سننے والا جھوٹ گمان کرتا ہے، حالانکہ وہ بولنے والے کے اعتبار سے سچ ہوتا ہے۔''

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۶، حاشیہ نمبر ۲)

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ صورتیں بھی جھوٹ نہیں کہلائیں گی، بلکہ تعریض ہونے کے سبب سچ ہی ہونگی۔

جواب نمبر ۲:

اور گر حدیث اپنے ظاہر پر ہی محمول کی جائے تو پھر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تین حالتیں ضرورتاً ثابت ہوتی ہیں، اب اس پر قیاس کرتے ہوئے اس رخصت کے لئے دیگر حالتوں کو ثابت نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ مشہور اصول ہے کہ:

ماثبت بالضرورۃ یتقدر بقدرھا

''یعنی جو چیز ضرورتاً ثابت ہو، وہ بس اتنی مقدار ہی ثابت ہوتی ہے (اس سے زیادہ نہیں) (ہدایہ شریف، کتاب الکراہیۃ ص ۴۴۳)

جہاں تک معاملہ مرزا غلام قادیانی کا ہے تو اس نے اگر بس انہیں تین صورتوں میں جھوٹ بولا ہوتا تو الگ بات تھی، اس کذاب نے تو اپنی ساری زندگی جھوٹ بول بول کر یہ ثابت کر دیا کہ اس کی زندگی اور ذات جھوٹ کا استعارہ ہے۔

جواب نمبر ۳:

مرزا غلام قادیانی کے یہ اعتراض کرنے والے چیلوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ یہ اعتراض کرنے سے قبل اس بارے اپنے مرزا صاحب کی رائے تو جان لیتے کہ تم اسے جھوٹ بولنے کی رخصت دینے پہ تلے ہوئے ہو، اور وہ اس بارے کیا کہتا ہے۔

وہ کہتا ہے:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۰۷، اربعین نمبر ۳، ص ۲۱)

پھر کہتا ہے:

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (روحانی خزائن ج ۲۳،ص ۲۳۱، چشمۂ معرفت ص ۲۲۳)

پھر کہا:

''جھوٹ ام الخبائث ہے۔'' (اشتہار مرزا اور تبلیغ رسالت ج ۷، ص ۲۸)

جھوٹ کی مذمت مرزے کی زبانی، مزید درکار ہو تو کتاب ہذا کا باب نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

یہ تو ایسے ہی ہوا کہ:

''گواہ چست مدعی سست۔''

جواب نمبر ۴:

اگر اس بات کو اہمیت و قبولیت حاصل ہو جائے کہ کسی بھی انسان کی زندگی میں جھوٹ کا ثابت ہونا اس کی شخصیت و کردار میں کچھ اثر نہ ڈالے تو پھر دین کا شیرازہ ہی بکھر کر رہ جائے گا۔

کیونکہ پھر ہر کوئی اپنے ہر کسی بھی جائز و ناجائز مقصود کے لئے جھوٹ بول کر یہی کہہ دے گا کہ جی میرے چند ایک جھوٹ میرے دین و ایمان کو مضر نہیں۔

ہم پوری مرزائی قوم سے پوچھتے ہیں کہ اگر اس بات کی رخصت عام ہو جائے تو بتایئے دنیا میں اعتماد کے قابل کون رہے گا؟؟؟

پھر نہ منبر و محراب کے وارث قابل اعتماد رہیں گے، نہ ہی جائے تعلیم و تدریس کے مکین، پھر نہ خانقاہی آواز معتبر رہے گی اور نہ ہی مسجد و حرم کی صداء، اور نا ہی دین اسلام کی صداقت باقی رہے گی!!!!!!!

باب نمبر ۱۱:

مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے دعوائے نبوت و رسالت کا ردِ بلیغ

قارئین کرام!

غدارِ اسلام مرزائے قادیان نے یوں تو درجنوں جھوٹے دعوے کئے (ان میں سے چند ایک ذکر بھی کئے گئے) جو اپنے جھوٹے ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک نتائج کے بھی حامل ہیں، مگر اس کے وہ دعوئے کہ جو امت مرحومہ کے اتحاد کے لئے زہر قاتل، ایمانیات کے منافی اور انتشار و افتراق کے محرکات ہیں، ان میں سے سرفہرست اس کا جھوٹا دعویٰ نبوت و رسالت ہے۔

اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں مختصر طور پر اس کا بھی رد بلیغ کر دیا جائے، تاکہ ہمارے مسلمان بھائی کفر وشرک کی سیاہ دنیا مرزائیت کے سایہ منحوس سے بچ سکیں۔

فتنۂ مرزائیت کا مختصر تعارف:

آج سے تقریباً پونے دوصدیاں قبل ایک فتنہ پیدا ہوا، جس کا بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء کے آخر میں یا ۱۸۴۰ء کی ابتداء میں ہندوستان کے ضلع گرداس پور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔

مرزا غلام قادیانی کے باپ کا نام ہے غلام مرتضیٰ اور اس کی ماں کا نام ہے چراغ بی بی، مرزا غلام قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہوا، اور اس کی لاش کو بذریعہ ٹرین قادیان لایا گیا اور وہاں پر ہی اسے دفن کیا گیا۔

مرزائیت کی تقسیم:

مرزا غلام قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروہ ہیں، ان میں بڑا گروہ وہ ہے جس کی قیادت اس کے خاندان کے پاس ہے، جسے ''قادیانی''

گروہ کہا جاتا ہے۔ یہ گروہ مرزا غلام قادیانی کو نبی بھی مانتا ہے۔ مسیح موعود بھی اور مہدی بھی، الغرض اس کے تمام دعاوی کو سچا مانتے ہیں اور دوسرا گروہ ''لاہوی'' کہلاتا ہے، اس کی قیادت مولوی محمد علی نے کی تھی۔ یہ گروہ مرزا قادیانی کو مہدی اور مسیح تو تسلیم کرتا ہے، لیکن نبی تسلیم نہیں کرتا، یہ گروہ قادیانی کے لئے ''مجدد'' کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔

کذاب مرزا کے کذاب خلفاء:

حکیم نور الدین قادیانی کا خلیفہ اول بنا اس کی زندگی میں ہی، بلکہ قادیانی اکثر حکیم نور الدین ہی کے مشورے سے کام کرتا تھا، حکیم نور الدین ویسے تو مرزا قادیانی کے خاندان سے نہیں تھا لیکن بعد میں وہ قادیانی کا رشتہ دار بن گیا تھا، یعنی حکیم نور الدین کی لڑکی سے قادیانی کے لڑکے بشیر الدین کی شادی ہوئی تھی پھر اس کے مرنے کے بعد مرزا بشیر الدین ہی خلیفہ ثانی بنا۔ پھر بشیر الدین کے مرنے کے بعد مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث بنا اور یہ وہی شخص ہے جو ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوا تھا، پھر ناصر احمد کے مرنے کے بعد مرزا طاہر احمد خلیفہ رابع بنا، اب ان کا خلیفہ مرزا مسرور ہے اور اسے خلیفہ خامس کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت:

عہد نبوی ﷺ سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے اب مصطفیٰ کریم ﷺ کی بعثت کے بعد کسی کے سر پر نبوت کا تاج نہیں رکھا جائے گا مرزا غلام احمد قادیانی نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تو مانتا ہے لیکن اس کا

معنیٰ آخری نبی کی بجائے افضل کرتا ہے، یعنی ایسا نبی کہ جس کے فیض سے نبوت آگے چلے تو وہ اسی بنیاد پر نئے نبی کے آنے کا قائل ہے۔

ہمارا دعویٰ اور ایمان یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبوت کا عطا ہونا عقلاً (یعنی عقل کا تسلیم کرنا) اور نقلاً (یعنی قرآن و حدیث) باطل ہے لہٰذا اب جو شخص بھی اپنے لئے یا کسی اور کے لئے اجرائے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و سنت اور شریعت بیضہ پر بہتان باندھتا ہے اور دائرہ اسلام سے باتفاق امت خارج ہوگا۔

اجرائے نبوت کا عقلی بطلان:

نبی آخر الزماں محمد عربی ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا ملنا عقل کے بھی خلاف ہے، یعنی عقل بھی اس کو تسلیم نہیں کرتی۔

کیونکہ ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے آنے کے تین (۳) سبب ہو سکتے ہیں:

نمبر۱۔ پہلے نبی کی تعلیم مٹ گئی ہو، اس کا کہیں اتہ پتہ بھی نہ ملتا ہو یا اس میں اس قدر تحریف (تبدیلی) ہو چکی ہو کہ اصل تعلیم اس میں گم ہو کر رہ گئی ہو اور اس کو پھر صحیح شکل میں پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

نمبر۲۔ پہلے نبی کی تعلیم میں کمی بیشی کی ضرورت ہو۔

نمبر۳۔ پہلے نبی کی تعلیم ایک خاص قوم اور خاص علاقہ کے لئے ہو دوسرے علاقوں اور دوسری قوموں کے لئے الگ نبی کی ضرورت ہو۔

قارئین کرام!

مندرجہ بالا تینوں اسباب میں سے اب کوئی بھی وجہ موجود نہیں اس لئے عقلاً کسی نئے نبی کا آنا ناممکن ہے۔

اجرائے نبوت کے عقلی اور ممکنہ اسباب کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا ثبوت:

پہلا سبب:

یہ تھا کہ پہلے نبی کی تعلیم مٹ گئی ہو، اس کا کہیں اتہ پتہ بھی نہ ملتا ہو۔ یا اس میں اس قدر تحریف (تبدیلی) ہو چکی ہو کہ اصل تعلیم اس میں گم ہو کر رہ گئی ہو اور اس کو پھر صحیح شکل میں پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

نبی اکرم ﷺ جو تعلیم اور ہدایت لے کر اس دنیا میں مبعوث ہوئے، بحمد للہ وہ قرآن مجید کی شکل میں اس طرح محفوظ ہے کہ اس کا ایک حرف یا نقطہ بھی صدیاں گزرنے کے باوجود نہ مٹ سکا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾

(حجر، آیت:۹)

ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قران اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“

دوسرا سبب:

پہلے نبی کی تعلیم میں کمی بیشی کی ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو جو پیغام دے کر مبعوث فرمایا، آپ جو تعلیم لے کر تشریف لائے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تعلیم انتہائی اعلیٰ درجہ کی کامل و اکمل ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (مائدہ، آیت ۳)

ترجمہ کنز الایمان: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔''

اس پر شاہد ہے۔

تیسرا سبب:

یہ تھا کہ پہلے نبی کی تعلیم ایک خاص قوم اور خاص علاقے کے لئے ہو اور دوسرے علاقوں اور دوسری قوموں کے لئے الگ نبی کی ضرورت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک قوم یا مخصوص علاقے یا مخصوص زمانے کے لئے تشریف نہیں لائے بلکہ آپ کی نبوت تمام دنیا کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے درج ذیل نصوص ملاحظہ ہوں:

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

ترجمہ کنز الایمان: ''تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔'' (اعراف: ۱۵۸)

پھر فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

ترجمہ کنز الایمان: ''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔'' (سورۃ سبا: ۲۸)

پھر ارشاد فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ①

ترجمہ کنز الایمان: بڑی برکت والا ہے کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔'' (فرقان: ۱)

پھر فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔'' (سورۃ الانبیاء: ۱۰۷)

ع

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی)

مندرجہ بالا نصوص کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک کے لئے ہے اور ہر قوم اور ہر علاقے کے لئے ہے۔ اب کسی نئے نبی کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منسوخ ہو چکی ہے، نعوذ باللہ من ذالک

اجرائے نبوت کا نقلی بطلان:

اس مسئلہ میں سب سے پہلے چند ایک قرآنی آیات سے استدلال

کیا جائے گا، پھر احادیث رسول ﷺ سے اور پھر اجماع امت سے۔ واللہ الموفق۔

عقیدہ ختم نبوت از قرآن مجید:

ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰

''اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ''خاتم النبیین'' کے اعزاز سے نوازا ہے، اب جو کوئی بھی نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ اس آیت کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (احزاب:۴۰)

خاتم النبیین کا معنیٰ:

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی وہ تفسیر جو سید عالم ﷺ نے بیان فرمائی ہے ایک ایسی تفسیر ہے جس میں قطعاً کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا اور ایسی تفسیر قرآن مجید کی بہترین تفاسیر میں سے ایک ہے۔

اس بات کو مرزا غلام قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح و تفسیر ہرگز معتبر نہیں''

(اشتہار مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۷ء تبلیغ رسالت ج ۱، ص ۱۲۱)

اس اصول کے مطابق ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ جن پر یہ آیت نازل ہوئی ہے نے اس کا کیا معنی بیان فرمایا؟

آنجناب ﷺ فرماتے ہیں:

انه سيكون فى امتى ثلثون كذابون كلهم يزعم أنه نبى الله و انا خاتم النبين لا نبى بعدى

''یقیناً میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (یعنی میرے بعد کسی کے سر پر نبوت کا تاج نہیں کھا جائے گا۔)

(ترمذی ج ۲، ص ۴۵، ابواب الفتن، ابوداؤد ج ۲، ص ۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

معلوم ہوا خاتم النبیین کا معنی خود صاحب قرآن ﷺ کے نزدیک ہے وہ ذات جس کے بعد نبی نہ ہو یعنی وہ آخری ہو۔

اس آیت کا ترجمہ مرزے کی قلم سے ملاحظہ ہو:

''محمد ﷺ تم سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔''

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۳۱، ازالہ اوہام ص ۶۱۴)

پھر کچھ سطروں کے بعد لکھا:

"اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔"

(روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۳۲، ازالہ اوہام ص ۶۱۴)

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ (سورۃ العمران: آیت:۸۱)

اس آیت کا ترجمہ مرزا قادیانی نے یوں کیا ہے:

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دونگا اور پھر تمہارے آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔" (رحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۳۳، حقیقۃ الوحی ص ۱۳۰)

آیت بالا میں ختم نبوت پر حرف "ثم" سے استدلال کیا گیا ہے کہ ثم کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس سے پہلی چیز پہلے ہو اور بعد والی بعد میں۔
(کتب عامہ لغت)

گویا یہ رب تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے کہ سب نبیوں کو کتاب وحکمت پہلے ملے گی، پھر ان سب کے آخر میں امام الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔

ایک اور مقام پہ فرمایا:

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ (سورۃ عنکبوت، آیت: ۲۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت رکھ دی۔"

اس آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد جس کو بھی نبوت ملی وہ انہیں کی اولاد میں سے تھا، ان کی اولاد سے باہر کسی کو بھی نبوت نہیں ملی اور مرزا غلام قادیانی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور نسل سے ہے ہی نہیں، کیونکہ نہ یہ بنی اسرائیل میں سے ہے اور نہ بنی اسمٰعیل میں سے ہے۔ بلکہ یہ تو مغل خاندان سے ہے۔ بایں وجہ بفرض محال اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنی بھی ہوئی اور بفرض محال سلسلہ نبوت جاری بھی ہوتا تو بھی مرزا غلام قادیانی کے نبی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عقیدۂ ختم نبوت از احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا و ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون

"میں تمام انبیاء پر چھ (۶) وجہ سے فضیلت دیا گیا ہوں مجھے جامع باتیں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنیادی گئی ہے اور مجھے سب مخلوقوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھ پر انبیاء ختم کر دیئے گئے ہیں (یعنی

میں آخری نبی ہوں)'' (صحیح مسلم ج۱،ص۱۹۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبین ولا فخر وانا شافع و مشفع ولا فخر

''میں سب رسولوں کا امام ہوں یہ بطور فخر کے نہیں کہتا اور میں سب نبیوں کا خاتم ہوں یہ میں بطور فخر کے نہیں کہتا اور میں شفاعت کرنے والا ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بطور فخر کے نہیں کہتا۔'' (سنن دارمی ج۱،ص۳۹، ترمذی)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی النبوة وختم بی الرسل وفی لفظ للشیخین فانا اللبنة وانا خاتم النبیین

''میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک انتہائی خوبصورت محل بنایا گیا ہو اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو، دیکھنے والے اس کے ارد گرد پھریں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کریں سوائے اس اینٹ کی جگہ کے (یعنی وہ کہتے ہیں کاش یہ بھی لگی ہوتی) پس

میں نے آکر اس خالی جگہ کو بند کیا ہے، میرے ذریعے اس عمارت کو مکمل کیا گیا ہے اور مجھ پر رسولوں کی انتہاء ہوئی ہے میں عمارت نبوت کی وہ آخری اینٹ ہوں اور میں ہی تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔''

(مشکوٰۃ ص۵۱۱ بخاری و مسلم)

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي ولا نبي بعدي

''انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے تھے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا تو اس کے بعد دوسرا آجاتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (میں آخری نبی ہوں)''

(بخاری شریف، ج۱،ص۴۱۹)

جامع ترمذی میں ہے:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

''بے شک رسالت و نبوت اب ختم ہو گئی ہے اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی۔''

(ترمذی شریف ج۲،ص۵۱)

قارئین کرام!

بطور نمونہ کے ہم نے چند ایک قرآنی آیات اور احادیث نقل کی ہیں، ورنہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن و سنت کی سینکڑوں نصوص دلالت کرتی

ہیں، تفصیل کے لئے خصوصاً امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی تصنیف لطیف ''جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ اور دیگر تصنیفات علماء اہلسنّت ملاحظہ ہوں۔

عقیدہ ختم نبوت از اجماع امت:

ہم شروع میں وضاحت کر چکے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت پر کل امت کا اجماع قائم ہے، یعنی دور صحابہ سے لے کر ہر دور کے علماء حق اور مسلمانانِ صحیح الاعتقاد اس عقیدے پر متفق ہیں۔

دلائل ملاحظہ ہوں:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اخبر أنه: خاتم النبيين لانبي بعده واخبر الله عنه أنه خاتم النبيين وانه ارسل للناس كافة واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المرادمنه دون تأويل ولا تخصيص فلاشك فی کفر هولاء الطواف كلها قطعا اجماعا وسمعا۔

''یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر ہم کو دی کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول

ہے اور اس کا مرادی مفہوم یہی ہے، اس میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں اور منکرین کے کفر میں قطعاً اور اجماعاً کوئی شک نہیں۔'' (شفا شریف ج ۲، ص ۲۴۶)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله أنه فهم عدم نبي بعده ابدا وعدم رسول الله ابدا وانه ليس فيه تأويل ولا تخصيص

''یعنی بے شک امت نے اجماعی طور پر ان الفاظ سے اور آپ کے احوال کے قرائن سے یہی سمجھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابد تک کوئی نبی نہیں اور ابد تک کوئی رسول نہیں اور اس میں کوئی تاویل نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تخصیص ہے۔'' (الاقتصاد فی العقائد ص ۱۲۵)

ع

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عقیدہ ختم نبوت از قلم مرزا غلام قادیانی اور منکر ختم نبوت کے بارے مرزا کا فتویٰ:

مرزا غلام قادیانی عقیدہ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے اور ختم نبوت کے منکر کی بارے فتویٰ دیتے ہوئے کہتا ہے:

''اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان

سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنّت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسی مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔'' (روحانی خزائن ج ۴،ص ۳۱۳ آسمانی فیصلہ ص ۴)

پھر دوسرے مقام پہ لکھا:

میں نے بار بار بیان کیا اور اپنی کتابوں کا مطلب سنایا کہ کوئی کلمہ کفر اِن میں نہیں ہے نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اواس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔''

(روحانی خزائن ج ۴،ص ۳۹۰، نشان آسمانی ص ۲۸)

ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مرزے غلام قادیانی کا کفر وارتداد اس کے اپنے قلم سے:

قارئین!

ابھی آپ نے ملاحظہ کیا کہ مرزا خود کہتا ہے کہ مجھے نبوت و رسالت

کا دعویٰ نہیں ہے (یعنی میں نہیں کہتا کہ میں نبی ہوں) بلکہ میں ایسے دعویدار کو کافر سمجھتا ہوں...... پھر خود ہی نبوت و رسالت کا دعویٰ کر ڈالا، تو اس طرح وہ اپنے ہی فتوے کی روشنی میں کافر و مرتد ٹھہرا۔

اس کا دعویٰ ملاحظہ ہو:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۸،ص ۲۳۱، دافع البلاء ص ۱۱)

پھر کہا:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۲۲،ص ۵۰۳، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

ع

دروغ گو را حافظہ نباشد

حوالاجات

کتاب کا نام	مصنف
قرآن مجید	کلام الٰہی عزوجل
تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر ملاعلی قاری	نور الدین علی بن سلطان المعروف ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر نعیمی	حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر ابن کثیر	حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر بغوی	امام محی الدین حسین بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر ابو سعود	علامہ ابو مسعود بن عمادی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر روح المعانی	حضرت علامہ شہاب الدین محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد بن خازن رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر صاوی	حضرت علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر کشاف	ابو القاسم محمود بن عمر زمخشری
تفسیر جلالین	حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہم
تفسیر خزائن العرفان	حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حاشیہ تفسیر جلالین	ارشاد الحق رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ
جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
سنن نسائی	امام عبد الرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ
سنن ابو داوٗد،	امام ابو داوٗد سلمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید بن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ
مشکوٰۃ شریف	حضرت شیخ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
ریاض الصالحین	علامہ یحیٰی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ
مسند امام احمد	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
مسند ابو یعلیٰ	حافظ احمد بن علی مثنی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
شعب الایمان	حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ
ترغیب وترہیب	امام زکی الدین منذری رحمۃ اللہ علیہ
جامع الاحادیث	علامہ محمد عیسیٰ خاں رضوی صاحب
مسند ابو دوٗد طیالسی	حضرت امام ابو دوٗد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ
فتح الباری شرح بخاری	علامہ شہاب الدین احمد عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب	مصنف
عمدۃ القاری	حضرت امام علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ
نزہۃ القاری	حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ
صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین فارسی رحمۃ اللہ علیہ
شرح صحیح مسلم	حضرت علامہ یحییٰ بن شرف بن نووی رحمۃ اللہ علیہ
موطا امام مالک	حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
زرقانی شرح موطا امام مالک	علامہ عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ
مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ	حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
الادب المفرد	حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ ترمذی	علامہ احمد علی سہارنپوری
حاشیہ مشکوٰۃ	مولانا ارشاد احمد صاحب
المصنف	حضرت امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
جامع صغیر	حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
سنن کبریٰ	حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
مرقات شرح مشکوٰۃ	حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
دلائل النبوۃ	حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
شفاء شریف	حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
مدارج النبوۃ	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب	مصنف
مستدرک	امام ابو محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ
مجمع الزوائد	امام نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ بخاری	احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ ابن ماجہ	عبدالغنی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اسد الغابہ	علامہ علی بن ابوالکرم ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ
معجم اوسط	حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ ابن کثیر	حضرت علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ ابن خلدون	علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ
اظہار الحق	مولانا رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن ہندی رحمۃ اللہ علیہ
فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۴	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
الاقتصاد فی العقائد	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
سیرت مصطفیٰ جان رحمت	علامہ محمد عیسیٰ رضوی قادری
تازیانہ عبرت	حضرت علامہ محمد اکرم الدین زبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
افادۃ الافہام	حضرت محمد انوار اللہ چشتی حنفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جزاءاللہ عدوہ بإباۂ ختم النبوۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
ردا الرفضہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کریما سعدی	حضرت علامہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
مختصر المعانی	حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ دسوقی بر مختصر المعانی	علامہ محمد بن محمد عرفہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ
دروس البلاغہ	مفتی ناصف محمد ذیب سلطان محمد
المنجد	لوئس معلوف الیسوعی
ہدایۃ النحو	علامہ ابو الحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ
شرح مائۃ عامل	علامہ عبد القاہر جرجانی

کتب مرزائیت

کتاب کا نام	مصنف
حقیقۃ الوحی	مرزا غلام احمد قادیانی
تتمہ حقیقۃ الوحی	مرزا غلام احمد قادیانی
چشمہ معرفت	مرزا غلام احمد قادیانی
تبلیغ رسالت	مرزا غلام احمد قادیانی
خدا کا فیصلہ	مرزا غلام احمد قادیانی
براہین احمدیہ	مرزا غلام احمد قادیانی
ضمیمہ براہین احمد	مرزا غلام احمد قادیانی
نزول المسیح	مرزا غلام احمد قادیانی

کتاب کا نام	مصنف
نصرۃ الحق	مرزا غلام احمد قادیانی
ایک غلطی کا ازالہ	مرزا غلام احمد قادیانی
تریاق القلوب	مرزا غلام احمد قادیانی
شہادت القران	مرزا غلام احمد قادیانی
حجۃ الاسلام	مرزا غلام احمد قادیانی
کشتی نوح	مرزا غلام احمد قادیانی
پیغام صلح	مرزا غلام احمد قادیانی
خطبہ الہامیہ	مرزا غلام احمد قادیانی
ازالہ اوہام	مرزا غلام احمد قادیانی
ایام الصلح	مرزا غلام احمد قادیانی
کتاب البریہ	مرزا غلام احمد قادیانی
ستارہ قیصریہ	مرزا غلام احمد قادیانی
رسالہ دعوت قوم	مرزا غلام احمد قادیانی
انجام آتھم	مرزا غلام احمد قادیانی
ضمیمہ انجام آتھم	مرزا غلام احمد قادیانی
دافع البلاء	مرزا غلام احمد قادیانی
ضمیمہ نزول المسیح	مرزا غلام احمد قادیانی

اعجاز المسیح	مرزا غلام احمد قادیانی
آئینہ کمالات اسلام	مرزا غلام احمد قادیانی
مواہب الرحمٰن	مرزا غلام احمد قادیانی
اتمام الحجۃ	مرزا غلالم احمد قادیانی
فتح اسلام	مرزا غلام احمد قادیانی
آسمانی فیصلہ	مرزا غلام احمد قادیانی
نور القران	مرزا غلام احمد قادیانی
حمامۃ البشریٰ	مرزا غلام احمد قادیانی
کرامات الصادقین	مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح ہندوستان میں	مرزا غلام احمد قادیانی
توضیح مرام	مرزا غلام احمد قادیانی
اربعین نمبر۱	مرزا غلام احمد قادیانی
اربعین ۲	مرزا غلام احمد قادیانی
اربعین نمبر ۳	مرزا غلام احمد قادیانی
اربعین نمبر ۴	مرزا غلام احمد قادیانی
ست بچن	مرزا غلام احمد قادیانی
آریہ دھرم	مرزا غلام احمد قادیانی

اعجازی احمدی	مرزا غلام احمد قادیانی
جنگ مقدس	مرزا غلام احمد قادیانی
تجلیات الہیہ	مرزا غلام احمد قادیانی
الخاتمہ الاستفتاء	مرزا غلام احمد قادیانی
تذکرۃ الشہادتین	مرزا غلام احمد قادیانی
ضرورۃ الامام	مرزا غلام احمد قادیانی
چشمۂ مسیحی	مرزا غلام احمد قادیانی
شحنۂ حق	مرزا غلام احمد قادیانی
نشان آسمانی	مرزا غلام احمد قادیانی
ضمیمہ تحفہ گولڑویہ	مرزا غلام احمد قادیانی
لیکچر سیالکوٹ	مرزا غلام احمد قادیانی
تذکرہ مجموعہ الہامات	مرزا غلام احمد قادیانی
مجموعہ اشتہارات	مرزا غلام احمد قادیانی
سلسلہ احمدیہ	مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام قادیانی
مکتوبات احمد	مرزا قادیانی
تاریخ احمدیت	دوست محمد شاہد قادیانی
ملفوظات	مرزا غلام قادیانی

ذکر حبیب	مفتی محمد صادق قادیانی
سیرت المہدی	مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی
اشتہار مورخہ	۲۸ اگست ۱۸۳۸ء
اشتہار مورخہ	۱۷ اگست ۱۸۸۷ء
اخبار الفضل قادیان مورخہ	۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء
روحانی خزائن جلد ۱	مجموعہ تصنیفات مرزا غلام قادیانی
روحانی خزائن جلد ۲	
روحانی خزائن جلد ۳	
روحانی خزائن جلد ۴	
روحانی خزائن جلد ۵	
روحانی خزائن جلد ۶	
روحانی خزائن جلد ۷	
روحانی خزائن جلد ۸	
روحانی خزائن جلد ۹	
روحانی خزائن جلد ۱۰	
روحانی خزائن جلد ۱۱	
روحانی خزائن جلد ۱۲	

روحانی خزائن جلد ۱۳	
روحانی خزائن جلد ۱۴	
روحانی خزائن جلد ۱۵	
روحانی خزائن جلد ۱۶	
روحانی خزائن جلد ۱۷	
روحانی خزائن جلد ۱۸	
روحانی خزائن جلد ۱۹	
روحانی خزائن جلد ۲۰	
روحانی خزائن جلد ۲۱	
روحانی خزائن جلد ۲۲	
روحانی خزائن جلد ۲۳	